سلسلہ مطبوعات نمبر ۵

حدیث موضوع
اور
اُس کے مراجع

DATA ENTERED

مرتّبہ
محمّد اکرم رحمانی
متخصّص
ادارہ علومِ اثریّہ

ناشر
ادارہ علومِ اثریّہ - لائلپور

Marfat.com

DATA ENTERED
17811

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	تقدیم	ا
۲	تمہید	۱
۳	موضوع کے لغوی اور اصطلاحی معنی	۵
۴	موضوع حدیث کی روایت	۶
۵	وضّاعین کا حکم	۷
۶	صوفیہ کی جہالت	۱۰
۷	وضع حدیث کی ابتدار اور اس کے اسباب	۲۰
۸	اسباب وضع حدیث	۲۶
۹	شیعہ اور وضع حدیث	۲۷
۱۰	خوارج اور وضع حدیث	۴۰
۱۱	زنادقہ اور وضع حدیث	۴۵
۱۲	مختلف قسم کے تعصبات	۵۰
۱۳	قصص و وعظ	۵۲
۱۴	فقہی وکلامی اختلافات	۵۵
۱۵	جہالت کے باوجود نیکی کی رغبت	۵۷
۱۶	سلاطین اور امراء کی خوشنودی	۶۰
۱۷	مشہور وضّاعین کے اصناف واقسام	۶۲
۱۸	خلفاء وامراء کی وضاعین سے مداہنت	۶۲
۱۹	اسمائے وضّاعین اور کذّابین کی فہرست	۶۵
۲۰	وضاعین اور کذّابین کے مراجع	۱۰۰
۲۱	موضوع روایات کے مراجع	۱۰۱
۲۲	فتنہ وضع حدیث اور سلف صالح رح	۱۰۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
٢٣	التزام اسناد	١٠٣
٢٤	ایک شبہ اور اس کا ازالہ	١٠٨
٢٥	طلب حدیث کے لئے سفر	١١٠
٢٦	تنقید رواۃ	١١٣
٢٧	کذاب راویوں کی تتبع	١١٥
٢٨	موضوع حدیث اور اس کی علامات	١١٧
٢٩	سند میں وضع کی علامات	١١٧
٣٠	متن میں وضع کی علامات	١٢٠
٣١	علماء کی مساعی کے ثمرات و نتائج	١٣٢
٣٢	احادیث موضوعہ پر مشتمل کتب	١٣٣
٣٣	مراجع	١٤٠

مطبوعہ :- دین محمدی پریس لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

بلاشبہ اسلام کے جملہ عقائد و اعمال کی بنیاد کتاب و سنت پر ہے اور یہ کہ سنت درحقیقت کتاب اللہ کی شارح اور مفسر ہے اور اسی کی عملی تطبیق کا دوسرا نام سنت ہے۔

آنحضرت کو جوامع الکلم دیئے گئے اور بلاغت کے اعلیٰ وصف سے نوازے گئے۔ جب آپ اپنے بلیغانہ انداز میں کتاب اللہ کے اجمال کی تفسیر فرماتے یا کسی سائل کو اس کے سوال کا فی البدیہہ جواب دیتے۔ تو سامعین اس میں ایک خاص قسم کی لذت محسوس کرتے اور اسلوب بیان اس قدر ساحرانہ ہوتا کہ وقت کے شعراء اور بلغاء بھی باوجود شدت عصبیت کے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔

اسی بناء پر گو احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدون نہیں ہوئیں تاہم جو لفظ بھی آنحضرت (فداہ ابی و امی) کی زبان مبارک سے نکلتا وہ ہزارہا انسانوں کے قلوب و اذہان میں محفوظ ہو جاتا اور نہ صرف محفوظ ہوتا بلکہ صحابہ کرام رض اس کے حفظ و ابلاغ اور اس پر عمل کے شیفتہ و فریفتہ نظر آتے۔ یہی وجہ تھی کہ آنحضرت کے سفر و حضر، حرب و سلم، اکل و شرب اور ورود و صدور کے تمام واقعات ہزارہا انسانوں کو آپ کی زندگی ہی میں

Marfat.com

محفوظ ہو چکے تھے کہ تاریخ انسانی میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اور نہ ہی آئندہ
ایسا ہونا ممکن ہے۔ خیر القرون کے گزرتے ہی ایک طرف تو حدیث کی باقاعدہ
تدوین شروع ہو گئی اور دوسری طرف حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے ساتھ ہی فتنوں کا
شروع ہو گیا جن کی خبریں احادیث میں اشارات پائے جاتے ہیں۔ اور
چونکہ دشمن کی ایک بہت بڑی تعداد بھی موجود تھی بلکہ سبائی تھی اور منافقین تھے
اس کی فضا سے ابھرتے کہ ان پر کڑی راہ [illegible] ہو گیا۔ ان فتنوں میں ایک
فتنہ وضع حدیث کا تھا جسے ہم اثرات کے لحاظ سے دین میں سب
سے بڑا فتنہ قرار دے سکتے ہیں۔ اس فتنہ کے سد باب کے لئے کہ پہلی صدی
ہجری کے خاتمہ پر ہی بعض علمائے تابعین نے کوششیں شروع کر دی تھیں۔
اور ابن شہاب زہریؒ، ابن الماجشونؒ، سعید بن ابی عروبہ اور ربیع بن صبیح
ایسے علماء احادیث صحیحہ کی تدوین کے لئے اپنی مساعی بروئے کار لا رہے
تھے تاہم صحیح معنوں میں احادیث صحیحہ کی تلخیص و تدوین کے لئے پہلی کوشش
ابو جعفر المنصور کے دور میں ہوئی جنہوں نے اس کام کے لئے امام مالک بن
انسؒ جیسی شخصیت کا انتخاب کیا اور امام موصوف نے تنقید و نظر کر کے
ایک لاکھ احادیث سے صرف دس ہزار کا انتخاب کر کے اپنی کتاب موطا
میں ان کو جمع کیا۔ مگر امام مالکؒ لگاتار ان احادیث پر نظر ثانی کرتے
رہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنی چالیس سالہ علمی زندگی میں چھان بین کے
بعد اس دس ہزار کے مجموعہ میں سے بھی پانچ سو احادیث کو اس قابل پایا
کر اسے موطا میں باقی رکھا جائے۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ کہ جب امن خیر القرون کے دور میں احادیث ضعیفہ اس کثرت سے شائع ہو گئی تھیں کہ امام مالکؒ جیسے امام کو ایک لاکھ احادیث سے صرف پانچ سو احادیث کے انتخاب پر اکتفاء کرنی پڑی۔ اور وہ بھی مدینۃ الہجرۃ اور دار السنۃ میں بیٹھ کر تو دوسرے بلادِ اسلامیہ میں اس فتنہ کی حدود کیا ہو سکتی ہیں۔ بہر حال امام مالکؒ نے حدیث نبوی کی جمع و تدوین اور تمیز الصحیح من السقیم کے لیے ایک راستہ متعین کر دیا۔ جس پر چل کر محدثین نے اس کام کی تکمیل کی۔ امام مالکؒ کے نقشِ قدم پر امام بخاریؒ نے جمع احادیث کے لیے اقدام کیا۔ اور اپنی "الجامع الصحیح" کی تالیف کے سلسلہ میں چھ لاکھ احادیث جمع کیں جن میں سے صرف چار ہزار احادیث منتخب کر کے "الصحیح" میں درج کیں پھر امام مسلمؒ نے امام بخاریؒ کی اتباع کرتے ہوئے چھ لاکھ احادیث میں سے چھ ہزار احادیث کا انتخاب کیا پھر درجہ بدرجہ اصحابِ سنن نے اپنی تالیفات پیش کیں۔ مگر انتخاب میں صحیحین کا معیار اس قدر بلند تھا کہ دوسری کتابیں مقبولیت میں ان کا درجہ نہ حاصل کر سکیں۔

وضعِ حدیث کے اس فتنہ کو روکنے کے لیے محدثین نے صرف احادیث صحیحہ کے جمع کر دینے کو ہی کافی نہیں سمجھا بلکہ سنت کی حفاظت کے لیے علل حدیث، جرح و تعدیل اور نقدِ رجال کے قواعد اور معاییر قائم کئے اسانید کے درجات مقرر کئے، ثقات اور ضعفاء رواۃ پر مستقل تالیفات مرتب کیں اور مجروح رواۃ کے عیوب بیان کئے۔ موضوع احادیث کو الگ بند کھل میں جمع کیا اور رواۃ حدیث کے لیے معاجم ترتیب دیئے۔ الغرض۔ محدثین کی

یہ کوششیں بار آور ہوئیں اور ہر جہت سے احادیث کی تمیز امت کے سامنے آ گئی۔ زیر نظر مقالہ میں محدثین کی انہی مساعی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے جو کہ فن حدیث پر تحقیق و بحث کے سلسلہ میں اہمیت کا حامل ہے۔ اور یہ مولوی محمد اکرم رحمانی طالب علم (سال اول) کی تحقیق کا نتیجہ ہے جو کہ انتہائی قابل قدر ہے۔"

محدثین کی ان کوششوں کے بعد بھی اگر مسلمانوں میں شرک و بدعات رواج یافتہ نظر آرہا ہے اور مذہبی حلقوں میں فرقہ بندی اور ان کے ساتھ دلچسپی اور بحث کا رجحان موجود ہے تو یہ ان محدثین کا قصور نہیں ہے بلکہ عوام کی ذہنی پستی اور ناقص العلم لوگوں کی فتنہ پردازیاں اس کا اصل باعث ہیں، جو کہ جو فروشی اور گندم نمائی کا شیوہ اختیار کر چکے ہیں۔ تحریک اہل حدیث کا مقصد سنت کو رواج دینا اور شرک و بدعات کا قلع قمع ہے۔ اور ہمارے بزرگوں نے اپنے علم و عمل سے اس مقصد میں کامیابیاں حاصل کیں مگر آج ہمارے مدارس میں تعلیم و تدریس کا معیار اس قدر پست ہو چکا ہے کہ علوم حدیث کے مبادیات سے بھی آگاہی حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی اس طرف توجہ دی جاتی ہے جس کا نتیجہ سب کے سامنے ہے۔

ادارہ علوم اثریہ کے مقاصد میں علوم حدیث پر بحث و تحقیق کروانی جاتی ہے اور جرح و تعدیل اور علل حدیث کے فن کے ساتھ لگاؤ پیدا کرنے کے لئے رہنمائی دی جاتی ہے۔ زیر نظر مقالات اسی سلسلہ

Marfat.com

کی اہم کڑیاں ہیں اور آج کے علمی و تحقیقی دور میں منکرین حدیث کا مقابلہ کرنے کے لئے ان فنون پر مہارت ضروری ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کو ان مقاصد میں کامیاب فرمائے اور مزید توفیق سے نوازے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین آمین

(مولانا) محمد عبدہ الفلاح

خادم ادارہ علوم اثریہ

لائل پور

تقریب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

اما بعد: اسلام کو روز اول سے [illegible] سے دوچار ہونا پڑا۔ اگر کسی دوسرے مذہب کو ان حملوں کا سامنا پڑتا تو وہ اسے جیسے کہ [illegible] اس کا شیرازہ [illegible] سے پہلے [illegible] جاتا اور اس کی خاک [illegible] کو بھی [illegible] ایک شعلہ بجھتا ہے تو دوسرا بھڑک اٹھتا ہے۔ اگر [illegible] ہوتی ہے تو نئی بغاوتیں رونما ہو جاتی ہیں۔ [illegible] ہوتا ہے تو [illegible] بچھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

لیکن اسلام ان تند و تیز طوفانوں میں روشنی کے مینار کی طرح قائم رہا [illegible] اور اسلام [illegible]

انتہائی قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ خود مسلمانوں میں ایسے فرقے اور افراد پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام کے حصارِ محکم کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں اپنی تمام تر قابلیتیں صرف کر دیں۔ جن کو ہوسِ جاہ و مال نے یوں مسخر کر لیا کہ وہ ملت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے سے بھی باز نہ آئے انہوں نے اپنی شخصی اور وقتی مصلحتوں پر ملت کے مجموعی اور ابدی مفاد کو قربان کر دیا۔

یہ المناک بہت حوصلہ شکن اور روح فرسا تھی۔ تاریخ کا ایک ابتدائی طالب علم بھی اس حقیقت سے نا آشنا نہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کو جو نقصان ان مارِ آستین کی زہر چکانی سے پہنچا اس کے سامنے وہ نقصان ہیچ ہے جو تاتاریوں کی بربریت اور فرڈیننڈ[1] کے قتلِ عام سے ہوا۔ یہ سب لوگ مصلحین کا لباس پہنے ہوئے جلوہ افروز ہوتے۔ ان کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ اور ان کے لبوں پر سرد آہ تھی۔ ان کی زبان غمِ ملت میں مرثیہ خواں تھی۔ ان کا قلم امت کے مصائب پر نوحہ کناں تھا۔ ان کی تقریروں۔ ان کی تحریروں میں بلا کی فصاحت و بلاغت تھی، لیکن ان کا طرزِ فکر اور طریقِ عمل مفسدانہ تھا۔ ان کا مقصد امت کا شیرازہ بکھیرنا تھا۔ ان کے پیشِ نظر اپنی خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل تھی۔ ہر ایک نے اپنی

---

[1] فرڈیننڈ اسپین کے اس بادشاہ کا نام ہے جس کے حکم سے اسپین کے کروڑوں مسلمانوں کو یا تو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا یا زبردستی عیسائی بنا لیا گیا۔

Marfat.com

بلحاظ استعداد کے مطابق ملت میں نئی نئی تخلیق کی اور اسی قلم سے انہیں
اور تحریر انگیز کر کے اپنے نئے نئے ایوان تعمیر کیے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے مخلص و پاکباز بندوں کے ذریعہ سے
اگر ان مدعیان اصلاح و تجدید کا راز فاش نہ کرتی تو معلوم نہیں۔ ان کی
کوششیں کیا گل کھلاتیں۔

علمائے کرام کے مسلسل جہاد اور پیہم تگ و دو کے باوجود آج بھی
بعض فرقے جسم ملت پر ناسور بنے ہوئے ہیں جو ہر نازک موقع پر اس
کے لئے کرب و اذیت کا باعث بنتے رہتے ہیں۔ زیر نظر مقالہ میں
ہم نے اسی قسم کے لوگوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جنہوں نے قصر اسلام کی
بنیادوں کو اس کے اندر ہی بیٹھ کر اس طرح کھودنا شروع کیا کہ
دیکھنے والا یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے کہ وہ تخریب کی بجائے تعمیر
میں لگے ہوئے ہیں۔ اور معاً ہم نے علمائے سلف کی جہود و مساعی
اور ان کے شاندار کارناموں کا بھی ذکر کیا ہے جن کے ذریعہ ان مدعیان
اصلاح و تجدید کا راز بری طرح فاش کیا گیا اور ان کے دجل و فریب
سے تحفظ کے لئے سنت مطہرہ محفوظ و مصئون ہو کر رہ گئی۔ اللہ تعالیٰ
ہمیں دجالوں اور کذابوں کے دجل و فریب سے بچائے اور صحیح طریقہ
پر اسلام اور دین حنیف کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

محمد اکرم رحمانی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موضوع حدیث
اور
اس کے مراجع

لغوی معنی:- موضوع کا لفظ باب وضع (ف) سے اسم مفعول ہے اور لغت عرب میں وضع کے معنی کسی چیز کو اس کے اصلی مقام سے نیچے اتار دینا کے ہیں۔ اسی سے یہ لفظ جھوٹ باندھنے، چھوڑ دینے اور گرا دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جب کہا جاتا ہے "وضع فلان هذا الكلام" تو اس کے معنی جھوٹ بات بنا لینے کے ہوتے ہیں۔ اور موضوع (اسم مفعول) کے معنی مکذوب، مفتری اور مختلق کے ہوں گے۔ یعنی وہ بات جو جھوٹ موٹ بنا کر کسی دوسرے کی طرف نسبت کر دی گئی ہو۔

محدثین اور علمائے اثر کی اصطلاح میں "حدیث موضوع" ہر اس حدیث کو کہا جاتا ہے۔ جسے راوی نے اپنے پاس سے بنا کر آنحضرت کی طرف منسوب کر دیا ہو۔ علامہ امیر یمانی **توضیح الافکار** کے حواشی میں لکھتے ہیں۔ هو الكلام الذي اختلقه وافتراه واحد من الناس ونسبه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم یعنی وہ کلام جو کسی راوی نے اپنے

Marfat.com

پاس سے بنا کر آنحضرت کی طرف منسوب کر دی ہو۔[1]

موضوع حدیث کی روایت :-

حافظ ابن الصلاح علوم الحدیث میں اس قسم کی حدیث کی حیثیت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

هو شر الاحادیث الموضوع[2]

لہذا اس کی روایت کرنا حرام ہے۔ الا یہ کہ اس کے موضوع ہونے کی تصریح کر دے۔ اس پر محدثین کا اتفاق ہے چنانچہ علامہ نووی رح مقدمہ صحیح مسلم کی شرح میں اس بحث کے دوران لکھتے ہیں۔

وتحرم روایة الحدیث الموضوع علی من عرف کونه موضوعاً او غلب علی ظنه وضعه فمن روی حدیثاً ... ولم یبین حالة روایته فهو داخل فی هذا الوعید[3]

کہ جس شخص کو حدیث کے موضوع ہونے کا علم یا غالب ظن و گمان ہو اور پھر وہ اس کی وضاحت کئے بغیر اسے روایت کرے تو وہ سمرہ بن جندب والی حدیث کے مطابق احد الکاذبین بن جائیگا

اور محدثین نے تصریح کی ہے کہ حرمت روایت کا یہ حکم عام ہے اور ہر قسم کی جھوٹی حدیث بیان کرنے والے کے حق میں ہے۔ عام

---

(۱) توضیح الافکار ج ۲ ص ۶۸ (۲) ص ۸۹ (۳) نووی شرح مقدمہ صحیح مسلم ص ۸ ایضاً فتح المغیث ص ۱۲۵

Marfat.com

سے کہ اس کا تعلق احکام سے ہو یا ترغیب و ترہیب اور قصص وغیرہ سے۔ چنانچہ علامہ قاسمی قواعد التحدیث میں لکھتے ہیں۔

اتفقوا علی انہ تحرم روایتہ مع العلم بوضعہ سواء کان فی الاحکام او القصص و الترغیب و نحوھا۔[1]

یعنی جمہور محدثین اس پر متفق ہیں کہ موضوع حدیث کی روایت حرام ہے۔ عام اس سے کہ وہ حدیث احکام سے ہو یا قصص و ترغیب کے قبیل سے ہو

اور علامہ سیوطیؒ نے "فی ای معنی کان" فرما کر بڑی ہی مفہوم کو عام کر دیا ہے۔[2]

یہی بات شیخ الاسلام ابن حجر اور عراقی نے شرح الفیہ میں بیان کی ہے

وضاع کا حکم:

حدیث میں کذب عملی کے متعلق امام نوویؒ لکھتے ہیں۔ اگر کسی ادمی نے ایک حدیث میں عمداً جھوٹ کا ارتکاب کیا تو وہ فاسق قرار دیا جائے گا۔ اور اس کی جملہ مرویات مردود قرار دی جائیں گی۔ اور اگر تائب بھی ہو جائے تب بھی ہمیشہ کے لئے مجروح قرار پائے گا اور اس کی روایت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔[3]

---

[1] ص ۱۵۰ [2] تدریب الراوی ص ۱۸۵

[3] مقدمہ شرح مسلم ص ۸

اور مفتاح کو فاسق ہی نہیں بلکہ حدیث "فلیتبوأ مقعدہ من النار" کے تحت علما نے اسے کافر قرار دیا ہے

چنانچہ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ

لا نعلم خلافا بين الأئمة في أنه من أكبر الكبائر، وقال أهل السنة بتكفير من تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم

بلکہ امام الحرمین کے والد الشیخ ابو محمد الجوینی تو فرماتے ہیں کہ یہ فعل ایسا ہے کہ کفر ہے ... اور ائمہ میں سے متعدد ائمہ نے بھی امام جوینی سے اتفاق کیا ہے۔

ملا علی قاری اس ... کے بعد فرماتے ہیں۔

قلت ويؤيده ما قاله علماؤنا ... من قال كذبت على عمدا ... عن غيري له

واقعات ... حدیث ... کذب ... کو ... بیان کرنے کے متعلق ہیں

رو ... جیسا کہ آنحضرت نے اس شخص کے قتل کا حکم دیا تھا جس نے آپ پر جھوٹ باندھا تھا، نیز فرمایا کہ اس کی میت کو آگ سے جلا دو [1]

یہ قصہ ... مقدمہ ... بیان کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ هذا إسناد صحيح على شرط الصحيح لا نعلم له علة

کہ اسناد کے اعتبار سے اس حدیث میں کسی قسم کا سقم نہیں ہے

---

[1] موضوعات ملا علی قاری ص ۱۲

اور یہ قصہ ابن الجوزی نے کتاب الجیس میں بھی ذکر کیا ہے جو کہ مذکورہ روایت کے لئے بطور سند پیش کیا جا سکتا ہے۔

ابوالفضل الہمدانی وضاعین کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مبتدعة الاسلام والکذابون والواضعون للحدیث اشد من الملحدین۔

علماء نے یہ تشدد اس لئے کیا ہے کہ اس قسم کی جسارت آنحضرت کے ادب و احترام کے خلاف ہے جو کہ بہت زیادہ ہے اور یہ جسارت آنحضرت پر ایمان کے تقاضے کے بھی منافی ہے اور جب آنحضرت کی تکذیب اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہے تو آنحضرت پر کذب بیانی اللہ تعالیٰ پر افتراء کے مترادف ہوئی۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حافظ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

ووجه هذا القول ان الكذب عليه كذب على الله

اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تو ایسا شخص کذاب اور مدعی ہے جس کے کفر اور مباح الدم ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا۔ فكل الذي من تعمد الكذب على رسول الله[1]

اس کی وضاحت کے لئے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا اس کے احکام کی تکذیب کے ہم معنی ہے اور آیت ہے فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بالحق لما جاءه

---

[1] الصارم ص ۱۶۸

میں دونوں (کذب وتکذیب) کو برابر کا جرم قرار دیا ہے۔ بلکہ کذب علی اللہ کو مقدم لا کر اس جرم کے بڑے ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جو شخص تکذیب کرتا ہے۔ وہ گویا اللہ تعالیٰ کے دین اور رسالت کا ابطال کرتا ہے۔ اور جو شخص جھوٹی حدیث بیان کرتا ہے۔ وہ دین میں اضافہ کرتا ہے۔ (والزیادۃ فی الدین کالنقص)

اس بنا پر حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔

ولافرق بین من یکذب بآیۃ من القرآن او یصنف کلامًا ویزعم انہ سورۃ من القرآن عامدًا لذالک[1]

نیز آنحضرت پر جھوٹ باندھنا آپؐ (فداہ ابی وامی) کے ساتھ استہزاء واستخفاف کے مترادف ہے جو کہ کفر صریح ہے۔

الغرض، آیات واحادیث اور اقوال ائمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث وضع کر کے آنحضرت پر جھوٹ باندھنا بدترین جرم ہے اور حدیث موضوع کو بدوں تصریح وضع کے بیان کرنا حرام ہے۔

صوفیہ کی جہالت:- صوفیہ کرام میں بعض حضرات نے از راہ جہالت ترغیب وترہیب، وعظ و تذکیر اور فضائل سور میں احادیث موضوعہ کی روایت کو جائز

---

[1] الصارم ص ۱۶۸

Marfat.com

قرار دیا ہے۔ اور اس کے لئے یہ سہارا لیا کہ حدیث میں تو من کذب علیّ الخ کے متعلق وعید فرمائی ہے ۱ ذکر ، لہٗ کے لئے۔ ہم چونکہ احادیث موضوعہ کی روایت آنحضرتؐ کے دین کی اشاعت کے لئے کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اس وعید سے خارج ہیں حافظ ابن حجرؒ ان لوگوں کی تردید کرتے ہوئے فتح الباری میں لکھتے ہیں۔

وقد اغترّ قوم من الجهلة فوضعوا احادیث فی الترغیب والترهیب وقالوا نحن لم نکذب علیه بل فعلنا ذالک لتائید شریعته والحال ان الحدیث لا تکذبوا علیّ۔ معناه لا تنسبوا الی الکذب ولا مفهوم لقوله علیّ

یعنی حدیث من کذب علیّ کے معنی یہ ہیں۔ کہ جھوٹ کوئی بات میری طرف منسوب نہ کرو۔ اور یہاں علیّ کے مفہوم سے استدلال بے معنی ہے۔ کیونکہ جب آنحضرتؐ نے مطلقاً کذب بیانی سے منع فرمادیا ہے تو لہٗ اور علیّ کے مابین فرق کی منطق بے معنی اور مہمل ہے

صوفیہ کرام کے گروہ میں ایسے جہال کا وجود نہایت خطرناک ہے لوگوں کو ان کے تدین اور زہد و تقشف سے دھوکا لگ جاتا ہے۔

اور وہ ان کے اقوال پر اعتماد کر لیتے ہیں۔ چنانچہ علماء نے تصریح کی ہے:

"وھم اعظم الناس ضررًا الثقۃ الناس بھم وقبولھ منھم" ؎۱

اور علمائے حدیث ورجال نے دین کی حفاظت کے لئے ان لوگوں کی علی الاعلان تردید کی ہے اور حدیث کی روایت کے سلسلہ میں ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

چنانچہ یحیٰی بن سعید القطان فرماتے ہیں:

ما رایت الصالحین اکذب منھم فی الحدیث

اسلامی فرقوں میں دوسرا گروہ کرامیہ کا ہے۔ جہلا صوفیہ اور قصاص کی طرح ترغیب وترہیب کے لئے وضع احادیث کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وجوزت الکرامیۃ الوضع فی الترغیب والترھیب وھو خلاف اجماع المسلمین" ؎۲

یہ گروہ بھی ماسبق کی طرح یہی دلیل پیش کرتے ہیں کہ یا تو کذب لہ لا علیہ، یعنی لہٰذا حدیث من کذب علی الخ

؎۱ تنقیح الانظار ؎۲ تدریب الراوی ص ۱۸۵

Marfat.com

جو کذب کی وعید ہے وہ محض اس کذب کی ہے جس کا تعلق آپ کی ذاتِ گرامی سے ہو اور ہم تو آپ کے دین کی تائید و نصرت اور اس کی نشر و اشاعت کے لیے جھوٹ بولتے ہیں جس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔[1]

حافظ ابن حجرؒ ان لوگوں کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں وھو جھل باللغۃ العربیۃ کہ ان کا یہ استدلال عربی محاورہ سے جہالت کی دلیل ہے

مزید برآں کرامیہ نے کہا ہے کہ حدیث، من کذب علیّ کے بعض طرق میں لیضل بہ الناس۔ آیا ہے[2] جس کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص دین میں گمراہی پھیلانے کی غرض سے جھوٹی حدیث بیان کرتا ہے۔ اس کے حق میں یہ وعید ہے اور ہم تو لوگوں کو نیکی کی ترغیب اور فحاشی سے روکنے کے لئے احادیث وضع کرتے ہیں۔ لہذا ہم اس وعید سے خارج ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ ان لوگوں کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اولاً تو اس روایت کے وصل و ارسال میں اختلاف ہے امام حاکمؒ اور دارقطنیؒ نے اس کے مرسل ہونے کو ترجیح دی

---

[1] القواعد التحدیث ص ۱۴۸ / ۱۵۰

[2] کما رواہ البزار عن عبداللہ بن مسعود و فی ... القواعد التحدیث

Marfat.com

ہے اور دارمی نے اسے اسناد ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہ اس زیادتی کے باطل ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے لہذا اس سے استدلال باطل ہے ۔ لہ

نیز بفرضِ محال اگر اس زیادۃ (لیضل بہ الناس) کی صحت کو تسلیم بھی کرلیں۔ تب بھی اس سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں لام صیرورۃ کے لیے ہے نہ کہ تعلیل کے لیے جیسا کہ آیت کریمہ فمن اظلم ممن افترى على الله کذبا لیضل الناس میں لام عاقبت اور صیرورۃ کا ہے نہ کہ تعلیل کے لیے۔ پس لیضل الناس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کے افتراء کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جائیں گے اور قرآن میں لام عاقبت کے اور بھی شواہد موجود ہیں۔ اور ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہاں لام محض تاکید کے لئے ہے اس کے ماسوا اس کا کچھ بھی مفہوم نہیں ہے۔ جیسا کہ آیت فمن اظلم الآیۃ میں ہے ۔ ۲

الغرض:۔ وضع حدیث پر وعید اور اس روایت کی حرمت پر محدثین اور فقہاء کا اتفاق ہے۔ اور اس پر حدیث مَن کذب علیّ الخ قطعیت کے ساتھ دال ہے جس کی صحت پر اجماع ہے

لہ القواعد ص ۱۷۵ ایضاً فتح المغیث ج ۱ ص ۲۳۲

۲ راجع لتفصیلہ الی فتح المغیث ص ۲۳۲ والقواعد التحدیث ص ۱۷۵ و نووی شرح مقدمہ صحیح مسلم ص

Marfat.com

اور کثیر التعداد رواۃ نے اس کو نقل فرمایا ہے۔ بلکہ یہ حدیث حد تواتر کو پہنچ چکی ہے چنانچہ صاحب قواعد التحدیث فرماتے ہیں۔

ولاسیما قد روی ھذا الحدیث عن جماعۃ کثیرین من الصحابۃ [1]

یعنی کثیر صحابہ کی جماعت سے یہ روایت منقول ہے۔

امام ابو بکر صیرفی نے شرح الرسالۃ الشافعی میں لکھا ہے کہ یہ روایت ساٹھ سے اوپر صحابہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ اور بعض حفاظ کا قول ہے کہ اس روایت کے علاوہ کوئی روایت ایسی نہیں جس کو ساٹھ صحابہ نے روایت کیا ہو۔ اور پھر ان میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہوں۔

ابن مندہ نے اس روایت کے اسّی سے زائد صحابہ سے مروی ہونے کا دعوے کیا ہے اور ابن الجوزی نے کتاب الموضوعات کے مقدمہ میں اس روایت کے طرق کو جمع کیا ہے جو نوّے سے زائد ہیں

علامہ ابن الصلاحؒ اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں۔

ثم لم یزل عددہ فی ازدیادٍ و ھلم جرًّا علی التوالی والاستمرار ولیس فی الاحادیث ما فی مرتبتہ من التواتر

ابن دحیہ فرماتے ہیں:۔

---

[1] قواعد التحدیث۔ صفحہ ۱۶۲

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اس حدیث کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

اخرجه البخاری من حدیث المغیرة وعبد الله ابن عمرو وواثلة ابن الاسقع واتفق مسلم معه علی تخریجه عن علی وانس وابی هریرة والمغیرة واخرجه مسلم من حدیث ابی سعید ایضاً وصح فی غیر الصحیحین من حدیث ثلاثین من الصحابة وورد ایضاً نحو خمسین من غیرهم باسانید ضعیفة وعن نحو من عشرین باسانید ساقطة

صاحب تنزیہ الشریعہ نے اپنے مقدمہ میں تمام طرق کے رواۃ کا نام ذکر کیا ہے ۔[1]

ان اقوال کے علاوہ صاحب قواعد التحدیث نے دیگر اقوال بھی ذکر کیئے ہیں۔ جن سے اس روایت کی صحت اور تواتر سے مروی ہونیکا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

لیکن اس روایت سے کرامیہ نے اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لیئے جانتا و بلا ثبت کا سہارا لیا ہے وہ گذشتہ پیچھے ذکر ہو چکا ہے۔

[1] قواعد التحدیث ص ۱۷۳ نیز تنزیہ الشریعہ لابن عراق

Marfat.com

اوّل۔ حدیث میں کذب علیّ کا لفظ ہے تو ہمارا مقصد کذب لہ ہے نہ کہ علیہ۔

دوم یہ کہ بعض طرق میں لیضل الناس کا لفظ مذکور ہے جس کے پیش نظر روایات کو وضع کرتے ہیں۔ انکار تفصیلاً ما قبل جوابات کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ تیسرے اس حدیث کا محل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر جھوٹ بولا جائے۔ مثلاً یہ کہ آپ کو شاعر یا مجنون کہا جائے۔

اس تاویل کی صحت کے لئے انہوں نے مندرجہ ذیل روایت سے سہارا لیا ہے۔ حدثنی ابراہیم ابن ادہم قالا حدثنی اعین (ایمن) مولیٰ مسلم ابن عبد الرحمٰن یرفعہ قال (ربما) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من کذب علیّ متعمدا) قالوا (فقال رجل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمع ونسمع منک الحدیث فیزید وینقص (فنزید وننقص) فہذا کذب علیک؟ الا (فقال لا) ولکن من حدث علیّ یقول انا کذاب او ساحر

یعنی حدیث میں نقص وزیادتی اس وعید کے تحت نہیں آتا بلکہ کذب علیّ کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص میرے تلاوت کرنے اس اور ہدایت کرنے اور میری طرف کذب یا سحر کی نسبت کرے۔

مگر علامہ ابن الجوزی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔

ھذا الحدیث منقطع واعین (ایمن) مجہول

Marfat.com

یعنی یہ حدیث منقطع ہے اور راوی اعین (امین) مجہول ہے

مزید فرماتے ہیں

اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے جو وضع حدیث کثرت سے کرتے ہیں کوئی حجت اور دلیل نہیں۔ کیونکہ یزید و ینقص (نزید و ننقص) کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم الفاظ میں ایسی زیادتی اور نقصان کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معنیٰ میں کوئی تبدیلی اور تغیر نہ آئے۔ لیکن جب الفاظ کے نقص و زیادۃ سے معنیٰ میں کسی خلل اور تبدیلی کا اندیشہ ہو۔ تو ایسی صورت میں قطع و برید ممنوع اور حرام ہے۔

فلیس فیہ راحۃ لمن یقصد الکذب علیہ ؂۱

چوتھی تاویل اس حدیث کی یہ کرتے ہیں

کہ حدیث: من کذب علی متعمداً۔ میں وعید اس معین شخص کے لئے ہے جس نے اپنی قوم کے پاس پہنچ کر اپنے آپ کو آنحضرت کا قاصد ظاہر کیا تھا اور ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور کہا کہ مجھے تمہارے اموال اور دماء پر پورا پورا اختیار ہے۔ جب آنحضرت کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اس کے قتل اور پھر جلا دینے کا حکم دیا ؂۲

؂۱ مقدمہ موضوعات ابن الجوزی ج ۱ ص ۹۵

؂۲ والبحث فی الصادم وقد مرّ ایضاً عراقی ص ۱۳۲ ج ۱

Marfat.com

اور فرمایا :-

من کذب علیّ متعمداً فلیتبوّا مقعدہٗ من النار

اس قصہ اور حدیث کے شانِ ورود پر علامہ عراقی فرماتے ہیں

وردّ بانّ ھذا الحدیث لم یثبت اسنادُہٗ

مذکورہ حدیث کی سند کوئی ثابت نہیں - لہذا قابلِ حجت نہیں اور بفرضِ محال اگر ثابت بھی ہو تو پھر بھی ان کے لئے وضع احادیث کے جواز کا اس سے ثبوت مہیا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ لفظ کے عموم کا اعتبار کرتے ہوئے مفہوم لیا جائے گا۔ شانِ ورود کا اعتبار نہیں ہوگا۔

علامہ عراقیؒ کے الفاظ یہ ہیں۔

ولو ثبت لم یکف لھم اذا العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب[1]

مندرجہ بالا تاویلات کے علاوہ علامہ ابن الجوزی نے ایک اور تاویل بھی پیش کی ہے کہ حدیث (من کذب علی متعمداً) میں کذب سے مراد دین کا عیب بیان کرنا ہے۔ یعنی دین میں خلل و فساد پیدا کرنے کے لئے مجھ پر جھوٹ باندھے۔ چنانچہ اس تاویل پر ایک حدیث بطور دلیل پیش کرتے ہیں

عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من کذب علی متعمداً فلیتبوّا مقعدہٗ بین عینی جہنم فشق ذلک علی اصحاب

---

[1] فتح المغیث ج ۱ ص ۱۳۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إنّا نحدّث عنك بالحديث فنزيد وننقص فقال ليس ذاكم، انما اعنى الذى يكذب على۔ يريد عيبي و شين الاسلام

اس حدیث کے آخری ٹکڑے۔ انما اعنى الذى يكذب على يريد عيبي وشين الاسلام
سے ان کا استدلال ہے۔

لیکن ان کا دعوے تب صحیح ہو سکتا ہے جب یہ حدیث صحیح ہو۔ لیکن یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کی سند میں محمد بن فضل راوی ہے۔ جس کو یحییٰ بن معین نے کذاب کہا ہے۔ اسی طرح اس کو فلاس اور نمیری نے بھی کذاب کہا ہے۔

امام احمد بن حنبل اس کے متعلق رقمطراز ہیں۔

ليس بشئ۔ دانما وضع هذا من نيته الكذب[1]

لہذا براہین قاطعہ سے ثابت ہوا کہ وضع حدیث کسی مقصد کے پیش نظر بھی صحیح نہیں۔

وضع حدیث کی ابتداء اور اس کے اسباب

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ

---

[1] مقدمہ ابن الجوزی ج ۱ ص ۹۵

Marfat.com

وضع حدیث اور اس کی روایت قطعاً حرام ہے جن لوگوں نے اس کے جواز کے لیے حیلے نکالے ہیں وہ سراسر باطل اور غلط ہیں اب ہم تاریخی ادوار کی روشنی میں اس فتنہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ کہ اس فتنہ کا آغاز کب اور کیسے ہوا اور اس کے اسباب و دواعی کیا تھے

آنحضرت کی وفات کے بعد کچھ اختلافات رونما ہوئے مگر خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کے فہم و فراست اور مدبرانہ اقدام سے دب گئے اور حضرت عمرؓ کی شہادت تک کسی قابل ذکر فتنہ نے سر نہیں اٹھایا۔ مگر جونہی حضرت عمرؓ نے جام شہادت نوش کیا۔ اختلافات و انتشار پیدا ہونے لگا اور معاشرہ اسلامی میں بحرانی کیفیت نظر آنے لگی۔

حضرت عمرؓ کی دور اندیشی اور حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کے تدبر سے خلیفہ کا انتخاب تو عمل میں آگیا۔ مگر جو انتشار پیدا ہو چکا تھا۔ اس میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا۔ جو بالآخر حضرت عثمانؓ کی شہادت کی صورت میں ظاہر ہوا اور اس سے عالم اسلام کو ایسا دھچکا لگا۔ کہ آج تک ہم اس کے اثرات محسوس کر رہے ہیں۔ خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد گو حضرت علیؓ خلیفہ منتخب ہو گئے اور حجاز و عراق میں ان کا اثر و نفوذ بھی قائم ہو گیا۔ مگر لگاتار حوادث نے اسلامی سلطنت میں سکون نہ پیدا

Marfat.com

ہونے دیا اور اسلامی کیمپ دو حصّوں میں تقسیم ہو گیا۔ حجاز و عراق حضرت علیؓ کے حامی بن گئے اور شام و مصر نے حضرت معاویہؓ کا ساتھ دیا۔

علمائے تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت تک حدیث نبوی کا چشمہ صاف شفاف رہا۔ اور اس میں کذب بیانی اور تحریف و تغییر کا ظہور نہیں ہوا۔ مگر جونہی حضرت معاویہ رضؓ اور حضرت علیؓ کے مابین محاربات نے شدت اختیار کی امتِ مسلمہ میں سیاسی گروہوں نے جنم لینا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ جنگ صفین میں تحکیم کی وجہ سے مختلف سیاسی گروہ پیدا ہو گئے ے۱

تحکیم سے قبل اکثریت حضرت علیؓ کے ساتھ تھی اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد امت مسلمہ نے ان کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا۔ لیکن تحکیم کے بعد حضرت علی رضؓ کی فوج میں انتشار پیدا ہو گیا۔ اور خوارج نے جو تحکیم کے خلاف تھے حضرت علی رضؓ سے بغاوت کر کے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور حضرت علی رضؓ کو ان لوگوں کے ساتھ سخت معرکے پیش آئے۔ تاہم ان کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ بلکہ تدریجاً ان گروہوں نے دینی اور مذہبی رنگ اختیار کر لیا

ے۱ تاریخ الاسلام ڈاکٹر حسن ابراہیم ج۱ ص۲۶۷۔ تبصیر فی الدین و فجر الاسلام احمد امین ص۲۵۶

اور جمہور امت کے مقابلہ میں شیعہ، خوارج، مرجیہ تین گروہوں نے مستقل مذہب کی شکل اختیار کرلی۔ اور اپنے نظریات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے قرآن وسنت سے سہارا لینے کی کوشش کی۔

نصوص کتاب وسنت میں تاویلات کا دروازہ کھولا گیا اور اگر کسی موقع پر قرآن وسنت کی نصوص سے مقصد برآری ہوتی نظر نہ آئی۔ تو سنت میں تحریف اور وضع کی راہ اختیار کرنے سے بھی گریز نہ کیا ملہ

وضع حدیث کی یہ تحریک جاری رہی حتیٰ کہ صحیح احادیث کے ساتھ موضوع احادیث نے بھی رواج حاصل کرلیا۔ خلفاء اربعہ کے فضائل میں بہت سی احادیث وضع کی گئیں۔ ہر گروہ نے اپنے عقائد کی تائید اور دوسروں کی مذمت میں احادیث موضوعہ کا ذخیرہ جمع کرلیا اور پھر وضع احادیث کا یہ سلسلہ آراء وافکار کی تائید تک محدود نہ رہا۔ بلکہ عبادات۔ معاملات۔ آداب وزہد وغیرہ کے باب میں بھی احادیث وضع کرنے کی کوشش کی گئی۔ تاہم اس دور میں موضوع احادیث کو کچھ زیادہ قبولیت حاصل نہ ہوسکی۔

جس کی ایک وجہ تو صحابہ وتابعین کبار کی کثرت تھی اور پھر وضع حدیث کے دواعی واسباب بھی کچھ زیادہ نہ تھے۔ حافظ ابن تیمیہ رح

ملہ اللآلی ج۔۲ ص۔۲۴۸

Marfat.com

اس دور کی حالت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ان فتن کا سراغ نہیں ملتا جو بعد میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے زمانہ تک کسی بدعتی فرقے کا نام ونشان نہ تھا۔ اس کے بعد خوارج اور روافض دو متحارب گروہ پیدا ہو گئے۔ اول الذکر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کفر کے فتوے لگاتے جب کہ ثانی الذکر ان کو امام معصوم قرار دیتے۔ بلکہ بعض ان کو نبی اور پھر الوہیت کا درجہ دیتے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر کی امارت میں مرجئہ اور قدریہ وجود میں آئے پھر تابعین کے دور میں جہمیہ اور مشبہ وغیرہ فرقے بن گئے۔ اس دور کو اموی سلطنت کا آخری دور کہہ سکتے ہیں

حافظ ابن تیمیہؒ کے ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ سے قبل چونکہ بدعتی فرقوں کا ظہور نہیں ہوا تھا۔ اس لئے کسی کو وضع حدیث پر بھی جرأت نہ تھی۔

اس کے بعد افتراق وانتشار اور اہل بدعت کی نشاۃ نے اس فتنہ کے سامان پیدا کر دیئے۔ اس کی تائید ابن سیرین کے قول سے بھی ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔ لم یکونوا یسألون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اھل السنة فیوخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدع فلا یوخذ حدیثھم[1]

اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:۔ انا کنا نحدث عن

---

[1] نووی شرح مسلم ص ۱۱ ج ۱ نیز ص ۲۴۶

Marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ لم یکذب علیہ فلما رکب الناس الصعب والذلول ترکنا الحدیث عنہ (ای بلا اسناد)[1]

حضرت ابن عباس اور ابن سیرین کے اقوال سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ بدعت و رفض کے پیدا ہونے سے یہ لوگ وضع حدیث پر بے محابا جسارت کرنے لگے ورنہ اس سے قبل آنحضرت پر کذب بیانی کی کوئی جرأت نہ کرتا تھا۔ امام حاکم معرفۃ علوم الحدیث میں اس فتنہ کی نشاءت اور ابتداء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

قد بدا ظہور الوضع فی سنۃ احدی واربعین بعد الھجرۃ علی عھد الخلیفۃ الرابع علی ابن ابی طالب حین تنازع المسلمون شیعاً و احزاباً وانقسموا سیاسیاً الی جمھور وخوارج وشیعۃ۔[2]

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ فتنہ وضع حدیث کی نشاءت اس وقت ہوئی جب امت میں سیاسی اختلافات رونما ہوئے اور خوارج، شیعہ اور دیگر بدعتی فرقوں نے خروج کیا اور سب سے پہلا واقعہ حضرت عثمانؓ کی شہادت ہے اور پھر واقعہ تحکیم نے اس فتنہ کو قوت بخشی اس کے بعد حضرت حسین کی شہادت اور دیگر فتن و حوادث نے تو

---

[1] نووی شرح مسلم ص ۱۱ ج ۱ [2] ص ۲۶۲

اس فتنہ میں افسوسناک حد تک اضافہ کر دیا اور عراق جو ان فتنوں کی آماجگاہ تھی۔ کثرت وضع کے سبب ،، دارالضرب کے نام سے مشہور ہو گیا ۱؎

اب ہم وضع حدیث کے اسباب و دواعی پر مفصل روشنی ڈالتے ہیں۔

اسباب وضع حدیث:-

قبل ازیں ہم یہ حقیقت واضح کر چکے کرہیں کہ وہ سیاسی اختلافات جو عثمانی خلافت کے اواخر اور حضرت علیؓ کی عہد خلافت میں نمودار ہوئے۔

وضع حدیث کا اولین و اساسی سبب تھے لیکن سیاسی اختلافات کے پہلو بہ پہلو کچھ اور اسباب و وجوہ بھی تھے۔ جن کی وجہ سے وضع حدیث کے دائرہ میں مزید وسعت ہوتی گئی۔ ان اسباب کی طرف ہم اجمالی طور پر اشارہ کرتے ہیں۔

اوپر ہم ذکر کر آتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد دو بڑے سیاسی گروہ پیدا ہو گئے۔ جن کو خوارج اور شیعہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم اس میدان میں ان کے کردار کا تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہیں۔

۱؎ المنتقیٰ من المنہاج ص ۸۸

Marfat.com

شیعہ اور وضع حدیث " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا پردازی کرنے کے سلسلہ میں

یوں تو اہلِ بدعت کے تمام فرقوں نے تھوڑا بہت حصہ ضرور لیا مگر شیعہ اس میدان میں سب پہ بازی لے گئے۔ امام مالکؒ سے جب روافض کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا ان سے بات چیت نہ کرو اور نہ ان سے روایت کرو۔ اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں [۱]

شریک بن عبداللہ قاضی جو بڑے معروف مگر معتدل شیعہ تھے کہا کرتے تھے۔"

"جس سے بھی ملنے کا موقعہ ملے اس سے حدیث لے لو مگر روافض سے نہ لو۔ کیونکہ وہ حدیثیں گھڑتے ہیں اور اسکو ایک دینی کام سمجھتے ہیں" [۲]

حماد بن مسلمہ فرماتے ہیں۔ مجھے ایک رافضی شیخ نے بتایا کہ جب ہم اکٹھے ہوتے اور کسی بات کو پسند کرتے ہیں تو اسے حدیث بنا دیتے ہیں [۳]

امام شافعی فرماتے ہیں:۔ لم ار احدًا اشہد بالزور من الرافضۃ" [۴]

[۱] منہاج السنۃ ج ۱ ص ۱۳۔ والمنتقی من منہاج الاعتدال ص ۲۱

[۲] ایضاً ص ۲۱

[۳] ایضاً مذکورہ حوالہ۔ نیز الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۲۲

الجرح والتعدیل ص ۲۸ ج ۱ قسم ۱ [۴] الباعث الحثیث ص ۱۰۹

والمنتقی من منہاج الاعتدال ص ۲۱۔ الکفایہ ص ۱۲۶

Marfat.com

یعنی۔ گمراہ فرقوں میں سے میں نے شیعہ سے بڑھ کر جھوٹی شہادت دینے والا نہیں دیکھا۔ ؎۱

مشہور شیعہ عالم ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ" میں فرماتے ہیں "خوب جان لیجیے، کہ فضائل و مناقب پر مشتمل احادیث میں اصل جھوٹ شیعہ کی جانب سے آیا ہے ؎۲

دبنا بریں کہا جا سکتا ہے کہ اولیں واضع شیعہ تھے۔ پھر اہل سنت میں سے جاہل لوگوں نے بھی شیعہ کے مقابلہ میں حدیثیں گھڑنا شروع کیں اور شیعہ نیز دیگر بدعتی فرقوں کا مرکز چونکہ عراق تھا۔ اس لیے سرزمین عراق وضع حدیث کا اولین گہوارہ بنی۔ اور ائمہ نے عراقی حدیث پر سخت تنقید کی ہے۔ امام زہری رح فرمایا کرتے

"حدیث ہمارے یہاں سے ایک بالشت مصر نکلتی ہے اور عراق سے ایک گز بن کر ہمارے پاس لوٹتی ہے۔ ؎۳

امام مالک رح فرمایا کرتے تھے:۔

نزّلوا احادیث اهل العراق منزلة احادیث اهل الکتاب لاتصدقوهم ولا تکذّبوهم"

یہی وجہ ہے کہ امام مالک رح عراق کو" دارالضرب "کہا کرتے تھے

؎۱ ج ۲ ص ۱۳۴

؎۳ تاریخ ابن عساکر والسنۃ ومکانتہا، ضحی الاسلام ص ۱۵۲ ج ۲

(۳

Marfat.com

جس میں حدیثیں گھڑی جاتی تھیں اور روپے پیسے کی طرح بن ٹھن کر لوگوں کے پاس پہنچتیں [۱]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے اہل عراق کی ایک جماعت نے کسی حدیث کے بارے سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرمانے لگے۔ اِنَّ مِنْ اھلِ العراقِ قومًا یکذبون ویکذّبُوْنَ ویسخرُونَ [۲]

یعنی اہل عراق میں سے ایک ایسی قوم ہے جو جھوٹ بولتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تکذیب کرنے کے ساتھ ساتھ استہزاء اور تمسخر بھی کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا محدثین اور ائمہ دین کے اقوال سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ شیعہ اور رافضیوں کا وضع حدیث میں کس قدر زیادہ حصہ ہے اب ہم مختصراً شیعہ کی من گھڑت چند احادیث پیش کرتے ہیں

۱۔ جو حضرت آدم جیسا علم، نوح جیسا تقویٰ۔ ابراہیم جیسا حلم و تحمل، موسیٰ جیسا رعب و داب اور عیسیٰ جیسی عبادت دیکھنا چاہے تو وہ حضرت علیؓ کو دیکھ لے [۳]

۲۔ حب علی ایک ایسی نیکی ہے جس کی موجودگی میں کوئی برائی نقصان

---

[۱] المنتقی من منہاج السنۃ ص ۸۰ [۲] طبقات ابن سعد ص ۱۲ قسم ۲ ج ۴

[۳] الفوائد المجموعہ ص ۳۶۷

Marfat.com

نہیں پہنچا سکتی ۔ اور بغضِ علی ایک ایسی برائی ہے جس کے ہوتے ہوتے کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ [1]

۳۔ من احبّنی فلیحب علیاً ومن ابغض علیاً فقد اَبْغَضَنِی ومن اَبْغَضَنِیْ فقد ابغض اللہ ومن ابغض اللہ ادخلہ اللہ النار [2]

جو شخص مجھ سے محبت کرے وہ علی رضؓ سے بھی محبت کرے جس شخص نے علی سے بغض اور کینہ رکھا اس نے مجھ سے بغض کیا اور جس نے مجھے ناراض کر دیا گویا اس نے اللہ کو ناراض کیا اور جس نے اللہ کو ناراض کر دیا اس کو اللہ تعالے جہنم میں داخل کریں گے

۴۔ غدیر خم:۔

اہل سنت شیعہ کی وضع کردہ احادیث میں حدیث (غدیر خم) کو پیش کرتے ہیں۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب حجۃ الوداع سے لوٹے تو "غدیر خم" نامی مقام پر صحابہ کو جمع کیا۔ اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر سب کے رُو برو فرمایا۔ یہ میرا بھائی، میرا وصی اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔ لہٰذا اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو علمائے اہل سنت فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث بلا شک وشبہ شیعہ کی ساختہ

---

[1] فوائد المجموعہ ص ۳۶۷ [2] ایضاً ص ۳۸۳

Marfat.com

پرداختہ ہے [1]

اور صاحب السنۃ قبل التدوین فرماتے ہیں

کہ حضور کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے لئے خلافت کی وصیت کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے کثیر التعداد احادیث وضع کیں۔

چنانچہ فرماتے ہیں (حضرت علی کے بارے)

۵- وصیّ وموضع سرّی وخلیفتی فی اھلی وخیر من اخلف بعدی علیؓ [2]

یعنی حضور نے فرمایا کہ علی میرے وصی، رازدان، میرے خلیفہ اہل بیت میں اور میرے بعد تمام خلفاءؓ سے حضرت علی بہتر ہیں۔

۶- یا علی اَخصُمُکَ بالنبوّۃ ولا نبی بعدی [3]

۷- اِنَّ لِکُلِّ نبیٍ وصیّاً ووارثاً وَاِنَّ وصیّ ووارثی علی ابنِ ابی طالب [4]

یعنی ہر نبی کے لئے وصی اور وارث ہوا ہے لیکن میرا وصی اور وارث حضرت علیؓ ہیں

۸:- میں علم کی ترازو ہوں۔ علیؓ اس کے دونوں پلڑے حسنؓ حسینؓ اس کی رسیاں اور فاطمہ اس کی درمیانی رسی ہے۔ جس سے ترازو کو لٹکایا جاتا ہے اور ہمارے امام ستون ہیں۔ اس ترازو میں ہمارے

---

[1] السنۃ ومکانتہا [2] الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ

[3] اللآلی المصنوعہ ص ۳۲۳ ج ۱ [4] ایضاً ص ۳ ج ۱

Marfat.com

اور ہمارے احباب و امداد کے اعمال وزن کئے جاتے ہیں۔

۹۔ جب حضورؐ معراج کو تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان پر اپنی قدرت کے عجائب اور کرشمے دکھلائے۔ تو آپ نے واپسی پر تمام عجائب لوگوں کے سامنے بیان فرمائے۔ اہل مکہ میں سے بعض نے تصدیق کی اور بعض نے تکذیب۔ اسی اثناء میں آسمان سے ایک ستارہ ٹوٹ پڑا۔ حضور نے فرمایا۔ یہ ستارہ جس شخص کے گھر میں گرے گا۔ وہ میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا۔ بعد ازیں معلوم ہوا کہ وہ حضرت علی کے گھر میں واقع ہوا ہے تو اس وقت اہل مکہ نے کہا۔ "ضلّ محمّد وغوىٰ وھوىٰ اھلِ بیتہٖ ومال الی ابنِ عَمّہٖ" (معاذاللہ)

تو اس مقام پر قرآن کی آیت نازل ہوئی

والنجم اذا ھوىٰ الخ [1]

۱۰۔ خلقتُ انا وعلی من نورٍ وکُنا علیٰ یمین العرشِ [2]

یعنی میں اور علی نور سے پیدا ہوئے ہیں جب کہ عرش کے دائیں طرف تھے۔

۱۱۔ من مات فی قلبہٖ بُغض جو شخص اس حالت میں فوت ہوا

---

[1] الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ ص ۳۹۶ والمنتقیٰ من منہاج السنۃ ص ۲۲

[2] الفوائد المجموعہ ص ۳۴۲

Marfat.com

لعلی ابن ابی طالب فلیمت یھودیاً او نصرانیاً" کہ اس کے دل میں حضرت علی کا بغض تھا۔ گویا کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا[1]

شیعہ نے حضرت فاطمہؓ کی فضیلت میں مندرجہ ذیل حدیث وضع کی

۱۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کے لیئے تشریف لے گئے تو جبریل آپ کے لیئے جنت سے ایک ہی زنبیل کا نام) لائے اسے آپ نے کھا لیا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ امید سے ہوئیں تو حضرت فاطمہ پیدا ہوئیں۔ چنانچہ جب آپ جنت کی خوشبو سونگھنا چاہتے تو حضرت فاطمہؓ کو سونگھ لیتے[2]

یاد رہے اس حدیث پر من گھڑت ہونے کے آثار نمایاں ہیں حضرت فاطمہ واقعہ معراج سے قبل پیدا ہوئی تھیں بلکہ علمائے سیرت وطبقات نے بالتصریح لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ نبوت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئی تھیں۔ اور معراج کے وقت ان کی عمر تقریباً ۱۷ سال تھی۔[3]

اسی طرح حضرت خدیجہ نماز فرض ہونے سے قبل فوت ہو چکی تھیں اور نماز بالاجماع شب معراج میں فرض ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ

---

[1] الفوائد المجموعہ ص ۳۷۲ [2] السنۃ ومکانتھا (اردو ترجمہ) ص ۱۲۱
[3] ملفوظات ابن الجوزی صفحہ ۱۳۱ ج ۲

حضرت خدیجہ واقعہ معراج سے قبل فوت ہو گئی تھیں، شیعہ نے جس طرح حضرت علیؓ و اہل بیت کے فضائل و مناقب کے بارے میں حدیثیں وضع کی تھیں۔ اسی طرح صحابہ خصوصاً صحابہ کبار و شیخین رجناب ابوبکرؓ و عمرؓ کے معائب و مثالب پر مشتمل حدیثوں کے وضع کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔

چنانچہ مشہور شیعہ عالم ابن ابی الحدید رقمطراز ہیں۔

فاما الامور الشنيعة المستهجنة التي تذكرها الشيعة من ارسال قنفذ الى بيت فاطمة وان عمر ضغطها بين الباب والجدار وجعل في عنق علي حبلاً يقاد به فكله لا اصل له عند اصحابنا ولا يثبته احد منهم ولا رواه اهل الحديث ولا يعرفونه وانما هو شيء تنفرد الشيعة بنقله

شیعہ حضرات جن ناپسندیدہ اور گھناؤنے امور کا ذکر کرتے ہیں ما- ہمارے اصحاب شیعہ کے نزدیک ان کی کوئی اصل و اساس نہیں نہ تو محدثین نے ان کو روایت کیا ہے اور نہ ان کو پہچانتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کے نقل کرنے میں شیعہ حضرات منفرد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مندرجہ ذیل واقعات بے بنیاد ہیں

۱:- صحابہ نے حضرت فاطمہ کے گھر میں ایک جنگلی چوہا چھوڑ دیا تھا۔

۲- حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو چابک سے مارا تھا۔ اور آپ

ما: شرح نہج البلاغہ ص ۱۵۸:

کے بازو پر اس طرح نشان پڑ گیا تھا۔ جیسے بازو پر بازو بند باندھ رکھا ہو۔

۳۔ حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو دروازہ اور دیوار کے درمیان زور سے دبایا تھا اور آپ ابا ابا پکارنے لگیں۔

۴۔ حضرت عمرؓ نے جناب علیؓ کے گلے میں رسی ڈال کر کھینچا تھا۔ حضرت فاطمہ پیچھے پیچھے چلا رہی تھی اور حضرت حسن و حسین رو رہے تھے ؎۱

" حضرت معاویہؓ اور عمرو بن العاص کی مذمت میں شیعہ نے مندرجہ ذیل حدیثیں وضع کیں۔

۱۔ جب معاویہؓ کو میرے منبر پر دیکھو تو اسے قتل کردو

۲:۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ۔ معاویہؓ اور عمرو بن العاص کو فتنہ میں سرنگوں کر اور دونوں کو جہنم میں دھکیل دے العیاذ باللہ

اس طرح شیعہ نے اپنے جذبات و احساسات کے پیش نظر حدیثیں گھڑنے میں حد درجہ مبالغہ سے کام لیا۔ علامہ خلیلی اپنی کتاب " الارشاد" میں رقمطراز ہیں۔

روافض نے حضرت علی اور اہل بیت کے فضائل میں تین لاکھ حدیثیں وضع کیں۔ اگرچہ مذکورہ صد قول مبالغہ سے خالی نہیں تاہم یہ اس حقیقت

؎۱ ایضاح ا ص ۱۳۵۔ السنتہ و مکانتہا اردو ترجمہ ص ۱۳۲

کا آئینہ دار ہے کہ شیعہ نے بکثرت حدیثیں وضع کیں۔ ایک مسلمان جب شیعہ کی اس عظیم عبارت پر نگاہ ڈالتا ہے۔ تو ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ تاہم غور کرنے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ شیعہ کی اس عبارت کی وجہ یہ تھی کہ وہ فارسی الاصل تھے۔ انہوں نے اسلام کے شیرازہ کو درہم برہم کرنے کے لئے تشیّع کا لبادہ اوڑھ لیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بظاہر اسلام کے دائرہ میں آگئے تھے۔ مگر اپنے وطنی و آبائی مذاہب کے اثرات کو قلب و ذہن سے نکال باہر کرنا ان کے بس کا روگ نہ تھا۔ وہ بدستور بُت پرستانہ ذہنیت میں گرفتار تھے۔ اور رسول کریم پر جھوٹ باندھنا ان کے نزدیک کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اس سے ان کے دلوں میں پوشیدہ جذبات کو تسکین ملتی تھی۔ بچوں اور نادانوں کا یہی حال ہے کہ وہ خوشی و ناخوشی کا اظہار اسی طرز و انداز میں کرتے ہیں

یاد رہے اہل سنت میں سے کچھ جہلا ایسے بھی تھے جنہوں نے شیعہ کی من گھڑت احادیث سے گھبرا کر ترکی بترکی جواب دینے کی کوشش کی۔ اور شیعہ کی تقلید میں وضع حدیث کا بیڑا اٹھایا اگرچہ ایسی احادیث کا دائرہ شیعہ کی نسبت محدود تر ہے۔ نمونہ کے طور پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ما فی الجنۃ شجرۃ الا مکتوبٌ	جنت کے ہر درخت کے پتوں
علیٰ کل ورقۃ منھا لا الٰہ الا	پر کلمہ طیبہ اور حضرت ابوبکر و عمر

Marfat.com

اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق و عمر الفاروق و عثمان ذو النورین [1] و عثمان رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی مندرج ہیں

۲- الامناء عند اللّٰہ ثلاثۃ: انا و جبریل و معاویۃ [2] امانت دار تین ہیں یعنی (نبی کریم) جبریل اور معاویہ

۳- ایک دفعہ جنت میں معاویہ رضی اللّٰہ عنہ مجھے دکھائی نہ آئیں گے۔ اور بڑی دیر سے آئیں گے۔ تو میں پوچھوں گا۔ معاویہ کہاں سے آتے ہو؟ وہ کہیں گے میں اللّٰہ تعالےٰ سے سرگوشی کرنے میں مشغول تھا آپ فرمائیں گے دنیا میں آپ کی جو توہین کی گئی تھی یہ اس کا صلہ ہے [3]

۴- اِنَّ فِی السَّمَاءِ الدنیا ثمانین الف ملک یستغفرون اللّٰہ لمن احبَّ ابا بکرٍ و عُمَر و فی السماء الثانیۃ ثمانون الف ملک یلعنون من اَبغَضَ ابا بکرٍ و عمر رض [4] دنیا کے آسمان میں ۸۰ ہزار ایسے فرشتے ہیں جو ان لوگوں کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جن کو ابوبکر اور عمر سے محبت ہے اور دوسرے آسمان میں ۸۰ ہزار ایسے ہیں جو ان لوگوں پر لعنت بھیجتے ہیں جو ابوبکر اور عمر رض سے بغض رکھتے ہیں ان احادیث کے علاوہ کئی اور احادیث کتب موضوعات میں ملتی ہیں. لیکن ہم اختصاراً انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ کچھ ایسے بھی وضاع تھے جنہوں نے خلفائے اربعہ کے

---

[1] الفوائد المجموعۃ ص ۳۳۸ [2] تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ ص ۴ و نحوہٗ فی ص ۶ ج ۲
[3] السنۃ و مکانتہا (اردو ترجمہ) ص ۱۳۳ [4] الفوائد المجموعۃ ص ۳۳۸

بارے میں احادیث وضع کیں۔ اور یہ لوگ خلفائے اربعہ کو مساوی ہی سمجھتے تھے۔ کسی ایک کے بارے تنقیص برداشت نہ کرتے لہذا انہوں نے مذکورہ پہلے دو گروہوں کے مقابلہ میں وضع احادیث کا بیڑا اٹھایا۔

مثال کے طور پر چند احادیث نقل کی جاتی ہیں

۱۔ من شتم الصدّیق فانہ زندیق ومن شتم عمرؓ فماواہ سقر و من شتم عثمان فخصمہ الرحمان و من شتم علیاً فخصمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۱	جس شخص نے ابوبکرؓ کو برا بھلا کہا۔ وہ یقیناً زندیق ہے اور جس شخص نے عمرؓ کو گالی دینے کا ارتکاب کیا اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

اور جو شخص عثمانؓ کو گالی دے گا قیامت کے دن اس سے خدا جھگڑا کرے گا اور جو علی کو برا کہے گا اس سے نبی علیہ السلام قیامت کے دن جھگڑا کریں گے۔

۲۔ ینادی منادٍ یوم القیامۃ من تحت العرشِ این اصحابُ محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ فیوتی بابی بکرٍ وعمرو عثمان وعلیٍّ رضی اللہ عنہم	قیامت کے دن منادی پکارے گا کہ محمدؐ کے ساتھی کہاں ہیں تو ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ کو لایا جائے گا۔ ۲

---

۱ الفوائد المجموعہ ص ۳۳۹ ۲ ایضاً ص ۳۸۴

Marfat.com

۳- ابوبکر وزیری والقائم فی امتی من بعدی وعمر حبیبی ینطق علی لسانی وانا من عثمان وعثمان منی وعلی اخی وصاحب لوائی ؎۱

حضرت ابوبکر میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت میں میرے قائم مقام ہوں گے۔ عمرؓ میرے محبوب ہیں جو میری زبان کے مطابق چلتے ہیں۔ میں عثمانؓ سے ہوں اور عثمان مجھ سے ہے۔ علی میرا بھائی ہے اور صاحب لوا ہے

ان کے علاوہ کثیر التعداد ایسی موضوعات احادیث کتب موضوعات میں موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کا ہاتھ بھی وضع حدیث میں کافی حد تک دراز ہو چکا تھا۔

عباسی خلفاء کے حامیوں نے یوں کیا کہ وصیت علیؓ کی من گھڑت حدیث کے مقابلہ میں حضرت عباس کی وصیت پر مشتمل مندرجہ ذیل حدیث وضع کر ڈالی

؎۱ کہ حضرت عباس میرے وصی اور وارث ہیں۔

۴- آپ نے حضرت عباس کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جب ۱۳۵ ہجری کا سال آئے گا تو وہ تیرے لئے اور تیری اولاد سفاح، منصور و مہدی کے لیے ہو گا ؎۲

؎۱ الفوائد المجموعہ ص ۳۸۶ ؎۲ السنۃ ومکانتھا (اردو ترجمہ) ص ۱۳۳

۲ خوارج اور وضع حدیث :۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ جملہ فرقہ ہائے اسلامی میں خوارج سب سے کم جھوٹ بولنے والے تھے۔ یہ وہ فرقہ ہے جس نے حضرت علیؓ کے تحکیم کو قبول کرنے کے بعد ان کے خلاف بغاوت کردی تھی۔ خوارج کے قلیل الکذب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کبائر کے مرتکب اور بقول بعض گناہوں کا ارتکاب کرنے والے کو کافر قرار دیتے تھے۔ ۱؎

خوارج کذب و فسق کو کسی حالت میں بھی حلال نہیں سمجھتے تھے وہ بے حد متقی ہوا کرتے تھے۔ تاہم ان کے بعض اکابر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دروغ گوئی سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ایک خارجی شیخ سے منقول ہے کہ اس نے کہا

اِنَّ ھٰذِہِ الاحادیث دین،	حدیثیں دین کا اہم جز ہیں ذرا
فانظروا عمّن تاخذون دینکم	غور کیجیے کہ تم کس سے دین اخذ
فانّا کنّا اذا ھوینا امرًا	کر رہے ہو۔ ہم جب کسی چیز
صیّرناہ حدیثاً ۲؎	کو پسند کرتے تو اس کے بارے
	میں حدیث وضع کر لیتے

۱؎ الفرق بین الفرق ص ۴۵ ۲؎ مقدمہ کتاب الموضوعات ابن الجوزی واللآلی المصنوعۃ للسیوطی ج ۲ ص ۴۶۸ والجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع

Marfat.com

عبدالرحمان بن مہدی فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل حدیث خوارج اور زنادقہ نے وضع کی تھی۔

اذا اتاکم عنی حدیث فاعرضوہ	جب مجھ سے کوئی حدیث پہنچے
علیٰ کتاب اللہ فان وافق	اور وہ کتاب اللہ کے مطابق
کتاب اللہ فانا قلتہ [1]	ہو تو وہ میری ہی بیان کردہ

ہے۔

صاحب السنۃ ومکانتہا فرماتے ہیں کہ قدیم وجدید مصنفین اسی طرح لکھتے آتے ہیں

مگر تلاشِ بسیار کے باوصف مجھے ایک حدیث بھی ایسی نہیں ملی جس کو خوارج نے وضع کیا ہو۔ اسی طرح موضوعات پر مشتمل کتب میں مجھے ایک خارجی کا نام بھی نہیں ملا جسے کذاب اور وضاع قرار دیا گیا ہو۔ قبل ازیں جس خارجی شیخ کا ذکر کیا گیا ہے مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون تھا

حماد بن سلمہ نے ایک رافضی شیخ سے اس قسم کی جو روایت بیان کی ہے وہ قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس لئے اس روایت کی نسبت خارجی شیخ کی جانب درست معلوم نہیں ہوتی خصوصاً جب کہ ہمیں ایک

---

[1] السنۃ ومکانتہا (اردو ترجمہ)
السنۃ قبل التدوین ص ۲۰۵

حدیث بھی ایسی نہیں ملی جو خوارج کی ساختہ ہو

باقی رہا عبدالرحمان بن مہدی کا سابق الذکر قول کہ مذکورہ حدیث زنادقہ و خوارج کی وضع کردہ ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس قول کی نسبت موصوف کی جانب کس حد تک درست ہے؟

میرے خیال میں یہ ایک قول بلا دلیل ہے۔ اس میں یہ مذکور نہیں کہ یہ حدیث کس نے اور کب وضع کی؟ نیز یہ امر ہمارے لئے مزید شک و شبہ کا باعث ہے کہ اس حدیث کی نسبت خوارج اور زنادقہ دونوں کی طرف کی گئی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ خوارج و زنادقہ دونوں اس کے وضع کرنے پر کیونکر متفق ہو گئے۔؟

نیز یہ کہ آیا بیک وقت دونوں فرقوں نے یہ حدیث وضع کی یا ایک نے پہلے اور دوسرے نے بعد میں؟

مزید براں عبدالرحمان بن مہدی کے علاوہ دوسرے علماء نے صرف زنادقہ کو اس حدیث کا واضع قرار دیا ہے

عون المعبود میں ہے۔

بعض رواۃ حدیث نے جو یہ حدیث پیش کی ہے کہ:

جب تمہارے پاس کوئی حدیث پہنچے تو اس کو کتاب اللہ پر جانچ کر دیکھو۔ اگر اس کے موافق ہو تو اسے لے لو

تو یہ ایک بے بنیاد روایت ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ زکریا ساجی

Marfat.com

یحیٰی بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا
یہ حدیث زنادقہ کی وضع کردہ ہے "۔ ۱
مشہور محدث محمد طاہر پٹنی امام خطابی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حدیث زنادقہ کی ساختہ ہے ۔ ۲

آمدم برسرِ مطلب ۔ "سعی بسیار کے باوجود مجھے تا ہنوز کوئی ایسی دلیل نہ مل سکی جس سے خوارج کا واضع حدیث ہونا ثابت ہو اس کے برعکس علمی دلائل سے اسکی نفی ہوتی ہے ۔

ہم قبل ازیں بیان کرچکے ہیں کہ خوارج کبائر یا مطلق گناہوں کے مرتکب کو علی اختلاف الروایات کافر قرار دیتے تھے ۔ اس میں شبہ نہیں کہ دروغ گوئی علی الاطلاق ایک کبیرہ گناہ ہے ۔ جب دروغ بافی کرنے والا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو کذب کی آماجگاہ بنائے تو اس کے کفر میں کیا شبہ باقی رہ جاتا ہے ۔

مشہور نحوی المبرد لکھتے ہیں ۔
خوارج کے تمام فرقے جھوٹ اور گناہ کا ارتکاب کرنیوالوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں ۔ ۳

جمہور خوارج خالص عربی الاصل تھے ۔ ان میں درمیانہ درجہ کے

---

۱ عون المعبود ج ۴ ص ۳۲۹ ۔ ۲ تذکرۃ الموضوعات از محمد طاہر پٹنی ص ۲۸

۳ الکامل للمبرد ج ۲ ص ۱۹

بھی ایسے لوگ نہ تھے جو شیعہ کی طرح زنادقہ و شعوبیہ سے سازباز رکھتے اور ان کی دسیسہ کاریوں کو قبول کر لیتے۔

وہ بڑے عابد۔ شب زندہ دار، نہایت بہادر، بے باک۔ صاف گو اور شیعہ کی طرح تقلید سے کام لینے والے نہ تھے۔

ظاہر ہے کہ ان صفات کی خوگر قوم، دروغ گو نہیں ہو سکتی۔ اگر خوارج رسول کریمؐ پر جھوٹ باندھنے کو حلال سمجھتے ہوتے۔ تو خلفاء و امراء پر افتراء پردازی کرنے سے انہیں کیا چیز روک سکتی تھی؟ مگر تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے زیاد اور حجاج جیسے سرکش لوگوں کے خلاف بھی کبھی دروغ گوئی سے کام نہیں لیا۔ اس کے برعکس وہ خلفاء و حکام کے سامنے ہمیشہ سچ کہتے اور کبھی اخفائے حق کا ارتکاب نہ کرتے

اب سوال یہ ہے کہ پھر انہیں دروغ گوئی کی کیا ضرورت تھی۔ ہم بار دیگر عرض کریں گے کہ خوارج کو وضاع حدیث ثابت کرنے کے لئے کسی ٹھوس دلیل کی ضرورت ہے جو ہمیں آج تک نہیں ملی ہاں اس کے برعکس امام ابوداؤد فرماتے ہیں۔

لیس فی اصحاب الاھواء اصحّ حدیثاً من الخوارج ۔ [1]

یعنی گمراہ فرقوں میں خوارج سے زیادہ صحیح حدیثیں روایت کرنے

---

[1] الکفایہ ص ۱۳۰

والا کوئی فرقہ نہیں

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں

"گمراہ فرقوں میں سے خوارج سے زیادہ سچا اور مبنی بر عدل و انصاف کوئی فرقہ نہیں۔ نیز فرماتے ہیں۔

خوارج دانستہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ ان کی راست گفتاری ضرب المثل ہے۔

"کہا جاتا ہے کہ خوارج کی روایت کردہ حدیث" اصح الحدیث ہوتی ہے۔ ؎۱

۳۔ زنادقہ اور وضع حدیث: وضع احادیث کے اسباب و وجوہ میں سے ایک وجہ نظریہ زندقہ ہے۔

یہ حقیقت محتاج بیان نہیں۔ کہ اسلامی حکومتوں نے بہت سی حکومتوں اور قوموں کے تخت و تاج ثروت و امارت اور بلند بانگ دعاوی کو خاک میں ملا دیا تھا۔ ان اقوام کی دولت و ثروت کا سنگ بنیاد دوسری قوموں کی نکری اور معاشرتی تفضیل اور ان کو جذبات و خواہشات کے سامنے سرنگوں کر دینے پر نصب کیا گیا تھا۔ یہ حرص و ہوا کی بیماری قومیں دوسروں کو اپنے دام تزویر میں پھنسائیں اور اپنی حکومت و سلطنت کے دائرہ کو آگے بڑھانے اور پھیلانے کے لئے ان کو لڑائی کی آگ میں جھونک دیا کرتی تھیں

؎۱ منہاج السنۃ ج ۳ ص ۳۱

لوگوں نے بچشم خود دیکھا ۔ کہ دین اسلام کے سایہ تلے آکر فرد کو عزت ملتی ہے ۔ اس کے مذہب و عقیدہ کو بنظر اکرام دیکھا جاتا ہے ۔ عقل کو آزادی نصیب ہوتی ہے ۔ اوہام واباطیل اپنی موت مر جاتے ہیں ۔ اور دجل و فریب کا خاتمہ ہو جاتا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ جوق در جوق مشرف باسلام ہونے لگے ۔ اسلام کی بے پناہ عسکری و سیاسی قوت نے ان اقوام کے امراء و زعماء کے قلب و دماغ میں اس امید کی کوئی کرن باقی نہ رہنے دی ۔ کہ ان کی عظمت و شوکت رفتہ پھر بھی کسی وقت سنبھالا لے سکتی ہے ۔

جب اسلام سے انتقام لینے کے سب راستے مسدود ہو گئے ۔ تو انہوں نے سوچا کہ اب ہمارے لیئے اور کوئی چارۂ کار باقی نہیں کہ اسلام کے عقائد کو بگاڑیں ۔ اس کے محاسن کو نقائص و معائب کی صورت میں پیش کریں اور اس کے اتباع و احباب کی صفوں میں انتشار پیدا کریں ۔

چنانچہ انہوں نے اس میدان میں اپنی مساعی تیز تر کر دیں ۔ کبھی تشیع کے پردہ میں اسلام پر حملہ آور ہوتے اور کبھی زہد و تصوف اور فلسفہ و حکمت کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بیخ کنی کرنا چاہی یہ یہ سب جدوجہد اور تمام حربے اس لیئے استعمال کیئے جا رہے تھے کہ اسلام کا قصر عالی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے استوار ہوا تھا ۔ اس کو منہدم کر دیں ۔ مگر ان مساعی باطلہ کے

Marfat.com

علی الرغم خدا کے علم میں مقدر ہو چکا تھا کہ یہ قصر رفیع تا ابد تاباں و درخشاں رہے۔ حوادثِ روزگار اس سے ٹکرا کر پاش پاش ہوتے رہیں اور اس کو گزند نہ پہنچا سکیں۔ جو بدکردار لوگ اس کی تخریب کے درپے ہیں وہ اپنے کیے پر نادم ہوں گے۔ اور ان کی سب کاوشیں انہی کے حق میں ضرر رساں ثابت ہوں گی۔

زنادقہ نے دینِ حنیف میں بگاڑ پیدا کرنے، عقلاً اور مہذب طبقہ کی نگاہ میں اس کی وقعت کو گرانے اور عوام کے عقائد کو انتہائی پست اور مضحکہ خیز سطح پر لانے کے لیے کافی حد تک وضع حدیث سے کام لیا۔ کیونکہ ان میں ایسے ایسے زندیق بھی تھے جنہوں نے چار چار ہزار احادیث وضع کر کے حضور کی مقدس ذات کی طرف منسوب کی ہیں۔ ان زنادقہ میں سے سب سے بڑا کذّاب اور وضّاع عبدالکریم بن ابی العوجاء ہے جس کو وضع حدیث کی وجہ سے گرفتار کر کے محمد بن سلیمان بن علی کے پاس لایا گیا۔ اور جب اس کو اپنے متعلق یقین ہو گیا۔ کہ میری گردن اڑا دی جائے گی تو اس نے وضع احادیث کا اقرار کرتے ہوئے کہا:۔ واللہ لقد وضعت فیکم اربعۃ آلاف حدیث احرم فیھا الحلال واحلّ فیھا الحرام

"خدا میں نے حلال وحرم کے باب میں چار ہزار احادیث وضع کی ہیں" ملہ

ملہ موضوعات ابن الجوزی ج ۱ ص ۳۷ و ... ص ۱۱
واللآلی المصنوعۃ ...

خلیفہ مہدی فرماتے ہیں۔

اقرّ عندی رجل من الزنادقة انہ وضع اربع مأتہ حدیث فھی تجول فی ایدی الناس

کہ میرے سامنے ایک زندیق نے چارسو احادیث وضع کرنے کا اقرار کیا جو لوگوں میں گردش کر رہی ہیں ؎۱

اور حماد بن زید فرماتے ہیں۔ وضعتِ الزنادقة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنی عشر الف حدیث و بثوھا فی الناس

زنادقہ نے ۱۲ ہزار احادیث اپنی طرف سے حضور کی طرف منسوب کی ہیں۔ اور لوگوں میں ان کو پھیلا یا ہے۔ ؎۲

اور ایک دوسری روایت کے مطابق بیان فرماتے ہیں ؎۳

وضعتِ الزنادقة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعة عشر الف حدیث

"۱۴ ہزار احادیث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف زنادقہ نے اپنی طرف سے منسوب کی ہیں۔ مذکورہ بالا بیان سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ زنادقہ کا وضع حدیث میں کس قدر زیادہ حصہ ہے ذیل میں ان کی وضع کردہ احادیث میں سے چند ایک بطور نمونہ

؎۱ مقدمہ ابن الجوزی ص ۳۸، لکفایہ ص ۴۳۱ واللآلی المصنوعہ ص ۲۴۸ ج ۲

؎۲ مقدمہ التمہید لابن عبد البر ص ۱۲ والکفایہ ص ۴۳۱ ؎۳ مقدمہ ابن الجوزی ج ۱ ص ۳۸

اللآلی المصنوعہ ج ۲ ص ۲۴۸، تدریب الراوی ص ۱۸۶ وتوضیح الافکار ص ۲۵ ج ۲

ملاحظہ فرمائیں

ا۔ ہمارا رب عرفہ کی شب ایک خاکستری رنگ کے اونٹ پر سوار ہو کر اترتا ہے۔ سواروں سے مصافحہ کرتا ہے اور پیدل چلنے والوں سے معانقہ کرتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو اپنے سینہ اور بازوں کے بالوں سے پیدا کیا۔

۳۔ میں نے اپنے رب کو بے حجاب دیکھا۔ اس کے سر پر موتیوں کا ایک تاج تھا۔

۴۔ اللہ تعالےٰ کو آشوب چشم عارضہ لاحق ہوا اور فرشتوں نے اس کی بیمار پرسی کی

۵ اللہ تعالےٰ نے جب اپنے آپ کو پیدا کرنا چاہا تو گھوڑے کو پیدا کیا اور اُسے دوڑایا جب اُسے پسینہ آ گیا تو اس سے اپنے آپ کو پیدا کیا (العیاذ باللہ)

۶۔ جب اللہ تعالےٰ نے حروف کو پیدا کیا تو "ب" سجدہ ریز ہو گئی اور "ا" کھڑا رہا۔

۷۔ خوبصورت چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۸۔ بینگن ہر مرض کی دوا ہے۔ [1]

---

[1] تنزیہ الشرعیہ المرفوعہ ج ا ص ۱۳۴ قبول الاخبار ص ۱۴ السنتہ مکانتھا (اردو ترجمہ)

علیٰ ہذا القیاس ۔ زنادقہ نے عقائد و اخلاق حلال و حرام اور طب سے متعلق ہزاروں احادیث وضع کر ڈالیں

بعض عباسی خلفائ نے جب اپنے دور خلافت میں زنادقہ سے سیاسی خطرہ محسوس کیا تو ان کو قتل کرنے اور ان کا شیرازہ منتشر کرنے لگے ۔ خلیفہ مہدی نے زنادقہ کی تادیب و تعذیب میں سرگرمی سے حصہ لیا ۔ اور اس مقصد کے لئے ایک خاص محکمہ قائم کیا ۔ مہدی نے زنادقہ کی کمین گاہوں کا پتہ چلایا اور ان کے علماء، شعراء اور ادباء کو گرفتار کر لیا ۔

صاحب السنتہ ومکانتھا فرماتے ہیں کہ زنادقہ میں سے تین بڑے مشہور وضاع تھے

۱۔ عبدالکریم بن ابی العوجاء ۔

اس کو محمد بن سلیمان بن علی امیر بصرہ نے قتل کیا

۲۔ بیان بن سمعان مہدی

اس کو خالد بن عبداللہ قسری نے قتل کیا

۳۔ محمد بن سعید مصلوب

اس کو ابو جعفر منصور نے قتل کیا [۱]

۴۔ **مختلف قسم کے تعصبات :۔** وضع حدیث کی ایک وجہ

---

[۱] مقدمہ ابن الجوزی ج ۱

Marfat.com

اقوام و قبائل زبان و وطن اور کسی ایک امام کی جانب رجحان و میلان اور جذبہ داری بھی تھی مثلاً شعوبیہ (جو عربوں کا مخالف تھا) نے یہ حدیث وضع کی۔

ان کلام الذین حول العرش بالفارسیۃ وان اللہ اذا اوحی امراً فیہ لین اوحاہ بالفارسیۃ واذا اوحی امراً فیہ شدۃ اوحاہ بالعربیۃ	جب اللہ تعالٰی ناراض ہوتا ہے تو عربی میں وحی بھیجتا ہے اور جب خوش ہوتا ہے تو فارسی میں ۱

عربوں نے اس کے خلاف جوابی کارروائی یوں کی

ابغض الکلام الی اللہ الفارسیۃ وکلام الشیاطین الخوزیہ وکلام اھل النار البخاریہ وکلام اھل الجنۃ العربیۃ	مبغوض ترین اللہ کے ہاں کلام فارسی ہے اور شیاطین کی کلام خوزیہ اور اہل النار کی زبان بخاریہ ہے۔ جنت والوں کی زبان عربی ہے ۲

اسی طرح امام ابو حنیفہ کے حامیوں نے ان کی مدح و ستائش اور امام شافعی کی مخالفت میں مندرجہ ذیل موضوع حدیثیں روایت کیں

یکون فی امتی رجل یقال لہ محمد بن ادریس اضر علی امتی من	میری امت میں ایک شخص ابو حنیفہ نامی پیدا ہوگا جو میری امت کا

۱ تنزیہ الشریعہ صفحہ ۱۳۶ ج ۱ ۲ ایضاً صفحہ ۱۳۷ ج ۱

ابلیس ویکون فی امتی رجل یقال لہ ابوحنیفۃ ھو سراج امتی ما | چراغ ہو گا نیز میری امت میں ایک شخص پیدا ہو گا جسے محمد بن ادریس کہا جائے گا وہ میری امت کے حق میں ابلیس سے بھی زیادہ ضرر رساں ہو گا۔ (العیاذ باللہ)

اسی طرح بعض لوگوں نے دیار و بلاد اقوام و قبائل اور ازمنہ و امکنہ کی فضیلت کے بارے میں حدیثیں وضع کیں۔ ایک حدیث بلاد کے فضائل کے بارے ملاحظہ فرمایئے

اربع مدائن من مدن الجنۃ فی الدنیا مکۃ والمدینۃ و بیت المقدس و دمشق | جنت کے شہروں میں سے دنیا میں چار شہر ہیں۔ مکہ و مدینہ۔ بیت المقدس اور دمشق ؎۲

اللہ تعالے علماء پر ہزار ہا برکات نازل فرماتے جنہوں نے اس قسم کی موضوعات کو بیان کر کے ان سے پردہ اٹھایا۔ اور احادیث صحیحہ و سقیمہ کو ممیز و ممتاز کر دیا

۵ قصص و وعظ :

وعظ گوئی کی مسند پر پیشہ ور افسانہ گو قسم کے لوگوں نے قبضہ کر رکھا تھا۔ جن میں تمام کو بھی خوفِ خدا موجود نہ تھا۔ ان کا مطمح نظر اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ مجلسِ وعظ میں لوگوں کو رولایا اور ہنسایا جائے

؎۱ تنزیہ الشریعہ ص۳۰، ج ۲ ؎۲ ایضاً ص ۱۸۴ ج ۲

لوگ جھومنے لگیں اور واہ واہ کے نعرے لگنے جائیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ جھوٹے قصے گھڑتے اور ان کو نبی کریم صلعم کی جانب منسوب کر دیتے

مشہور محدث ابن قتیبہ نے جہاں حدیث نبوی میں فساد پیدا ہونے کے وجوہ و اسباب بیان کئے ہیں۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ وضع حدیث کا دوسرا سبب افسانہ گو قسم کے لوگ تھے وہ عوام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتے۔ اس مقصد کی تکمیل میں جو جھوٹی اور منکر حدیثیں ان کو یاد ہوتیں۔ لوگوں میں ان کو خوب پھیلاتے۔ عوام الناس کی یہ عادت ہے کہ جب تک ان کو عجیب و غریب خارج از عقل اور دل میں سوز و گداز پیدا کرنے والی حدیثیں سنائی جاتی رہیں۔ وہ جم کر بیٹھے رہتے ہیں جب جنت کا ذکر کرتے تو یوں کہتے

اہل جنت کو رہنے کے لئے سفید موتی کا ایک محل ملے گا جس میں ستر ہزار کمرے ہوں گے۔ ہر کمرہ میں ستر کنبہ ہوں گے۔ جنتی شخص ان تمام کمروں پر ہمیشہ قابض رہے گا اور کبھی ان سے نکالا نہ جائے گا ؎۱

اس قسم کی ایک حدیث یہ بھی ہے۔

؎۱ تاویل مختلف الحدیث ص ۳۵۷

جو شخص "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لفظ سے ایک پرندہ پیدا کرتا ہے جس کی چونچ سونے کی اور پر مرجان کے ہوتے ہیں

یہ عجیب بات ہے کہ یہ واعظ اور افسانہ گو قسم کے لوگ دروغ گوئی میں نہایت بے باک ہوا کرتے اور شرم و حیا سے انہیں کوئی علاقہ نہ تھا۔

ایک دفعہ امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ نے جامع رصافہ میں نماز ادا کی ایک واعظ ان کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا " مجھے احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ نے حدیث سنائی ان دونوں نے عبدالرزاق سے اس نے قتادہ سے اور اس نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ نبی کریمؐ نے فرمایا " پھر اس نے سابق الذکر حدیث اس طوالت سے بیان کی کہ بیس صفحات اس سے پر ہو سکتے ہیں۔

یہ سنکر امام احمد اور یحییٰ بن معینؒ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور پوچھنے لگے کہ کیا آپ نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ دونوں نے کہا کہ یہ حدیث تو میں نے ابھی سنی ہے جب واعظ فارغ ہوا تو یحییٰ بن معین نے اشارہ کیا۔ واعظ سمجھا کہ ہدیہ پیش کرنا چاہتے ہیں فوراً حاضر ہوا۔ یحییٰ نے کہا " یہ حدیث آپ کو کس نے سنائی؟ واعظ نے کہا احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معین نے۔ یحییٰ نے کہا میرا نام یحییٰ ہے اور یہ احمد بن حنبل ہیں۔ ہم نے یہ حدیث آج تک نہیں سنی۔ اگر تم نے جھوٹ ہی باندھنا تھا تو کسی اور پر باندھتے۔

واعظ نے کہا میں آج تک سنتا رہا کہ یحییٰ بن معین احمق ہے۔ اب دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یحییٰ نے کہا یہ کیسے معلوم ہوا؟ واعظ نے کہا کیا تمہارے سوا دنیا میں دوسرا کوئی احمد اور یحییٰ نہیں ہے؟ میں نے سترہ ایسے آدمیوں سے روایت کی ہے جن کا نام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین تھا۔[1]

---

[1] الباعث الحثیث ص ۹۳-۹۴۔ الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۱۴۹ و تمییز المرفوع من الموضوع ص ۱۶ و توضیح الافکار ص ۷۶، ۷۷ ج ۲

یہ امر بھی افسوسناک ہے کہ یہ واعظ اور قصہ گو جہالت اور بے باکانہ دروغ گوئی کے باوصف عوام کے یہاں نہایت مقبول تھے علماء کو ان کی مخالفت کے نتیجے میں لاتعداد صعوبتیں اور مشکلات برداشت کرنا پڑیں۔

امام سیوطی اپنی کتاب تحذیر الخواص من اکاذیب القصاص " میں رقمطراز ہیں " بغداد میں ایک واعظ آیت عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہنے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ساتھ عرش پر بیٹھیں گے۔

مشہور مفسر ابن جریر طبری نے جب یہ بات سنی تو بہت ناراض ہوئے اور اپنے مکان کے دروازہ پر یہ الفاظ لکھ دیئے۔ کہ

سبحان من لیس لہ انیس ولا لہ علی عرشہ جلیس۔ خدا کی ذات پاک ہے جس کا کوئی ہم مجلس نہیں اور نہ ہی عرش پر اس کا کوئی ہمنشین ہے

عوام نے آپ کے گھر پر دھاوا بول دیا اور اتنے پتھر برسائے کہ گھر کا دروازہ پتھروں کے ڈھیر سے بند ہو گیا۔ [1]

۶۔ **فقہی و کلامی اختلافات**: فقہی و کلامی مذاہب کے بعض جاہل اور فاسق علم برداروں نے اپنے مذاہب کی تائید میں جھوٹی حدیثیں وضع کرنا شروع کیں اس ضمن میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ من رفع یدیہ فی الرکوع فلا — جو نماز میں رفع یدین کرے تو اس

---

[1] تحذیر الخواص من اکاذیب القصاص

فلا صلوٰۃ لہٗ ؎۱ | کی نماز نہیں ہوتی۔

۲- کل ما فی السموات والارض وما بینھما فھو مخلوق غیر اللہ والقرآن | زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ بھی ہے۔ قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ خدا کی مخلوق ہے۔

۳؎ وسیجی اقوام من امتی یقولون القرآن مخلوق فمن قالہ منھم فقد کفر باللہ العظیم وطلقت امراتہ من ساعتہ ؎۲ | میری امت میں ایسی قومیں بھی پیدا ہوں گی جو قرآن کو مخلوق کہیں گی۔ جس نے یہ بات کہی اس نے خدا کے ساتھ کفر کیا اور اس کی بیوی مطلقہ ہو گئی۔

۴- تین دفعہ کلی کرنا اور ناک میں پانی پڑھانا اس شخص پر فرض ہے جو جنابت سے ہو۔ ؎۳

۵- جبرئیل نے کعبہ کے نزدیک مجھے نماز پڑھائی تو اونچی آواز سے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ” پڑھی ؎۴

۶- محرز ابو رجاء جو پہلے قدریہ کا عقیدہ رکھتا تھا۔ توبہ کرنے کے بعد کہنے لگا۔

لا تروو ا عن احدٍ من اھل القدر اہل قدر سے کوئی ایک روایت

؎۱ تدریب الراوی ص ۱۸۱ والباعث الحثیث ص ۹۵

؎۲ تنزیہ الشریعۃ ص ۱۳۴ ج ۱ ؎۳ و؎۴ السنۃ ومکانتھا (اردو ترجمہ) ص ۴۲

شیئاً۔ بیان نہ کرو

اور کہنے لگا۔ اللہ کی قسم ہم وضع حدیث کے ساتھ لوگوں کو اپنے مذہب قدریہ میں داخل کرتے تھے۔ اور چار ہزار افراد کو میں نے اپنے مسلک قدریہ میں داخل کیا ہے ؎۱

۷۔ جہالت کے باوجود نیکی کی رغبت:

بہت سے عابد و زاہد اور صلحاء اجر و ثواب کی امید میں ترغیب و ترہیب سے متعلق احادیث وضع کیا کرتے تھے۔ وہ اس کو موجب تقرّب ربانی اور ایک عظیم دینی خدمت تصوّر کرتے تھے۔ جب علماء ان کے اس رویہ پر تنقید کرتے اور ان کو حضور کی یہ حدیث سناتے

مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(یعنی جس نے مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔)

تو تاویل کا دروازہ کھول دیتے اور کہتے ہم آپ پر جھوٹ نہیں باندھتے بلکہ آپ کے لیئے جھوٹ بولتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی اور تاویلات کا بھی سہارا لیتے جن کو ہم پہلے تفصیل سے ذکر کر آئے ہیں۔)

؎۱ الجرح والتعدیل ص۳۲ ج۱

یہ سب جہالت ۔ خواہش پرستی اور غفلت کی کرشمہ سازی تھی اس سلسلہ بیجا حدیثیں انہوں نے وضع کیں ۔ اس کی مثال وہ احادیث ہیں جو انہوں نے قرآن کریم کی ہر سورت کے فضائل میں وضع کر رکھی تھیں

چنانچہ مشہور وضاع نوح بن ابی مریم سے جب کہا گیا

مِنْ اَیْنَ لَکَ عن عکرمۃ عن	بواسطہ عکرمہ ابن عباس سے
ابن عباسٍ فی فضائلِ القُرآن	قرآن کی ہر سورت کے فضائل
سورۃ سورۃ ولیس عند	کہاں سے بیان کرتے ہیں
اصحاب عکرمۃ ھذا	جب کہ اصحاب عکرمہ میں سے کوئی دوسرا ان فضائل کو بیان نہیں کرتا

تو اس نے اعتراف کرتے ہوئے اس کی وجہ بیان کی ۔

کہ چونکہ لوگوں نے امام ابو حنیفہ کی فقہ اور ابن اسحاق کی مغازی میں منہمک ہو کر قرآن کو چھوڑ دیا تھا ۔ اس لیئے قرآن کا شوق و ذوق پیدا کرنے کے لیئے میں نے سورتوں کے فضائل میں حدیثیں وضع کیں اس قسم کے وضاعین میں سے خلیل کا غلام بھی تھا ۔

یہ بڑا زاہد و عابد اور تارک الدنیا تھا ، لوگ اسے قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے جب اس نے وفات پائی تو بغداد کے لوگوں نے اس کے سوگ میں دکانیں بند کر دیں ۔ اس کے باوصف اس نے اذکار و اوراد کے فضائل میں بکثرت احادیث وضع کی تھیں جب اس کی

وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا

وضعناها لنرقق بها قلوب العامة

کہ ہم نے عوام کے دلوں میں رقت پیدا کرنے کے لئے یہ حدیثیں وضع کی ہیں [1]

کتنا افسوسناک پہلو ہے کہ عوام کو ان کے تقوے، ورع، زہد اور خشیتِ الٰہی کے پیشِ نظر ان پر پورا اعتماد تھا۔ کہ یہ لوگ کذب بیانی اور دروغ گوئی سے کام نہیں لے سکتے۔ لیکن ہوا کیا۔ کہ انہوں نے وضع احادیث سے کام لے کر ایسے شنیع اور قبیح فعل کا ارتکاب کیا جس سے دین و اسلام کو کافی حد تک نقصان پہنچا۔ اور حقیقتاً ایسا گروہ دین کے معاملہ میں بڑا خطرناک ہے کیونکہ ایک ادنیٰ سا مسلمان بھی ان کے بارے یہ وہم و گمان تک نہ کرتا کہ یہ وضع حدیث اور دروغ گوئی سے کام لیں گے۔ لیکن انہوں نے اس کے برعکس لوگوں کو دھوکے اور فریب میں مبتلا کرنے کی بے حد کوشش کی۔ مگر علمائے امت نے ان کو معاف نہیں کیا۔ اور ان کے تمام اکاذیب کو برسرِ بام رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ محمد بن سعید قطان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں

لم نر الصالحين في شيء اكذب منهم في الحديث [2]

---

[1] میزان الاعتدال ص ۶۶-۶۷ ج ۱ و تدریب الراوی ص ۱۸۵ واللآلی المصنوعۃ ص ۲۲۸ ج ۲

[2] صحیح مسلم شرح نووی ص ۹۳ ج ۱ و نحوہ فی مقدمۃ التمہید لابن عبد البر ص ۱۳ والجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۱۵۹

دکہ صالحین سے بڑھ کر حدیث کے معاملہ میں ہم نے کوئی کذاب نہیں دیکھا۔)

اور ابوعاصم نبیل فرماتے ہیں:۔

ما رأیت الصالح یکذب فی شیئ اکثر من الحدیث۔ [1]

اور ایک روائیت میں یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں :۔

ما رأیت الکذب فی احدٍ اکثر منہ فیمن ینسب الی الخیر والزھد [2]

(جو لوگ صوفیاء قسم کے ہیں ان سے بڑھ کر کوئی کاذب نہیں دیکھا۔

بہرحال ان لوگوں کا بھی وضع حدیث میں کافی حصہ ہے اور یہ لوگ وضع حدیث کے اسباب و وجوہ میں سے ایک بہت بڑا سبب ہیں۔)

۸۔ سلاطین و امراء کی خوشنودی:۔ اس ضمن میں یہ مشہور واقعہ ہے کہ خلیفہ مہدی عباسی کبوتر بازی کا دلدادہ تھا۔ ایک دفعہ وہ اس کھیل میں مشغول تھا کہ غیاث بن ابراہیم داخل ہوا۔ یہ دیکھ کر اس نے خلیفہ کو خوش کرنے کے لئے مشہور و معروف حدیث

لاسبق الا فی نصلٍ او حافرٍ ۔ مقابلہ صرف تیر چلانے یا گھوڑا دوڑانے میں جائز ہے

---

[1] المحدث الفاصل ص ۸۳ [2] اللآلی المصنوعہ ص ۲۴۸ ج ۲

Marfat.com

میں اُوجناح کا (یا پرندوں کا مقابلہ) لفظ بڑھایا۔ خلیفہ مہدی نے غیاث کو دس ہزار انعام دیا۔ جب وہ چلا گیا تو خلیفہ نے کہا

اشہد علی قفاک انہ قفا کذاب علی رسول اللہ علیہ وسلم [1]

میں شہادت دیتا ہوں کہ تیری گدی ایک مفتری علی الرسول کی گدی ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے کبوتر کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔

مندرجہ بالا اسباب وجوہ کے علاوہ وضع حدیث کے کچھ اور اسباب و محرکات بھی تھے جن کو علماء نے مع امثلہ بیان فرما کر بڑی طوالت و تفصیل سے کام لیا ہے۔ ذیل میں ہم چند اسباب عرض کرتے ہیں۔

١۔ لوگوں کے سامنے متن و سند کے اعتبار سے نادر اور انوکھی حدیث پیش کرنے کے لئے حدیثیں وضع کی جاتی تھیں

٢۔ کسی فتوے کی تائید کے لئے حدیث وضع کر لیا کرتے تھے

٣۔ کسی خاص گروہ سے انتقام لینے کے لئے حدیثیں گھڑا کرتے تھے۔

٤۔ کسی خاص قسم کے کھانے، خوشبو یا لباس کو ترجیح دینے کے لئے حدیثیں وضع کی جاتی تھیں [2]

---

[1] المدخل ص ٢٠-٢١ والباعث الحثیث ص ٩٤ - تدریب الراوی ص ١٨٧ توضیح الافکار ص ٧٦ ج ٢ [2] السنۃ ومکانتھا (اردو ترجمہ ص ١٢٤)

مندرجہ بالا اسباب وضع کے پیشِ نظر

مشہور وضاعین کے اصناف واقسام :-

اب ہم مشہور واضعین کے اصناف واقسام بیان کرتے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ زنادقہ

۲۔ اربابِ بدعت

۳۔ فرقہ شعوبیہ

۴۔ کسی قوم و وطن یا امام کے حامی

۵۔ کسی فقہی مسلک کے جاہل مؤیّدین

۶۔ کسی گروہ کے خلاف انتقامی کارروائی کرنے کے لیے

۷۔ پیشہ ور واعظ

۸۔ تغافل شعار اور جاہل عبّاد و زہّاد

۹۔ امراء و خلفاء کی چاپلوسی کرنے والے

۱۰۔ علو اسناد و غریب الحدیث پر فخر کرنے والے محدّثانہ قسم کے لوگ۔

خلفاء وامراء کی وضاعین سے مداہنت ؛

وضع حدیث کے اسباب و وجوہ ذکر کرنے کے بعد ایک بات عرض کرنا از بس ناگزیر ہے جو ہمیشہ ذہن میں چکر کاٹتی رہتی ہے۔ وہ یہ ہے

Marfat.com

کہ وضع حدیث کی صورت میں امت جس عظیم فتنہ سے دوچار ہوئی اس کی بڑی وجہ خلفاء و امراء کا نرم سلوک ہے جو ہمیشہ حدیثیں وضع کرنے والوں سے وہ روا رکھتے ہیں اور اگر وہ ایسے حالات میں حکم خداوندی کے مطابق ان لوگوں کو سزا دیتے تو فتنہ کی یہ آگ بھڑکنے نہ پاتی۔ یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ خلیفہ مہدی نے یہ جاننے کے باوجود کہ غیاث نے اس کو خوش کرنے کے لئے یہ حدیث گھڑی ہے۔ اس کو دس ہزار درہم بطور انعام بھی دے دیئے اور پھر کبوتر کو ذبح کرنے والی بات بھی بڑی عجیب ہے۔ مہدی کو چاہیئے تھا کہ اس کاذب و فاجر کو حدیث وضع کرنے کی سزا دیتا اور کبوتر کو ذبح نہ کرتا یہ امر عاری از حکمت ہے کہ اس نے ایک واجب القتل شخص کو بلا سزا دیئے چھوڑ دیا۔ اور بلا وجہ کبوتر کو ذبح کر دیا۔

اسی طرح خلیفہ مہدی نے ایک اور وضاع حدیث سے بھی سہل انگاری برتی تھی۔ مشہور وضاع مقاتل بن سلیمان بلخی نے مہدی سے کہا۔ اگر آپ چاہیں تو میں بنی عباس کی فضیلت میں حدیثیں وضع کروں۔ مہدی نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں صرف یہ کہا اور اسکو مطلقاً سزا نہ دی۔ ہارون رشید کے بارے میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ ابوالبختری کذاب نے جو اس کا قاضی

تھا ہارون کو مندرجہ ذیل جھوٹی حدیث سنائی کہ:-

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبوتر اڑایا کرتے تھے۔"

تو ہارون نے اسے صرف یہ کہا - کہ

اگر تو قریش کے قبیلہ سے نہ ہوتا تو میں تجھے معزول کر دیتا اگر یہ واقعات درست ہیں تو اللہ تعالیٰ خلفاء سے ان کا محاسبہ ضرور کرے گا۔ خلفاء نے دین و اسلام کو بگاڑنے کے سلسلہ میں زنادقہ کو جو سزائیں دی تھیں اگرچہ ہم اس کے مداح ہیں تاہم یہ حقیقت ہے کہ زنادقہ کے خلاف جو چیز ان کو ابھار اور برانگیختہ کر رہی تھی، وہ یہ تھی کہ خلفاء کے باغی تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ جو وضاعین و کذابین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ جھوٹ باندھ کر خلفا کا تقرب حاصل کرتے تھے۔ ان کے خلاف انہوں نے اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا۔ جو وہ باغیوں کے خلاف کرتے تھے

واعظ اور افسانہ گو قسم کے لوگ امرا و سلاطین کی موجودگی میں بے محابا جھوٹی حدیثیں بیان کرتے جھوٹے تاہد ہر طرف دندناتے اور من مانی کاروائیاں کرتے پھرتے کوئی انہیں روکنے والا نہ تھا اگر خداوند رحیم و کریم نے اپنے دین کی خدمت کیلئے ہر عصر و عہد میں ایسے ثقہ علماً و حفاظ پیدا نہ کئے ہوتے جو خدا کی شریعت سے محرفین کی تحریفات کو دور کرتے اور سنت رسول کو ہر قسم کے اختلاط و آمیزش سے بچاتے تو یہ مصیبت کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی حق کے آثار و معالم مٹ جاتے اور اس تک رسائی حاصل کرنا ہمارے لئے دشوار ہو جاتی اگر یہ ہمت علماً سلف حدیث رسول کو کذب و وضع سے تا قیام قیامت بچانے کیلئے سر دھڑ کی بازی نہ لگاتے تو خالص حق تک پہنچنا ہمارے لئے کسی طرح ممکن نہ ہوتا۔

Marfat.com

اسمائے وضاعین اور کذابین کی فہرست

حرف الهمزة

۱۔ ابان بن ابی عیاش ۔ متروکٌ اتهم بالکذب

۲۔ ابان بن جعفر النجیرمی عن محمد بن اسماعیل الصائغ ۔ قال ابن حبان کذّاب وضع علی ابی حنیفة اکثر من ثلاثِ مائة حدیثٍ

۳۔ ابان بن نهشل ۔ قال ابن حبان یروی عن الثقات ما لیس من حدیثٍ وقال الحاکم یروی عن الاعمش و اسماعیل بن ابی خالدٍ احادیث موضوعة

۴۔ ابراهیم بن احمد الحرانی الصیرفی قال ابو عروبة کان یضع الحدیث

۵۔ ابراهیم بن احمد العجلی ۔ قال ابن الجوزی کان یضع الحدیث

۶۔ ابراهیم بن الحکم بن ظهیر الکوفی شیعی جلد، قال ابو حاتم کذّابٌ

۷۔ ابراهیم بن حیان قال ابن عدیٍ احادیثه موضوعة

۸۔ ابراهیم بن زید التفلیسی قال ابو نعیم الاصبهانی ۔ حدث عن مالكٍ و ابن لهیعة بالموضوعات

۹ ابراهیم بن شکر العثمانی مصری متاخر ۔ کذبه الکتانی

۱۰ ابراهیم بن ابی صالح کذبه اسحاق ابن راهویه

۱۱۔ ابراهیم بن صرمة الانصاری ۔ قال ابن معین کذّاب خبیثٌ

١٢۔ ابراهیم بن عبدالله بن همام الصنعانی	قال الدارقطنی کذاب
١٣۔ ابراهیم بن عبدالله بن السفرقی	قال ابو الفتح بن ابی الفوارس کذاب وضاع
١٤۔ ابراهیم بن عبدالواحد البکری	اِنّ الذهبی اتهمه بوضع حکایة القاضی مع احمد بن حنبل و یحیی ابن معین
١٥۔ ابراهیم بن عمر بن بکر السکسکی	قال ابن حبان روی عن ابیه موضوعات
١٦۔ ابراهیم بن فضل الاصبهانی الحافظ ابو نصر البار	قال ابن طاهر کذاب وقال ابن السمعانی سمعت انه کان یضع فی الحال
١٧۔ ابراهیم بن فهد بن حکیم البصری	قال ابو الشیخ قال البردعی ما رأیت اکذب منه،
١٨۔ ابراهیم بن ابی اللیث عن عبدالله الاشجعی	قال ابراهیم بن الجنید عن ابن معین کذاب خبیث وقال صالح جزرة کان یکذب عشرین سنة واشکل امره علی احمد وعلیّ حتی ظهر بعدُ
١٩۔ ابراهیم بن محمد بن ابی یحیی	ذکر ابن الجوزی فی مقدمة الموضوعات انه کان یضع الحدیث جهاراً

Marfat.com

لسانه وتقل عن النسائی اتہ
قال وضاع

٢٠- ابراہیم بن محمد العکاشی — قال احمد بن صالح والفریابی کان کذابا

٢١- ابراہیم بن محمد ابو حازم حضرمی — قال الخطیب بن سفیان کان یضع یکذب

٢٢- ابراہیم بن منقوش الزبیدی — قال الاسدی کان یضع الحدیث

٢٣- ابراہیم بن نافع الجلاب البصری — قال ابو حاتم کان یکذب

٢٤- ابراہیم بن نافع الناجی عن ابن المبارک — قال ابو حاتم کان یکذب قال فی اللسان واظنہ الذی قبلہ

٢٥- ابراہیم بن هدبة ابو هدبة الفارسی ثم البصری — قال ابو حاتم وغیرہ کذاب

٢٦- ابراہیم بن براء ابو اسحاق تیبانی — قال احمد بن عبد اللہ بن صباح العجلی کذاب وقال ابو عبید یطلق علیہ کذاب

٢٧- ابراہیم بن ہشام بن یحیی الغسانی — قال ابو حاتم وابو زرعة کذاب

٢٨- ابراہیم بن الہیثم البلدی — قال ابن عدی کذبہ الناس فی حدیث الغار

٢٩- ابراہیم الخوات — متہم بالوضع وقال الساجی کذاب

٣٠- ابیرد بن اشرس — قال ابن خزیمة کذاب وضاع

٣١- احمد بن ابراہیم المزنی عن محمد بن کثیر — قال ابن حبان کان یضع الحدیث

٣٢- احمد بن الاجم — قال ابن الجوزی قالوا کان کذابا

٣٣- احمد بن بکر — قال الازدی کان یضع الحدیث

٣٤- احمد بن ثابت بن عتاب الرازی — قال ابن ابی حاتم لا یشکون انہ کذاب

Marfat.com

٣٥	احمد بن جعفر بن عبد الله شيخ لابي نعيم	قال ابن طاهر مشهور بالوضع
٣٦	احمد بن جعفر بن الفضل بن عبد الله بن يونس بن عبيد	روى عنه الحسن بن علي بن عمرو الحافظ وقال مشهور بالوضع
٣٧	احمد بن حمدويه الغسانی	شيخ متهم بالكذب
٣٨	احمد بن حامد ابو سلمة السمرقندي	قال ابن طاهر كذاب
٣٩	احمد بن الحسن بن ابان المصري	كذبه الدارقطني وقال ابن حبان يضع الحديث عن الثقات
٤٠	احمد بن حسين الاعمش عن يحيى ابن معين	اتهمه الخطيب بوضع حديث
٤١	احمد بن الحسن بن القاسم بن سمرة الكوفي عن وكيع	قال ابن حبان كذاب
٤٢	احمد بن الحسن المكي من اهل جرجان عن الربيع بن سليمان	رمي بالكذب
٤٣	احمد بن الحسن بن سهل ابو الفتح الحمصي	قيل متهم بالوضع حكاه الضياء المقدسي
٤٤	احمد بن الحسين ابو الحسين بن السماك الواعظ	كذبه ابن ابي الفوارس وغيره
٤٥	احمد بن الحسين الشافعي الصوفي	متهم روى عن ابن المقرئ حديثا كذبا
٤٦	احمد بن الحسين القاضي ابو العباس النهاوندي	هو المتهم بوضع حكاية القاضي مع المعري وكان في عصر الدارقطني
٤٧	احمد بن حفص السعدي شيخ ابن عدي	اتهمه الذهبي في ترجمة سعيد بن عقير من الميزان بالوضع

Marfat.com

۴۸ احمد بن الخليل النوفلی القومسی	قال ابو حاتم كذاب
۴۹ احمد بن داود بن عبد الغفار ابو صالح الحرانی ثم المصری عن ابی مصعب	قال الدارقطنی كذاب وقال ابن حبان كان يضع الحديث
۵۰ احمد بن دهشم الاسدی عن مالك	اتهمه الذهبی
۵۱ احمد بن راشد الهلالی	رماه الذهبی بالاختلاق والوضع
۵۲ احمد بن ابی روح البغدادی	اتهمه الذهبی فی الميزان بالوضع
۵۳ احمد بن سالم ابو ثوبة العسقلانی عن علی الجعفی	اتى بخبر موضوع
۵۴ احمد بن سعيد بن فرقد الجدی	قال الذهبی روى عن ابی حمة بسند الصحيحين حديث الطير فهو آفته
۵۵ احمد بن سعيد بن شيبة الحمصی عن عبيد الله بن القاسم	بخبر موضوع
۵۶ احمد بن سلمة المدائنی عن منصور بن عمار	متهم بالكذب
۵۷ احمد بن سليمان الحرانی عن مالك	قال الدارقطنی كذاب يحدث عن مالك بالاباطيل
۵۸ - احمد بن ابی سليمان القواريری عن حماد ابن سلمة	كذاب
۵۹ احمد بن عامر بن حرملة بن يحيى المصری	قال الدارقطنی وغيره كذاب
۶۰ - احمد بن عبد الله بن حسين المصری	له عن محمد بن عبد الملك الدقيقی خبر موضوع اتهمه به الخطيب

Marfat.com

٦١	احمد بن عبداللہ بن حکیم الفریابی المروزی عن ابن المبارک وغیرہ	قال ابونعیم کان وضاعاً
٦٢	احمد بن عبداللہ الجویباری ویقال الجوبانی	دجال وضع حدیثا کثیراً
٦٣	احمد بن عبداللہ بن مسمار عن ابی الربیع الزہرانی	بخبرٍ باطلٍ فی فضلِ معاویۃ وآخر عن الربیع بن سلیمان کذب فھو الآفۃ قالہ الذہبی
٦٤	احمد بن عبداللہ بن داؤد عن خالد عبدالرزاق	قال الدارقطنی، کذّابٌ
٦٥	احمد بن عبداللہ بن یزید بن القاسم ابو العمر	اتہمہ الذہبی بوضع حدیثٍ
٦٦	احمد بن عبداللہ شامی عن معمرٍ	قال الازدی کذّابٌ
٦٧	احمد بن عبداللہ بن یزید الہیثمی المؤدب عن عبدالرزاق	قال ابن عدی کان یضع الحدیث
٦٨	احمد بن عبدالجبار العطاردی	قال مطین کان یکذب وقال الخلیلی لیس فی حدیثہ مناکیر لکنہ روی عن القدماء فاتہموہ لذلک
٦٩	احمد بن عبدالرحمن بن الجارود الرقی شیخ ابی نعیم	کذبہ الخطیب
٧٠	احمد بن عبدالرحمن السقطی عن یزید بن ہارون	مجہولٌ اتی بخبرٍ موضوعٍ
٧١	احمد بن عبدالرحمان الجرجانی الہاشمی	قال الادریسی کان یکذبُ

Marfat.com

۷۲ احمد بن عبدالرحیم الجرجانی عن جریر ابن عبدالحمید وعنہ عن ابن عدیّ — حدیثُہ موضوع

۷۳ احمد بن عبدالعزیز ابو حاتم الوراق — قال ابن طاہر وضع حدیثاً

۷۴ احمد بن عبدالعزیز الواسطی — لہ حدیث موضوع ذکر ذلک الذہبی فی المیزان فی اثناء ترجمۃ

۷۵ احمد بن عصمۃ النیساپوری ابوالفضل قاضی نیساپور — عن اسحاق ابن راہویہ متہم قال الذہبی روی خبراً موضوعاً ہو آفتہ

۷۶ احمد بن علی بن مہدی بن صدقۃ الرقی عن ابیہ عن علی ابن موسیٰ الرضی — لہ نسخۃ موضوعۃ

۷۷ احمد بن علی بن حسنویہ المقری النیساپوری ابو حامد شیخ الحاکم — قال ابو زرعۃ محمد ابن یوسف الجرجانی الکشی کذاب وقال ابن الجوزی وقد ذکر لہ حدیثاً یروی ان اباحامد رکبہ علی ہذا الاسناد

۷۸ احمد بن علی بن سلیمان ابوبکر المروزی عن علی ابن حجر — قال الدارقطنی یضع الحدیث

۷۹ احمد بن علی بن مسلم ابو الخیوطی عن ابن مبشر الواسطی — بخبرٍ موضوع

۸۰ احمد بن علی النعیمی قاضی دمشق فی المائۃ الخامسۃ — کان یرمی بالکذب

Marfat.com

۸۱ احمد بن علی العنصبی شیخ کان نعبد التابع نماتہ وضع حدیثاً زکیکاً فافتضح بہ

۸۲ احمد بن علی ابو نصر الصیادی المقری متہم بالکذب

۸۳ احمد بن علی بن یحیی الاسدی اباذی معاصر للخطیب } کذبہ ابن خیرون

۸۴ احمد بن علی الطرابلسی شیخ الاھوازی لہ خبر موضوع فی الصفات

۸۵ احمد بن علی بن زکریا ابو بکر الطریثیثی شیخ السلفی } کذبہ ابن ناصر

۸۶ احمد بن علی بغدادی عن عثمان ابن ابی شیبہ اتہم بوضع الحدیث

۸۷۔ احمد بن علی بن صبح قال السلفی کان یکذب کثیراً

۸۸ احمد بن ابی عمران موسیٰ الجرجانی قال ابو سعید النقاش والحاکم کان یضع الحدیث

۸۹۔ احمد بن عیسیٰ بن علی بن ماہان عن زنیج الرازی ۔ بخبر کذاب

۹۰ احمد بن عیسیٰ الخشاب قال ابن طاہر ومسلمۃ ابن قاسم کذاب یضع الحدیث

۹۱ احمد بن عیسیٰ بن عبید اللہ الہاشمی العلوی عن ابن ابی فدیک وغیرہ } قال الدارقطنی کذاب

۹۲ احمد بن الفرج ابو عتبۃ الحمصی المعروف بالحجازی } کذبہ محمد ابن عوف الطائی

۹۳۔ احمد بن المزراع الواسطی متہم

٩٤ احمد بن كنانة الشامي شيخ الطبراني	اتهمه الذهبي وابن حجر بالوضع
٩٥ احمد بن محمد بن جوري العكبري	عن خيثمة بحديث موضوع
٩٦ احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدين بن سعد ابو جعفر مصري	قال ابن عدي كذبوه
٩٧ احمد بن محمد بن حرب الملحمي الجرجاني عن علي ابن ابي الجعد وطبقته	**كذاب وضاع**
٩٨ احمد بن محمد بن حسين المقبلي	ذكروا انه وضع حديثا على يحيى ابن معين
٩٩ احمد بن محمد بن الحسن بن القاسم المقري	قال ابو القاسم الازهري كذاب
١٠٠ احمد بن محمد بن السري بن يحيي بن ابي دارم ابو بكر الكوفي	رافضي كذاب
١٠١ احمد بن محمد بن شعيب السجزي ابو سهل عن محمد بن معمر البحراني	يخبر بكذب
١٠٢ احمد بن محمد بن الصلت بن المغلس الحماني	وضاع
١٠٣ احمد بن محمد بن صالح التمار	قال حدثنا ابن [illegible] فذكر خبرا موضوعا هو افتعله
١٠٤ احمد بن محمد بن علي بن الحسن بن شقيق المروزي	قال ابن عدي يضع الحديث
١٠٥ احمد بن محمد بن عمر بن يونس اليمامي	قال ابو حاتم وابن صاعد كذاب
١٠٦ احمد بن محمد بن عمران البزاز ابن الجندي	اتهمه ابن الجوزي بالوضع
١٠٧ احمد بن محمد بن عمرو بن مصعب بن بشر بن فضالة المروزي المصري الفقيه	كذاب وضع شيئا كثيرا

۱۰۸- احمد بن محمد بن غالب الباهلی — غلام خلیل معروف بالوضع

۱۰۹ احمد بن محمد انصاری — روی عن المفضل ابن زیاد حدیثاً موضوعاً

۱۱۰ احمد بن محمد بن فراس بن الہیثم الفراسی البصری الخطیب ابن اخت سلیمان بن حرب — اتہمہ الذہبی فی المیزان فی ترجمۃ بشر بن عبدالوہاب بالوضع

۱۱۱ احمد بن محمد بن المفضل بن القیسی الایلی عن نصر بن علی الجہضمی وغیرہ — دجال

۱۱۲ احمد بن محمد بن نافع — قال ابن الجوزی اتہموہ یعنی بوضع الحدیث

۱۱۳- احمد بن محمد بن ہارون ابو جعفر الرقی — قال ابن یونس کذاب

۱۱۴- احمد بن محمد بن یٰسین ابو اسحاق الہروی — کذبہ الدارقطنی وقال ہو شر من ابی بشر المروزی

۱۱۵- احمد بن علی ابو نصر العباری — متہم بالکذب

۱۱۶ - احمد بن محمد صاحب بیت الحکمۃ عن مالک — قال الدارقطنی متروک وقال الحافظ ابن حجر خبرہ موضوع

۱۱۷ احمد بن محمد الطالقانی لایعرف - — روی عن آدم ابن ابی ایاس بسند الصحیح خبراً موضوعاً

۱۱۸ احمد بن مروان الدینوری صاحب المجالسۃ — صرح الدارقطنی فی غرائب مالک بانہ یضع الحدیث

۱۱۹ احمد بن مقاتل الاہقان — حدث بسمرقند عن ابی حاتم الرازی بخبر موضوع۔

Marfat.com

۱۲۰ احمد بن منصور ابو السادات قال یحیی ابن منده ملحد کذابٌ

۱۲۱ احمد بن نصر الذارع صاحب الجزء المعروف قال الدارقطنی دجّالٌ

۱۲۲ احمد بن ہاشم الخوارزمی۔ اتہمہ الدارقطنی وصرّح الذہبی فی تلخیص العلل بانّہ کذّابٌ

۱۲۳ احمد بن ہارون ابو جعفر البلدی کذّاب متہم بوضع الحدیث

۱۲۴ احمد بن یعقوب بن علی الجیرانی الاموی الجرجانی کذبہ البیہقی وقال الحاکم کان یضع الحدیث

۱۲۵ احمد بن یوسف المنبجی لا یعرف واتی بخبر کذب قال الذہبی ہو آفتہ

۱۲۶ احمد بن یحییٰ الاعاطی ابو بکر البغدادی قال ابراہیم بن اورمۃ کذّابٌ

۱۲۷ احمد السمرقندی نکرۃٌ لا یعرف وخبرہ کذبٌ

۱۲۸ اسحاق ابن ابراہیم بن ابی نافع۔ قال الدارقطنی کذّاب دجّالٌ

۱۲۹۔ اسحاق بن ابراہیم عن ابی قلابۃ مجہولٌ وحدیثہ فی الفضائل کذبٌ

۱۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم الحمصی المعروف بابن زریق۔ کذبہ محمد بن عوف۔

۱۳۱۔ اسحاق بن ابراہیم بن یعقوب بن عباد بن العوام الواسطی النحوی عن یزید ابن ہارون } قال ابن عدیٍّ والازدی کذّابٌ

۱۳۲۔ اسحاق ابن ابراہیم الطبری قال ابن حبّان یاتی عن الثقات بالموضوعاتِ

۱۳۳	اسحاق بن ادریس الاسواری عن ھمام	قال ابن معین کذاب یضع الحدیث
۱۳۴	اسحاق ابن بشر بن محمد بن عبداللہ بن سالم ابو حذیفہ البخاری صاحب کتاب المبتدا۔	کذاب وقال ابو سعید النقاش یضع الحدیث
۱۳۵	اسحاق ابن بشر بن مقاتل الکاھلی ابو یعقوب الکوفی	کذاب وقال الدارقطنی یضع الحدیث
۱۳۶	اسحاق بن خالد عن ابی داؤد الطیالسی	لہ حدیث موضوع
۱۳۷	اسحاق بن عبدالصمد بن خالد بن یزید القاضی	- اتھمہ الدارقطنی بالوضع
۱۳۸	اسحاق ابن عنبر الحرانی عن ابی داود عن الثوری	قال الازدی کذاب
۱۳۹	اسحاق بن محمد بن اسحاق السوسی	قال الذھبی اتی بموضوعات سمجۃ فی فضائل معاویۃ فالبلاء منہ او من شیوخہ المجھولین
۱۴۰	اسحاق بن محمد النخعی الاحمر	رافضی مارق کذاب
۱۴۱	اسحاق بن محمشاد	روی عن ابی فضل التمیمی حدیثاً فی فضل محمد بن کرام وھو وضعہ بقلۃ حیاء وقال احمد بن علی بن مھنا کان کذاباً یضع الحدیث علی مذھب کرامیۃ

وله مصنف في فضائل محمد بن كرام
كله كذب موضوع

۱۴۲ اسحاق ابن نجيح — اتهمه ابن عبد البر بوضع حديث وكذا اتهمه الدارقطني بوضعه ايضاً

۱۴۳۔ اسحاق بن ناصح عن قيس ابن الربيع وطبقته — كذاب مفتر

۱۴۴۔ اسحاق بن نجيح الملطي ابو صالح و ابو يزيد عن ابن جريج وغيره — كذاب يضع الحديث

۱۴۵ اسحاق بن وهب الطرسوسي عن ابي وهب كذاب يضع الحديث

۱۴۶۔ اسد بن ابراهيم بن كليب السلمي الحراني القاضي صاحب مناكير وموضوعات

۱۴۷۔ اسد بن عمرو ابو المنذر البجلي قاضي واسط۔ قال يحيى كذوب وقال ابن حبان كان يسوي الحديث على مذهب ابي حنيفة

۱۴۸۔ اسد بن زيد بن نجيح الجمال ابو الجهم الهاشمي مولاهم — قال ابن معين كذاب

۱۴۹ اسماعيل بن ابان الغنوي وهو اسماعيل الخياط — قال ابن حبان كان يضع على الثقات

۱۵۰ اسماعيل بن ابراهيم ابو الاحوص عن يحيى ابن يحيى۔ كذبه ابن طاهر

Marfat.com

۱۵۱- اسماعیل بن اسحاق الجرجانی کان احد ممن یضع الحدیث

۱۵۲- اسماعیل بن امیہ ویقال ابن ابی امیۃ عن ابی الاشہب العطاردی کذاب

۱۵۳- اسماعیل بن بلال العثمانی المقری الامیاطی قال الخطیب کان کذابا

۱۵۴ اسماعیل بن زریق السکری البصری قال ابوحاتم کذاب

۱۵۵- اسماعیل بن زیاد البلخی ، قال ابن حبان شیخ دجال

۱۵۶- اسماعیل بن ابی زیاد السکونی الشامی عن ابن عون و ثور ابن یزید کذاب یضع الحدیث

۱۵۷- اسماعیل بن ابی زیاد الشقری قال ابن معین کذاب

۱۵۸- اسماعیل بن عباد اسعدی البصری قال ابن حبان لا یخلو حدیثہ عن المقلوب والموضوع

۱۵۹- اسماعیل بن علیہ عن حماد بن ابی سلیمان بخبر فی فضل عمر موضوع

۱۶۰- اسماعیل بن علی ابو دعامۃ عن ابی العتاہیہ مجہول وحدیثہ کذب

۱۶۱ اسماعیل بن علی بن المثنی الاسترابادی الواعظ منہم بالوضع

۱۶۲ اسماعیل بن محمد المزنی الکوفی عن ابی نعیم قال الدارقطنی کذاب

۱۶۳- اسماعیل بن محمد بن یوسف ابو ہارون الجبرینی الفلسطینی } قال ابن حبان یسرق الحدیث وقال ابن طاہر کذاب

قال الحاکم روی عن سنید وابی عبید وعمر ابن ابی سلمۃ احادیث موضوعۃ

۱۶۴- اسماعیل بن محمد ابو اسحاق الجملی عن الرمادی وسعدان قال الادریسی متہم بالکذب

۱۶۵۔ اشعث بن محمد الکلانی عن عیسیٰ ابن یونس مجہول وحدیثہ کذب
۱۶۶۔ اصبغ بن نباتہ التمیمی الحنظلی الکوفی کذاب قال ابوبکر بن عیاش کذاب
۱۶۷ احرم بن حوشب ابو ہشام قاضی ہمدان قال یحییٰ کذاب خبیث وقال
ابن حبان کان یضع الحدیث عن الثقات
۱۶۸ انس بن عبدالحمید اخو جریر کان یکذب فی کلامہ
۱۶۹ ایوب بن خوط ابو امیہ البصری قال الازدی کذاب وقال احمد کان
عیسیٰ بن یونس یرمیہ بالکذب وقال الساجی اجمع
اہل العلم علی ترک حدیثہ کان یحدث بالاباطیل
۱۷۰۔ ایوب بن عبدالسلام شیخ لحماد بن سلمۃ قال ابن حبان کذاب
۱۷۱ ایوب بن محمد الصوری عن کثیر ابن عتبۃ الحمصی کذبہ الدارقطنی

حرف الباء

۱۷۲ برکت بن محمد الحلبی عن یوسف ابن اسباط والولید بن مسلم } متہم بالکذب وقال الدارقطنی یضع الحدیث
۱۷۳۔ بشار بن قیراط اخو حماد بن قیراط کذبہ ابوزرعۃ
۱۷۴ بشر بن عبید الدارسی عن طلحۃ بن زید کذبہ الازدی
۱۷۵ بشر بن ابی عمرو بن العلاء المازنی قال ابن طاہر احادیثہ موضوعۃ
۱۷۶۔ بشر ابن عون قال ابن حبان لہ عن بکار ابن تمیم عن مکحول
نسخۃ موضوعۃ نحو مائۃ حدیث

۱۷۷ یسیر بن میمون الخراسانی الواسطی قال ابن الجوزی فی الموضوعات
قال ابن معین اجمع الامۃ علی طرح حدیثہ
واتہمہ البخاری بوضع الحدیث
۱۷۸- بقاء بن شاکر الحربی متاخر دجال کذاب
۱۷۹ بکار بن عبدالملک بن الولید بن بشر بن ارطاۃ قال الذہبی ہو
وحفیدہ احمد بن عبدالرحمان بن بکار کذابان
۱۸۰ بکر بن الاسود ویقال ابن ابی الاسود } قال یحییٰ ابن ابی کثیر
ابو عبیدہ الناجی احد الزہاد } کذاب
۱۸۱ بکر بن زیاد الباہلی عن ابن المبارک قال ابن حبان دجال وضاع
۱۸۲ بکر بن الشرود الصنعانی عن معمر ومالک قال ابن معین کذاب
۱۸۳ بندار بن عمر الرویانی قال النخشبی کذاب
۱۸۴ بہلوان بن شہرمزان ابو البشر الدیلمی البزدی دجال

حرف التاء

۱۸۵- تمام ابن نجیح قال ابن حبان روی اشیاء موضوعۃ عن الثقات کانہ المتعمد لہا
۱۸۶ تمیم بن احمد بن احمد البندنیجی محدث متاخر کذبہ ابن الاخضر
۱۸۷ تلید بن سلیمان الکوفی الاعرج، اوردلہ الذہبی فی المیزان
فی ترجمۃ داؤد ابن عوف حدیثاً ثم قال آخرہ
تلید بانہ متہم بالکذب

Marfat.com

(حرف الثاء)

١٨٨ ثابت بن حماد ابو زید البصری قال البیهقی متهم بالوضع
١٨٩ - ثوبان بن ابراہیم المصری اتہمہ ابن الجوزی بالوضع
١٩٠ - ثویر بن ابی فاختہ سعید بن علاقہ الکوفی کذبہ الثوری

حرف الجیم

١٩١ - جابر بن یزید بن الحارث الجعفی کذبہ ابوحنیفہ
١٩٢ الجارود بن یزید ابو علی العامری النیساپوری عن معمر ابن حکیم } کذبہ ابواسامۃ وابوحاتم وقال الحاکم روی عن الثوری احادیث موضوعۃ
١٩٣ - جبیر ابن الحارث کذاب ادعی لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سنۃ ثلاث وسبعین وخمس مائۃ
١٩٤ - جعفر ابن ابان المصری عن محمد ابن یزید ھکذا سماہ ابن حبان وقال کذاب
١٩٥ جعفر ابن احمد بن علی بن بیان ابوالفضل الرقاق الغافقی رافضی وضاع
١٩٦ - جعفر ابن الزبیر عن القاسم وغیرہ کذبہ شعبۃ وقال وضع علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع مائۃ حدیث
١٩٧ - جعفر ابن محمد بن ھبۃ اللہ ابوالفضل البغدادی الصوفی قال الذھبی کذاب
١٩٨ - جعفر بن محمد بن الفضل الدقاق ویعرف بابن المرستانی کذبہ الدارقطنی والصوری

۱۹۹۔ جمیل بن الحسن الاهوازی قال عبدان فاسق کذّاب
۲۰۰۔ جبادہ بن المفلس قال ابن الجوزی احادیثہ کذبٌ

(حرف الحاء)

۲۰۱ الحرث بن عبداللہ الھمدانی الاعور قال ابن المدینی کذّابٌ
۲۰۲۔ الحرث بن آدم المروزی عن ابن المبارک کذّبہٗ الجوزجانی وابن عدیؒ وعدّہ احمد بن علی السلیمانی فیمن اشتہر بالوضع
۲۰۳ حباب بن جبلۃ الدقاق عن مالکؒ قال الازدی کذّابٌ
۲۰۴۔ الحسن بن زیاد اللؤلوی کذّبہٗ ابنِ معین والبوداؤد وغیرھما
۲۰۵۔ الحسن بن الطیب البلخی عن قتیبۃ اتہمہ ابن عدیؒ وقال مطین کذّابٌ
۲۰۶۔ الحسن وقد یقال الحسین بن عبیداللہ الابزاری شیخ جعفر الھذلی کذّابٌ
۲۰۷۔ الحسن بن عثمان بن زیاد ابوسعید التستری عن محمد بن حماد الطہرانی } قال ابن عدی کذّاب یضع الحدیث
۲۰۸۔ الحسن بن علی ابوعبدالغنی الازدی عن مالکؒ وعبدالرزاق کذّابٌ
۲۰۹۔ الحسن بن علی بن زکریا ابوسعید العدوی کذّاب وضّاع
۲۱۰۔ الحسن بن علی النخعی ابوالاشنان قال ابن عدی فاحش الکذب
۲۱۱۔ الحسن بن علی ابوعلی الاھوازی المقری قال الخطیب کذّاب فی القرأۃ والحدیث جمیعاً وقال ابنِ عساکر کان من الکذّابین
۲۱۲۔ الحسن بن عمارہ (بضم العین) الکوفی الفقیہ قال ابن المدینی کان یضع

۲۱۳ - الحسن بن عمرو بن سیف العبدی عن شعبۃ قال البخاری وغیرہ کذاب

۲۱۴ - الحسن بن غفیر المصری العطار عن یوسف ابن عدی وغیرہ
قال ابن یونس کذاب یضع الحدیث

۲۱۵ الحسن بن مدرک قال ابوداؤد کذاب

۲۱۶ - الحسین بن احمد الشرقی ابو عبداللہ الهروی الصفار کذبہ الحاکم

۲۱۷ - الحسین بن احمد القادسی عن ابی بکر القطیعی کذبہ ابن خیرون

۲۱۸ الحسین بن عبداللہ بن ضمیرہ بن ابی ضمیرہ قال ابوحاتم و
سعد الحمیری عن ابیہ وعنہ زید ابن الحباب وغیرہ ابن الجارود کذاب

۲۱۹ الحسین بن عبد الاول عن عبداللہ بن ادریس قال ابوحاتم کذبہ ابن معین

۲۲۰ الحسین بن علوان الکلبی عن الاعمش وہشام بن عروۃ کذبہ یحییٰ و
قال ابن حبان کان یضع الحدیث

۲۲۱ - الحسین بن قیس الرحبی ولقبہ حنش کذبہ احمد بن حنبل

۲۲۲ الحسین بن محمد البرزی الصیرفی عن صاحب الاغانی کذاب

۲۲۳ - الحسین بن مخارق بن ورقا ابوجنادۃ عن الاعمش
قال الدارقطنی یضع الحدیث

۲۲۴ - حفص بن ابی داود وھو حفص بن سلیمان صاحب القراءۃ
قال ابن خراش کذاب یضع الحدیث

۲۲۵ - حفص بن عمر العدنی عن ابی الزناد کذبہ یحییٰ بن یحییٰ نیساپوری

۲۲۶ - حفص بن عمر الرقا، عن شعبہ قال ابوحاتم کذاب

Marfat.com

۲۲۷۔ حفص بن عمر الرازی عن ابن المبارک کذّبہٗ ابو حاتمٍ فیما نقلہٗ ابن الجوزی وقال فی المیزان انّما کذّبہٗ ابو زرعۃ

۲۲۸ الحکم بن ظہیر وھو الحکم بن ابی لیلیٰ والحکم بن ابی خالدٍ } قال ابن عدیٍ قال یحییٰ کذّابٌ وقال ابن حبان یروِی الموضوعات عن الثقاتِ

۲۲۹۔ الحکم بن عبداللہ بن سعد الدیلی قال السعدی وابو حاتم کذّاب وقال احمد احادیثہ کلھا موضوعۃٌ

۲۳۰ الحکم بن عبداللہ ابو مطیع البلخی قال ابو حاتمٍ مرجیٌٔ کذّاب وقال الجوزقانی کان یضع الحدیث

۲۳۱۔ الحکم بن عبداللہ بن خطاف ابو سلمۃ عن الزھری قال ابو حاتم کذّاب وقال الدارقطنی کان یضع الحدیث

۲۳۲۔ حمزہ بن اسماعیل الطبری الجرجانی کذبہ الدار قطنی

۲۳۳۔ حمزہ بن حسین الدلال عن ابی عمرو ابن السماک کذّبہ الخطیب

۲۳۴۔ حیان ابن عبداللہ ابو جبلۃ الدارمی کذّبہ الفلّاس

(حرف الخاء)

۲۳۵۔ خالد بن عبدالدائم البصری قال ابو نعیم والحاکم والنقاش روی احادیث موضوعۃً

۲۳۶۔ خالد بن عبید العتکی ابو عصام عن انسٍ۔ قال ابنِ حبّان روی نسخۃً موضوعۃً

Marfat.com

۲۳۷۔ خالد بن نجیح المصری عن ابی صالح کاتب اللیث وغیرہ | قال ابو حاتم کذاب یفتعل الحدیث

۲۳۸۔ خالد بن یزید الحذاء ابو الہیثم المکی عن ابن ابی ذئب قال ابو حاتم ویحیی کذاب وقال ابن حبان یروی الموضوعات عن الاثبات

۲۳۹۔ الخصیب بن جحدر عن عمرو ابن دینار وغیرہ کذبہ شعبۃ والقطان وابن معین والبخاری وقال ابن حبان یروی الموضوعات عن الثقات

۲۴۰۔ خلف بن یحیی الخراسانی قال ابو حاتم کذاب

۲۴۱۔ الخلیل بن زکریا الشیبانی ویقال العبدی البصری قال القاسم المطرز کذاب وقال العقیلی یحدث عن الثقات

(حرف دال)

۲۴۲۔ داؤد بن ابراہیم قاضی قزوین عن شعبہ قال ابو حاتم کان یکذب

۲۴۳۔ داؤد بن ابراہیم العقیلی عن خالد بن عبد اللہ الطحان کذبہ الازدی

۲۴۴۔ داؤد بن الزبرقان الرقاشی قال الجوزقانی کذاب

۲۴۵۔ داؤد بن سلیمان بن جعفر الجرجانی الغازی قال ابن معین کذاب لہ نسخۃ موضوعۃ علی ابن ابی موسی الرضی

۲۴۶۔ داؤد بن الولید قال ابو حاتم کذاب

۲۴۷۔ داؤد بن یحیی الافریقی عن عبد اللہ بن عمر بن غانم | قال ابن یونس احادیثہ موضوعۃ

Marfat.com

۲۴۸۔ دلیل بن عبد الملک عن السدی عن زید ابن ارقم لہٗ نسخۃٌ موضوعۃٌ

(حرف الذال)

۲۴۹۔ ذاکر بن موسیٰ بن شیبۃ العسقلانی اتی بسند الصحیح فاتّھم

۲۵۰۔ ذیّال (بتشدید المثناۃ التحتیۃ الموصلی) اتی بخرافۃ تشبہ حدیث رتن ذکرھا ابن عبد الملک فی التکملۃ

(حرف الراء)

۲۵۱۔ راشد بن معبد عن انس قال الحاکم وابن حبّان روی احادیث موضوعۃ

۲۵۲۔ الربیع بن محمود المارِدینی دجّال مفترادعی الصحبۃ والتعمیر فی سنۃ تسع وتسعین وخمسمائۃ

۲۵۳۔ رکن بن عبد اللہ الشامی عن مکحول وغیرہ قال الحاکم یروی عن مکحول احادیث موضوعۃ

(حرف الزاء)

۲۵۴۔ زکریا بن دوید بن محمد بن الاشعث بن قیس الکندی } کذّاب وقال ابن حبان کان یضع الحدیث

۲۵۵۔ زیاد بن المنذر ابو الجارود عن ابی الطفیل وغیرہ } قال ابن حبان، رافضی یضع المثالب والمناقب

Marfat.com

۲۵۶- زید بن الحسن بن زید بن امیرک الحسینی کذّاب وضّاع وضع الاربعین حدیثاً

۲۵۷- زید بن عبداللہ بن مسعود ابوالخیر الہاشمی الادیب } مشہور بالوضع للحدیث

(حرف السین)

۲۵۸- سعد بن طریف الاسکاف قال ابن حبان کان یضع الحدیث علی الفور

۲۵۹- سعد بن علی القاضی ابوالوفا النسوی کذّابٌ

۲۶۰ سعید بن ذی لعوہ قال ابن حبّان دجّالٌ

۲۶۱ سعید بن سلام العطار قال احمد وابن معین کذّاب وقال البخاری یذکر بوضع الحدیث

۲۶۲- سعید بن عنبسہ الرازی ابوعثمان الحرانی عن عباد ابن العوام وبقیۃ } کذّبہ ابن معین وابنُ الجُنید وابُوحاتم

۲۶۳- سلم بن ابراہیم الوراق عن مبارک بن فضالۃ کذبہ ابن معین

۲۶۴- سلیمان بن احمد الواسطی صاحب الولید بن مسلم } کذبہ یحیی وقال صالح جزرۃ کان یتہم فی الحدیث وقال مرّۃً کذّابٌ

۲۶۵- سلیمان بن احمد بن یحیی الملطی ثم المصری، کذبہ الدارقطنی

۲۶۶- سلیمان بن عمرو ابوداؤد النخعی مشہور بالکنیۃ } کذّاب معروف بالوضع فقال الحافظ ابن حجرؒ کذبہ ونسبہ الی الوضع فوق ثلاثین نفساً

۲۶۷- سلیمان بن عیسیٰ بن نجیح السنجری } کذّاب مشہور بالوضع عن ابن عونٍ وغیرہ

۲۶۸- سہیل بن ذکوان ابو السندی عن عائشۃ کذبہ ابن معین

۲۶۹- سیف بن محمد بن اخت سفیان الثوری قال احمد وغیرہ کذّابٌ

(حرف الشین)

۲۷۰- شرقی بن قطامی کذّبہ شعبۃ

۲۷۱- شعیب بن عمرو بن الطحان عن سفیان بن عیینۃ } قال الازدی کذّابٌ

۲۷۲- شیخ ابن ابی خالد عن حماد بن سلمۃ قال الحاکم والنقاش روی عن حماد احادیث موضوعۃ فی الصفات وغیرہا۔

(حرف الصّاد)

۲۷۳- صالح بن احمد بن ابی مقاتل ویقال لہٗ صالح القیراطی عن یعقوب الدورقی } کذّابٌ

۲۷۴- صبیح بن سعید عن عثمان وعائشۃ قال ابن ابی خیثمۃ وابن معین کذّاب خبیث

۲۷۵- صخر بن محمد الحاجی المنقری عن مالک کذّاب مشہور بالوضع وہو ابو حاتم وہو صخر ابن عبد اللہ وہو صخر ابن حاجب

٢٧٦ـ صلة بن سليمان العطار الواسطى عن ابن جريج وغيره } قال ابن معين وابو داؤد كذّابٌ

(حرف الضّاد)

٢٧٧ـ الضحاک بن حمزه ابو عبداللہ المنبجی عن ابن عیینة } قال الدارقطنی کان یضع الحدیث

٢٧٨ـ ضیا بن محمد الکوفی عن الحسن بن مرزوق باسنادٍ باطلٍ لمتنٍ موضوعٍ

(حرف الطاء)

٢٧٩ـ طاہر بن الفضل الحلبی عن ابن عیینة وحجاج الاعور } قال ابن حبان یضع الحدیث وضعاً

٢٨٠ـ طلحة بن زید الرقی ابو مسکین قال احمد وابن المدینی کان یضع الحدیث

(حرف الظاء)

٢٨١ـ ظبیان بن محمد ظبیان عن ابیه عن جده عن عمرو بن مرة الجهنی } بخبرٍ کذبٍ

٢٨٢ـ ظلیم بن خطیط بالتصغیر فی الاٰمین اتّهمه ابن عدی بالوضعِ

(حرف العین)

۲۸۳- عاصم بن طلحہ عن انس قال الازدی کذّابٌ

۲۸۴- عباد بن جویریہ عن الاوزاعی قال احمد کذّاب افاک وکذّبہ البخاری ایضاً

۲۸۵- عباس بن بکار الضبی عن خالد بن طلیق وابی بکر الھذلی قال الدارقطنی کذّاب

۲۸۶ عباس بن الضحاک البلخی قال ابن حبّان دجّالٌ

۲۸۷- عباس بن عمر الکلواذانی عن ابن البختری قال الخطیب کذّابٌ وضّاع

۲۸۸ عباس بن الفضل او ابن عون شیخ الحسین بن عمر شیخ الدارقطنی کذّبہ الدارقطنی

۲۸۹- عبداللہ بن ابراہیم المؤدّب عن سوید بن سعید کذّبہ الدارقطنی

۲۹۰- عبداللہ بن زیاد بن سمعان المدنی قال مالک وغیرہ کذّابٌ

۲۹۱- عبداللہ بن سفیان الصنعانی قال یحییٰ ابن معین کذّابٌ

۲۹۲- عبداللہ بن شریک العامری الکوفی قال الجوزقانی کذّابٌ

۲۹۳- عبداللہ بن عیسی الجزری عن عفان بن مسلم قال الدارقطنی کذّابٌ یضع علی فلان وغیرہ

۲۹۴۔ عبداللہ بن محمد ابوالحباب التمیمی عن الزہری۔ قال وکیع کذاب یضع الحدیث

۲۹۵ عبداللہ بن محمد جعفر ابو القاسم القزوینی قاضی الدولۃ } قال ابن یونس وضع احادیث فافتضح وقال الدارقطنی کذاب

۲۹۶۔ عبدالرحمن بن عفان ابوبکر الصوفی عن ابی بکر بن عیاش } قال ابن معین کذاب

۲۹۷۔ عبدالرحمن بن قطامی البصری عن التابعین قال الفلاس کذاب

۲۹۸۔ عبدالرحمان بن قیس بن معاویۃ الزعفرانی قال ابوزرعۃ وابن مہدی کذاب وقال صالح ابن محمد کان یضع الحدیث

۲۹۹۔ عبدالرحمان بن ھانی ابو نعیم النخعی قال ابن معین کذاب

۳۰۰۔ عبدالرحیم بن زید العمی عن ابیہ وغیرہ قال یحیی کذاب

۳۰۱۔ عبدالرحیم بن ھرون الغسانی الواسطی کذبہ الدارقطنی

۳۰۲۔ عبدالسلام بن ھاشم الاعور البزار قال الفلاس اقطع انہ کذاب

۳۰۳۔ عبدالغافر بن جابر عن سفیان الثوری کذبہ ابوحاتم والازدی

۳۰۴۔ عبدالغفار بن القاسم ابومریم الانصاری رافضی قال ابن المدینی وابوداؤد کان یضع الحدیث وقال احمد عامۃ احادیثہ بواطیل

۳۰۵۔ عبدالعزیز بن ابی رجاء عن مالک قال الدارقطنی لہ مصنف موضوع کلہ

۳۰۶۔ عبدالکریم بن ابی العوجاء زندیق اعترف بوضع الحدیث

۳۰۷۔ عبدالکریم بن ابی المخارق ابوامیۃ المؤدب من مجاہد وطبقتہ } کذبہ ایوب السختیانی

Marfat.com

۳۰۸۔ عبدالملک بن هرون بن عنترہ قال اسعدی دجال کذاب وقال ابن حبان یضع الحدیث

۳۰۹۔ عبدوس بن خلاد عن عبدالوہاب بن عطاء کذبہ ابوزرعة الرازی

۳۱۰۔ عبیداللہ بن یعقوب الرازی الواعظ عن ھلال ابن العلاء کذبہ ابوعلی النیساپوری

۳۱۱۔ عبیداللہ بن محمد بن عبدالعزیز العمری شیخ الطبرانی کذبہ النسائی

۳۱۲۔ عبیداللہ بن سفیان ابوسفیان السعدی عن ابن عون قال ابن معین کذاب

۳۱۳۔ عثمان بن عبدالرحمان بن مسلم الحرانی الطرائفی کذبہ ابن نمیر

۳۱۴۔ عصمة ابن محمد الانصاری عن ہشام ابن عروۃ قال یحییٰ کذاب یضع الحدیث

۳۱۵ عطاء بن عجلان الحنفی عن عکرمة کذبہ ابن معین والفلاس

۳۱۶۔ العلاء بن عمر الحنفی الکوفی متہم وقال ابن الجوزی کذاب

۳۱۷ علی ابن احمد بن علی الواعظ ابن القصاص الشردانی مولف اخبار الحلاج کذاب اشر

۳۱۸۔ علی ابن امیرک الخزانی المرزی محدث کذاب

۳۱۹۔ علی بن جمیل الرقی عن جریر ابن عبدالحمید وعیسیٰ ابن یونس کذبہ ابن حبان و قال یضع الحدیث

۳۲۰۔ علی ابن الحسن المکتب وھو علی ابن عبدة عن یحییٰ القطان کذاب

۳۲۱- علی ابن الحسن ویقال ابن الحسین الرازی عن ابی بکر ابن الدیناری } قال عبید اللہ الازھری کذابٌ

۳۲۲- علی ابن الحسین بن الصقر الصائغ البغدادی الشاعر قال الخطیب کذّاب یسرقُ الحدیث

۳۲۳- علی بن عاصم نقل ابن الجوزی عن شعبۃ ویزید بن ھرون وابن معین } انّھم کذّبُوہ

۳۲۴- علی بن عروۃ القرشی الدمشقی قال ابن حبان یضع الحدیث وکذّبہٗ صالح جزرۃ وغیرہ

۳۲۵- علی بن قدین بن بھیس عن عبدالوارث قال یحییٰ کذاب خبیث و قال العقیلی کان یضع الحدیث

۳۲۶- عمارۃ بن جوین ابو ھرون العبدی کذبہ حماد ابن زید وابن معین

۳۲۷- عمر بن ابراہیم بن خالد الکردی عن عبدالملک بن عمیر وابن ابی ذئب و شعبۃ } قال الدار قطنی کذاب یضع الحدیث

۳۲۸- عمر بن اسمٰعیل بن مجالد قال ابن الجوزی قال یحیی کذابٌ

۳۲۹ عمر بن حبیب العدوی البصری القاضی عن خالد الحذاء وہشام ابن عروۃ } کذّبہ ابن معین

۳۳۰- عمر بن صبیح البلخی عن قتادۃ وغیرہ کذّابٌ اعترف بالوضع

۳۳۱- عمرو بن جریر ابو سعید البجلی عن اسماعیل بن ابی خالد کذبہ ابو حاتم

۳۳۲- عمرو بن جمیع عن الاعمش وغیرہ کذّبہ ابن معین وقال ابن عدی کان یتھم بالوضع

۳۳۳- عمرو بن خالد القرشی الکوفی ثم الواسطی عن زید ابن علیؑ } کذبہ احمد والناس

۳۳۴- عمرو بن مالک الواسطی قال علی بن نصرٍ کان کذاباً

۳۳۵- عیسیٰ ابن سوادۃ النخعی عن الازہری قال یحییٰ کذّاب

۳۳۶- عیسیٰ بن یزید بن بکر بن داب عن ہشام بن عروۃ } قال خلف الاحمر کان یضع الحدیث

(حرف الغین)

۳۳۷- غازی بن عامر عن عبد الرحمان بن مغرا قال الازدی کذابٌ

۳۳۸- غیاث بن ابراہیم النخعی قال احمد وغیرہٖ کان کذابا وقال الجوزجانی سمعتُ غیر واحدٍ یقول (کان یضع الحدیث وھو صاحبِ قصۃ الحمام مع المہدی

(حرف الفاء)

۳۳۹- الفضل بن حماد الواسطی قال الدارقطنی کذّابٌ

۳۴۰- الفضل بن اسکین بن السخیت القطیعی الاسود وھو ابو العباس السندی شیخ لابی یعلیٰ } کذبہ ابن مُعین

۳۴۱- الفضل بن عیسیٰ الرقاشی قال ابن الجوزی کذابٌ

۳۴۲- الفضیل بن لیسار عن ابی جعفر محمد بن علی قال محمد بن نصر کان رافضیاً کذّاباً

Marfat.com

۳۴۳۔ فہد بن عوف العامری ابو ربیعہ قال ابن المدینی کذّابٌ
۳۴۴ الفیض بن وثیق قال ابن معین کذاب خبیث

(حرف القاف)

۳۴۵ قاسم بن ابراہیم الملطی عن لوین قال الدارقطنی کذابٌ
۳۴۶۔ قاسم بن محمد الفرغانی عن ابی عاصم النبیل قال الحاکم کان یضع وضعاً فاحشاً

۳۴۷۔ قدین بن سہل بن قرین عن ابیہ عن ابی ذئب } کذبہا الازدی

۳۴۸۔ قطن ابن صالح الدمشقی عن ابن جریج قال الازدی کذّابٌ

(حرف الکاف)

۳۴۹۔ کادح بن رحمت الزاہد عن سفیان الثوری قال الازدی وغیرہ کذّابٌ
۳۵۰۔ کنانہ بن جبلہ عن ابراہیم بن طہمان قال ابن معین کذابٌ
۳۵۱ کثیر بن مروان ابو محمد الفہری المقدسی، قال یحیٰی مرۃً کذّاب وقال ابو حاتم یکذبُ فی حدیثہٖ
۳۵۲۔ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی قال الشافعی رکن من ارکانِ الکذب وقال ابن حبّان لہٗ عن ابیہٖ عن جدہٖ نسخۃ موضوعۃ

Marfat.com

حرف اللّام

۳۵۳- لاحق بن الحسین بن ابی الورد کذاب وضّاع روی عنہ ابونعیم فی الحلیۃ وغیرھا مصایب

۳۵۴- لاھز بن عبداللہ ابو عمر التمیمی عن معمر بن سلیمان لایعرف واتی بخبرٍ باطلٍ۔

۳۵۵- لوط بن یحیٰ ابومخنف کذّابٌ تالفٌ

حرف المِیم

۳۵۶- مامون بن احمد السلمی الھروی عن ہشام بن عمّارٍ } کذّاب خبیث وضّاع

۳۵۷ محمد بن ابان الرازی عن ہشام ابن عبیداللہ دجّال کذّبہ ابوزرعۃ وغیرہٗ

۳۵۸- محمد بن ابراہیم بن العلاء الشامی شیخ لابن ماجۃ } قال الدارقطنی کذّابٌ

۳۵۹- محمد بن احمد النخاس العطار شیخ متاخر قال ابن السمعانی کذّابٌ

۳۶۰- محمد بن اسحاق بن یزید العینی قال ابوعمرو بن عوف کذّاب

۳۶۱- محمد بن ایوب عن ہشام الرازی لقی الحمیدی قال ابوحاتم کذّابٌ

۳۶۲- محمد بن حاتم بن خزیمۃ الکشی قال الحاکم کذابٌ

۳۶۳- محمد بن الحسن بن مالک السعدی عن محمد بن حمدویہ کذّبہ ابومسعود الدمشقی

Marfat.com

۳۶۴۔ محمد بن سعید الدمشقی المصلوب کذاب صلب فی الزندقۃ

۳۶۵ محمد بن سعید الازرق عن ھدیۃ و شریح بن یونس کذابٌ یضع الحدیث

۳۶۶ محمد بن سلیمان بن ابی فاطمۃ عن اسد ابن موسیٰ قال الدارقطنی کذاب یضع الحدیث

۳۶۷۔ محمد بن عبد اللہ بن القاسم الرازی النحوی کذابٌ ویلقبُ جراب الکذب

۳۶۸ محمد بن عبد الرحمان الوجابر ابیاضی المدنی عن سعید ابن المسیب کذابٌ

۳۶۹ محمد بن عبد الکریم المروزی عن وھب بن جریر کذبہ ابو حاتم

۳۷۰۔ محمد بن عبید القرشی عن مالک کذبہٗ الدارقطنی

۳۷۱۔ محمد بن عکاشۃ الکرمانی عن عبد الرزاق کذاب وقال الحاکم والدارقطنی یضع الحدیث

۳۷۲۔ محمد بن القاسم الاسدی الکوفی قال احمد والدارقطنی کذابٌ

۳۷۳۔ محمد بن معاویۃ النیساپوری نزیل مکۃ کذبہ ابن معین والدارقطنی

۳۷۴۔ محمد بن مقاتل الفاریابی ذکر ابن الجوزی فی مقدمۃ الموضوعات عن سھل ابن السری } انہٗ وضاعٌ

۳۷۵ مینا ابن ابی مینا مولیٰ عبد الرحمان بن عوف عن مولاہ و عثمان و ابن مسعود قال ابو حاتم کذابٌ۔

حرف النّون

۳۷۶۔ نصر بن حماد ابو الحارث الوراق کذبہٗ یحییٰ ابن معین

۳۷۷۔ نھشل بن سعید بن وردان متروکٌ وکذبہٗ اسحاق ابن راھویہ

Marfat.com

۳۷۸۔ نوح بن یزید ابو عصمۃ وھو نوح ابن ابی مریم کذاب وضاع

(حرف الھاء)

۳۷۹۔ ھرون بن عیب البلخی عن جویبر قال الازدی کذاب

۳۸۰۔ الھیثم بن احمد بن محمد بن سالم المصری قال الحسن بن عمر البصری کذاب وضاع

۳۸۱۔ الھیثم بن عدی الطائی قال البخاری ویحیی کان یکذب وقال ابوداؤد وغیرہ کذاب

(حرف الواو)

۳۸۲۔ الولید بن سلمۃ الطبری الاردنی قال دحیم وغیرہ کذاب قال ابن حبان یضع الحدیث علی الثقات

۳۸۳۔ الولید بن محمد الموقری قال یحیی کذاب

۳۸۴۔ وھب بن حفص البجلی الحرانی عن ابی قتادہ کذبہ ابو عروبہ و قال الدارقطنی کان یضع الحدیث

۳۸۵۔ وھب بن وھب ابو البختری القاضی قال احمد وغیرہ کذاب وضاع

۳۸۶۔ الوازع بن نافع العقیلی الجزری قال الحاکم وغیرہ روی احادیث موضوعۃ

حروف الياء

۳۸۷- يحيى ابن العلاء البجلي الرازي قال احمد بن حنبل كذاب يضع الحديث
وقال ابن عدي احاديثه موضوعة
وقال في التقريب رمي بالوضع

۳۸۸- يزيد بن عياض بن جعدبة الليثي المدني كذبه مالك وغيره

۳۸۹- يعقوب بن الوليد المدني عن هشام بن عروة كذبه احمد والناس

۳۹۰- يونس بن خباب الاسيدي مولاهم الكوفي رافضي كذاب

۳۹۱- يوسف بن الغرق بن ابي الفرات قاضي ابن عمران قال الازدي كذاب

۳۹۲- يوسف بن جعفر البغدادي حدث عن يزيد بن هارون
كذبه الحافظ ...

۳۹۳- يوسف بن حبيب الخوارزمي قال ابو سعيد النقاش كان يضع الحديث

۳۹۴- يحيى بن غالب عن ابيه عن الحسن بخبر في فضل معاوية كذاب

۳۹۵- يحيى بن عبد الجبار ... كذاب

۳۹۶- يحيى بن زكريا ... قال ابن الجوزي
هو ... قال ابن عدي كان
يضع الحديث ويسرق قال الحافظ ...
... وان ...

يا ... كذاب ... الحديث مقلوب ...

متہم بالکذب، اور متہم بالوضع کی تعداد غالباً دو ہزار سے بھی زائد ہے لیکن ہم نے اُن وضّاعین، کذّابین، متہم بالوضع اور متہم بالکذب کا تذکرہ کیا ہے جو تمام محدثین کے نزدیک وضّاع، کذّاب یا متہم بالکذب و بالوضع شمار کئے جاتے ہیں۔ دوسروں کو طوالت کے خوف کے پیشِ نظر ترک کر دیے ہیں۔ اب ذیل میں ان کے مراجع اور مصادر ملاحظہ فرمائیں۔ جن سے ان وضّاعین اور کذّابین کی تلخیص کی گئی ہے۔

وضّاعین اور کذّابین کے مراجع :-

۱۔ میزان الاعتدال۔ لامام الحافظ المحدث شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی الدمشقی المولود سنۃ ۶۷۳ والمتوفی سنۃ ۷۴۸ ہجریۃ

۲۔ لسان المیزان۔ لامام الحافظ الحجۃ شیخ الاسلام شہاب الدین ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفیٰ سنۃ ۸۵۲ھ رحمہ اللہ تعالےٰ

۳۔ تہذیب التہذیب

۴۔ الجرح والتعدیل لامام الحافظ الناقد شیخ الاسلام ابی محمد عبدالرحمان بن الامام الکبیر ابی حاتم محمد بن ادریس بن المنذر التیمی الحنظلی الرازی المتوفیٰ سنۃ سبع و

عشرین وثلثمائۃ

۵۔ التاریخ الکبیر للحافظ النقاد شیخ الاسلام جبل الحفظ وامام الدنیا ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم الجعفی البخاری المتوفی سنۃ ست وخمسین ومائتین من الہجرۃ النبویۃ

۶۔ رجال الکشی۔ لابی عمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی

۷۔ المغنی وذیلہ للذہبی

۸۔ الکشف الحثیث للبرہان الحلبی

۹۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء للحافظ ابی نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی المتوفی ۴۳۰ھ

۱۰۔ تاریخ بغداد۔ للحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی

ان کے علاوہ اور بھی اسماء الرجال کی کئی کتب ہیں جن سے وضّاعین اور کذّابین کی نشان دہی ہوتی ہے۔ اسمائے وضاعین کی فہرست اور ان کے مراجع بیان کرنے کے بعد ہم اختصاراً احادیث موضوعہ کے مراجع ذکر کرتے ہیں۔ بعد میں انشاء اللہ علمائے امت کی مساعی اور جہود کا تذکرہ کریں گے جو انہوں نے وضّاعین کے مقابلہ میں صرف کیں۔

موضوع روایات کے مراجع

وہ کتب اور تصنیفات جن میں موضوع روایات اور جھوٹی قسم کی احادیث پائی جاتی ہیں ان میں وہ مسانید اور معاجم خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ جو محدثین اور فقہاء کے ہاں متداول نہیں ہوئیں۔ اور نہ

Marfat.com

ہی ان مسانید اور معاجم کی اسانید و متون کی تحقیق کے متعلق کوشش کی گئی۔

ذیل میں ہم چند کتب کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(۱) کتب الخطیب البغدادی (۲) کتب ابی نعیم

(۳) کتب جوزقانی (۴) کتب ابن عساکر

(۵) کتب ابن النجار (۶) کتب الدیلمی

(۷) کتاب الکامل لابن عدی اور (۸) مسند خوارزمی۔

اگر ان مندرجہ بالا مؤلفین کی کتب کی تفصیل مطلوب ہو تو عجالۂ نافعہ کی طرف رجوع فرمائیں۔ ہم نے یہاں اتنی نشاندہی کر دی ہے کہ ان کتب میں موضوع روایات کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

جناب عبدالوہاب عبداللطیف صاحب تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ کے مقدمہ میں چند کتب کا ذکر کرتے ہیں جن میں موضوع روایات کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۹) کتاب الشہاب للقضاعی۔ علامہ صاغانی الدر الملتقط میں رقمطراز ہیں:۔ (انہ وقع فیہ کثیر من الاحادیث الموضوعۃ)

۱۰۔ کتب الحکیم الترمذی

۱۱۔ کتب الواقدی۔ جیسے فتوح الشام۔ تفسیر ابن عباس۔ المروی من طریق الکذابین۔ کالکلبی والسدی ومقاتل۔ کما ذکرہ السیوطی وابن تیمیہ

۱۲۔ نزہۃ المجالس

۱۳۔ مقتنی النقائر للصفوری (فانہ مشحون بالموضوعات)

Marfat.com

١٤۔ وما لا اصل له من القصص والحكايات (١٥) تنبيه الغافلين

١٦ قرة العيون

١٧۔ مفرح القلب المحزون (وهما لابی الليث السمرقندی كما ذكره الذهبی)

(١٨) قصص الانبياء للثعلبی (١٩) درة الناصحين للخوبوی

(٢٠) بدائع الزهور فی وقائع الدهور (لابن اياس)

٢١۔ الروض الفائق فی المواعظ والرقائق للحريفيش

٢٢۔ وصايا الامام علی، كما ذكره الصغانی، وغير ذلك من الكتب فی المناقب وفضائل البلدان والملاحم والخواص الطبية والاعمال الروحانية

فتنۂ وضعِ حدیث اور سلفِ صالحین

عہدِ صحابہؓ سے لے کر جمع و تدوینِ حدیث کے تکمیلی دور تک کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ فتنۂ وضعِ حدیث کی ابتدا ہی سے ساتھ ہی سلف صالحین اور علماء اسلام پوری دیانت داری کے ساتھ [illegible] اور حدیث کی حفاظت و تنقیح کے سلسلہ میں جو وضع کے قواعد انہوں نے ترتیب دیے وہ [illegible] قابل ہیں۔ اور [illegible] اخبار و روایات کی جانچ پڑتال کے لیے [illegible] اصول انہوں نے وضع کیے ہیں اقوامِ عالم کی تاریخ میں [illegible] علماء اسلام کو قدرت نے پیدا [illegible] فخر [illegible] ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

Marfat.com

اب ہم جہابذہ امت کی ان جہود و مساعی کی قدرے تفصیل سے بحث کرتے ہیں جن کو بروئے کار لا کر انہوں نے حدیث نبوی کو وضاعین کے دجل و فریب سے بچایا اور اعداے دین کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

التزام اسناد

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ ایک دوسرے کو شک و شبہ کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔ اسی طرح تابعین بلا توقف صحابہؓ کی روائت کردہ احادیث کو قبول کر لیتے حتیٰ کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مختلف قسم کے فتنے کھڑے ہو گئے اور فرق و احزاب کے ظہور سے کذب بیانی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور احادیث میں اختلاط و آمیزش ہونے لگ گئی۔

اندریں حالات صحابہؓ و تابعینؒ نے حدیث کی نقل و روایت میں حزم و احتیاط سے کام لینا شروع کیا۔ اور اسناد کا التزام کیا۔ صرف اسی حدیث کو قبول کرتے جس کے رواۃ ثقہ ہوں اور ان کی عدالت قابل اعتماد ہو۔

چنانچہ امام ابن سیرینؒ فرماتے ہیں

لم یکونوا یسالون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اہل السنة فیوخذ حدیثہم وینظر الی اہل البدع فلا یوخذ حدیثہم

پہلے زمانہ میں اسناد کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا۔ جب فتنوں کا ظہور ہوا تو راویوں کے متعلق سوال کیا جانے لگا۔ اہل سنت کی روایت کردہ حدیث قبول کی جاتی اور اہل بدعت کی ترک کی جاتی تھی[1]

---

[1] مقدمہ نووی شرح مسلم ص۱۱ ج۱ و سنن الدارمی ص ۱۲ ج ۱

Marfat.com

حدیث نبوی کی روایت میں اس احتیاط کا التزام صغار صحابہ رض اور کبار تابعین رح کے عہد میں شروع ہوا جبکہ فتنے پیدا ہو گئے اور لوگوں کے دلوں میں صدق و امانت کے جذبہ میں ضعف و انحلال شروع ہو گیا۔ چنانچہ امام مسلم رح مقدمہ صحیح مسلم میں مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ

بشیر عدوی رح حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیثیں بیان کرنے لگے مگر جب حضرت ابن عباس نے سماعِ حدیث کی طرف توجہ نہ دی تو انہوں نے متعجبانہ انداز میں پوچھا:۔

یا ابنَ عباسؓ مالی لا اَراکَ تسمعُ لحدیثی - احدثک عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا تسمعُ	اے ابن عباسؓ۔ کیا بات ہے کہ میں آپ کو آنحضور کی حدیثیں سنا رہا ہوں اور آپ سن نہیں رہے۔

ان کے جواب میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔

انا کنّا مرۃً اذا سمعنا رجلاً یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابتدرتہ ابصارُنا واصغَینا الیہ باَذانِنا فلما رکب الناس الصعب والذلول لم ناخذ من الناسِ الا ما نعرف[1]	ایک زمانہ وہ تھا کہ جب کوئی شخص "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کہتا تو ہم ہمہ تن گوش ہو کر اس کی بات سنتے جب ہر کس و ناکس حدیثیں بیان کرنے لگا تو ہم وہی روایت قبول کرنے لگے جس سے آشنا ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم بشرح النووی ص۱۰ ج۱ بحوالہ السنۃ قبل التدوین

الغرض جب دورِ فتن میں روایتِ حدیث میں کذب بیانی سے دریغ نہ کیا جانے لگا تو صحابہؓ و تابعینؒ نے اسناد کا التزام کیا اور جب تک بواسطہ عدل حدیث نہ سن لیتے اس پر اعتماد نہ کرتے

چنانچہ ابو العالیہؒ فرماتے ہیں۔

کنا نسمع الروایۃ بالبصرۃ عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رضینا حتی رحلنا الیھم فسمعناھا من افواھھم[1]

ہم بصرہ میں صحابہ کی روایت کردہ احادیث لوگوں سے سنتے تو ہمیں اطمینان نہ ہوتا جب تک کہ ہم سفر کرکے مدینہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور براہ راست ان سے وہ احادیث سن نہ لیتے۔

امام شعبیؒ کا بیان ہے کہ مجھے ربیع بن خثیم نے ابو ایوب انصاری سے ایک حدیث سنائی تو میں نے ربیع سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے تو اس نے جواب دیا۔ عمرو بن میمون سے اور عمرو نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور پھر آخر تک سلسلہ اسناد کو ابو ایوب تک قائم کیا۔

اس واقعہ کو بیان کرکے یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں۔

ھذا اول ما فتش عن الاسناد[2] (میرے علم میں اسناد کے متعلق یہ پہلی تفتیش ہے)

---

[1] ایضاً مقدمہ صحیح مسلم

[2] مقدمہ التمہید لابن عبدالبر

عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں:- الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء[1] (اسناد دین کا ایک لازمی جزو ہے۔ اسناد نہ ہو تو کوئی شخص جو چاہتا کہتا پھرے)

تابعینؒ اور تبع تابعینؒ بھی اسناد کی ایک دوسرے کو وصیت فرماتے اور انہوں نے دیگر علوم حدیث کی طرح اس میں بھی امتیاز حاصل کر لیا۔ چنانچہ امام ابوداؤد الطیالسی فرماتے ہیں۔ علم حدیث چار علماء کے پاس تھا۔ یعنی قتادہ۔ زہری، ابواسحاق اور اعمش

ان میں زہری کے متعلق فرماتے ہیں:- کان اعلمھم بالاسناد اور التزام اسناد نے ایک عام عادت کی حیثیت اختیار کر لی چنانچہ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں۔ اذا حدثک رجل بحدیث فقل عمن ھذا[2] (جب کوئی تجھے حدیث بیان کرے تو اس سے اسناد کا سوال کیجیے)

صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے اسناد میں التزام کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک عام آدمی بھی اسناد کو لازمی قرار دینے لگا۔ اصمعی کہتے ہیں کہ میں ابن عیینہ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے دیکھا ہوں کہ ان کے پاس ایک اعرابی حدیث کے بارے پوچھ رہا تھا۔ ما تقول فی امرأۃ من الحاج حاضت قبل ان تطوف بالبیت؟

تو سفیان بن عیینہ نے جواب فرمایا۔ تفعل ما یفعل الحاج غیر انھا لا تطوف بالبیت

---

[1] صحیح مسلم بشرح النووی ص۱۲ ج۱ [2] کتاب الجرح والتعدیل ص۲۳ ج۱

اعرابی نے کہا۔ ھَلْ من قدوۃ۔ کوئی نمونہ؟ (کسی کا طرزِ عمل ایسا ہو)
ابنِ عیینہ نے فرمایا۔ نعم۔ عائشۃ حاضت قبل ان تطوف
بالبیت فامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
جب ابنِ عیینہ نے پوری حدیث بیان فرمائی۔ تو اعرابی پوچھنے لگا۔
ھل من بلاغٍ عنھا۔ (کیا اس کی سند بھی آپ کے پاس موجود ہے)
پھر سفیان ابن عیینہ نے پوری سند سنائی
حدثنی عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ بذلک[1]
اعرابی نے سند کو سُن کر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا
لقد استمنت القدرۃ واحسنت البلاغ واللہ لک بالرشاد۔
مدائنی فرماتے ہیں:۔
ایک اعرابی نے ایک شخص کو حدیث بغیر اسناد کے بیان کرتے ہوئے سُنا
تو کہا:۔ لم ترسلھا بلا ازمۃٍ ولا خطم[2]
ایک عام آدمی کا اس طرح اسناد کا التزام کرنا صحابہ کرام، تابعین
اور تبع تابعین کے التزام کا نتیجہ ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

بعض لوگوں نے تابعینؒ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے
کہ اگر تابعین اسناد کا التزام کرتے تو پھر ان سے مراسیل منقول نہ ہوتیں
حالانکہ ان سے مراسیل ثابت ہیں۔

---

[1] الکفایہ ص ۴۰۲
[2] الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۶۲

اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ یہ اعتراض اور الزام مبنی علی الجہالت ہے۔ کیونکہ جہاں تابعین سے کوئی مرسل روایت مذکور ہے اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ تابعین کو اسناد یاد نہ ہوتی یا وہ اسناد کا التزام نہ کرتے بلکہ دوسری روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب کسی مرسل روایت کی اسناد کے متعلق ان سے دریافت کیا جاتا تو فوراً اسناد بیان کر دیتے۔

چنانچہ ابن عبد البرؒ امام مالک بن انسؒ سے متصل اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں:۔

کُنا نجلسُ الی الزھری والی محمد بن المنکدر فیقول الزھری قال ابن عمر کذا وکذا

یعنی ہم زہری اور محمد بن منکدر کی مجلس میں بیٹھتے تو زہریؒ ابن عمر کی طرف حدیث منسوب کرتے ہوئے فرماتے:۔ قال ابن عمر کذا وکذا حالانکہ خود امام زہریؒ نے ابن عمرؓ سے نہیں سُنا۔ امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں۔ جب ہم دوبارہ امام زہریؒ کے پاس بیٹھتے تو ہم دریافت کرتے:۔

الذی ذکرتَ عن ابن عمر من اخبرک بہ؟ قال ابنہ سالمٌ

کہ ابن عمر کی طرف جو آپ نے حدیث منسوب کی ہے اس کے بارے میں کس نے آپ کو خبر دی؟ تو امام زہری نے فرمایا اس کے بیٹے سالم نے

لہ مقدمۃ التمہید لابن عبد البرؒ

Marfat.com

اس قسم کے شواہد بکثرت موجود ہیں جن کے پیش نظر ہم اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ تابعین جن مراسیل کو پیش کرتے وہ ان کی اسناد سے پوری طرح آگاہ ہوتے تھے۔ محض اختصار کی غرض سے بعض اوقات اسناد کو ترک کر دیتے تھے اور پھر ان کو اپنے شیخ پر اعتماد کامل ہوتا جس کی بنا پر ارسال سے کام لیتے جیسا شعبہ فرماتے ہیں:۔

كُنْتُ اجالِسُ قتادة فيذكر الشيئ فاقول كيف اسنادُهُ؟ فيقول المشيخة الذين حولك ان قتادة (كيف اسنادُه) سند[1]

قتادہ جب کبھی مجلس میں کوئی بات کرتے تو میں ان سے سند کے بارے میں معلوم کرتا۔ تو مجلس کے مشائخ فرماتے (پوچھنے کی ضرورت نہیں) قتادہ خود ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں[1] یعنی ان کو قتادہ کے ثقہ ہونے پر پورا اعتماد ہوتا۔

الغرض صحابہ، تابعین اور تبع تابعین نے اس قدر اسناد کا التزام کیا کہ بعض علماء حدیث کو حدیث بدوں اسناد کے بیان کی جاتی بیت بلا سقف و قوائم کے ساتھ تشبیہ دیتے:۔ والعلم ان فاته اسناد مسند كالبيت ليس له سقف ولا طنب[2]

۲۔ طلب حدیث کے لئے سفر

اس دور میں حدیث کے طلب صحابہ و تابعین اور آئمہ فن کی جانب رجوع کر کے سند متن دونوں کی تحقیق کرنے لگے۔ خداوند کریم نے سنت رسول کے تحفظ و بقا کے لئے یہ اہتمام کیا کہ چند اکابر صحابہ کی عمر دراز ہیں

[1] مقدمہ الجرح والتعدیل ص ۱۶۶

[2] المحدث الفاصل ص ۲۲

برکت دی تاکہ وہ حدیث نبوی کا مرکز و محور قرار پا گیا۔ اور لوگ ان سے مستفیض ہو سکیں۔ جب اس نورانی درخت کو فروغ حاصل ہوا تو لوگ ان صحابہ کا رخ کرتے اور احادیث کو جانچتے تھے جو احادیث و آثار وہ لوگوں سے سنتے ان کی خدمت میں پیش کر کے ان کی حقیقت و کیفیت دریافت کرتے۔

امام مسلمؒ نے مقدمہ صحیح مسلم میں ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو خط لکھ کر عرض کیا کہ مجھے چند احادیث لکھ بھیجیں۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا ابن ابی ملیکہ خیر خواہ بچہ ہے میں اسے چند باتیں لکھ بھیجوں گا۔

چنانچہ آپ نے حضرت علیؓ کے فیصلے طلب کئے۔ ان میں سے چند چیزیں لکھیں اور بعض کے بارے میں فرمایا یہ فیصلہ حضرت علیؓ ایسی صورت میں کر سکتے تھے جب آپ گمراہ ہو گئے ہوں۔ غرض ایسے فیصلے آپ نے ساقط کر دیئے یا پیدا ہونے کے وقت سے آپ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔[1]

اسی طرح دیگر صحابہ کی یہ حالت نہیں بلکہ جو بھی ان سے ملنے کو دور دراز سے سفر برداشت کر کے معتبر راویوں نے حدیثیں ان سے روایت کیں۔ چنانچہ حضرت ابو ایوب انصاری عقبہ بن عامر کی ملاقات کو مصر میں اور جابر بن عبداللہ عبداللہ بن انیس کی ملاقات کو شام میں تشریف لے گئے۔[2]

۱؎ صحیح مسلم مقدمہ ص ۱۰ ج ۱ ۔ ۲؎ الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ص ۱۲۶ وجامع بیان العلم ص ۹۳ ج ۱ وتہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۴۹ تا ۱۵۰

حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں:۔
"میں صرف ایک حدیث کے لئے شب و روز چلتا رہتا تھا۔"[1]
اور ابن شہاب زہریؒ نے شام میں، عطا بن یزید اور ابن محیریز نیز ابن حیوہ کی طرف رحلت کی

ایک مرتبہ امام شعبیؒ نے ایک حدیث روایت کی پھر اپنے شاگرد سے کہا
خُذها بغير شيئ، قد كان الرجل يرحَلُ فيما دونها الى المدينة[2]
(بلا معاوضہ لے لو۔ ایک زمانہ تھا کہ اس سے کم درجہ حدیث کی تلاش میں ایک شخص کو مدینہ جانا پڑتا تھا)

حضرت بشر بن عبداللہ حضرمی کا قول ہے "میں صرف ایک حدیث سننے کے لئے کئی شہروں کا سفر کیا کرتا"[3]

یحییٰ بن کثیر مدینہ میں صحابہ کی اولاد سے ملاقات کرنے کے لئے گئے تھے محمد بن سیرین کوفہ کی طرف عبیدہ، علقمہ اور عبدالرحمان بن ابی لیلی کی ملاقات کے لئے گئے تھے۔ امام اوزاعیؒ یحییٰ بن ابی کثیر کی طرف یمامہ میں گئے[4]

خلاصہ مرام یہ کہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ انہوں نے حدیث کی تحقیق و تدقیق کے لئے کس قدر کوشش اور جانفشانی سے کام لیا۔

---

[1] جامع بیان العلم ج ا ص ۹۴ [2] جامع بیان العلم وفضلہ ص ۹۲ ج ۱ و عوۃ فی صفحہ ۹۳ و ۹۴ [3] المرجع السابق
[4] المحدث الفاصل ص ۳۱

۳۔ تنقید رواۃ

رواۃ حدیث پر نقد و جرح فن حدیث کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اس کے ذریعہ علماء نے احادیث صحیحہ و سقیمہ کو باہم ممیز و ممتاز کیا ہے۔ محدثین نے اس بارہ میں جمہور و مداہنت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ فن حدیث کے ماہرین نے راویان حدیث کی چھان پھٹک کی۔ ان کی حیات ان کی سیرت اور کردار کا مطالعہ کیا۔ ان کے ظاہر و باطن کا بخوبی جائزہ لیا۔ اس بارہ میں نہ کسی کی ملامت کا خوف دامنگیر ہوا نہ راویوں پر نقد و جرح کرنے سے ورع و تقویٰ مانع ہوا۔

مشہور محدث یحییٰ بن سعید قطان سے دریافت کیا گیا۔

جن لوگوں سے آپ حدیث روایت نہیں کرتے۔ کیا وہ خدا کی بارگاہ میں آپ سے مزاحم نہ ہوں گے۔

موصوف نے جواب دیا۔ بارگاہ ربانی میں ان لوگوں کا مزاحم ہونا میرے لیے اس امر سے بہتر ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے دریافت فرمائیں کہ تم نے میری احادیث کو جھوٹ کی آمیزش سے کیوں نہ بچایا؟

محدثین نے اس قسم کے قواعد و ضوابط وضع کر لیے کہ قبول الروایۃ راوی کے اوصاف بیان ہوں۔ اور کن اوصاف سے روایت مردود ہو جاتی ہے۔ نیز انہوں نے متروک الروایۃ راوی کے حسب ذیل اقسام قرار دیے۔

۱۔ افترا پرداز

اس بات پر اہل علم کا اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دروغ بافی کرنے والے کی حدیث قبول نہیں کی جاتی۔ کیونکہ یہ افترا پردازی

اکبر الکبائر سے ہے۔ ایسے شخص کے کفر میں علماء مختلف الخیال ہیں۔ علماء کی ایک جماعت مفتری علی الرسول کو کافر قرار دیتی ہے۔ جب کہ دوسری جماعت کے نزدیک ایسا شخص واجب القتل ہے۔ اور اس کی توبہ کی قبولیت کے بارے میں بھی علماء کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ اور ابوبکر حمیدیؒ کا کہنا ہے۔ کہ ایسے شخص کی روایت ہرگز قبول نہ کی جائے خواہ وہ تائب ہی کیوں نہ ہو جائے۔ گو امام نودی اس کی توبہ کے بعد اس کی شہادت و روایت کے قبول ہونے کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔

امام سمعانی کا قول ہے۔ کہ جو شخص کسی ایک حدیث کی روایت میں دروغ گوئی کا مرتکب ہو اس کی باقی حدیثیں بھی مردود ٹھہریں گی۔ ملہ

حدیث من کذب علی الخ کے ضمن میں یہ بحث ذرا تفصیل سے گذر چکی ہے جو کہ حافظ ابن تیمیہؒ کی الصیف المسلول کا ملخص ہے۔

الغرض :- دروغ پیشہ، اہل بدعت، زنادقہ اور فاسق لوگ متروک الروایۃ ہیں۔ اگرچہ ان گروہوں پر محدثین نے بڑی تفصیل سے بحث کی ہے۔ لیکن اختصار کے پیش نظر ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں رواۃ کے چند اقسام وہ ہیں جن سے روایت اخذ کرنے میں محدثین نے احتراز کیا ہے۔

(نمبر۱) وہ راوی جس کی جرح و تعدیل کے بارے میں علماء کا اختلاف ہو۔

(۲) جس سے اکثر غلطی سرزد ہوتی ہو اور وہ اپنی مرویات میں ائمہ ثقات کی مخالفت کرتا ہو

(۳) جو کثیر النسیان ہو۔

ملہ صحیح مسلم بشرح النووی جلد ۱ صفحہ ۔

Marfat.com

(٤) عمر کے آخری حصہ میں جس کا حافظہ خراب ہوگیا ہو۔

(٥) جس کے حفظ میں نقص ہو۔

(٦) جو بلا امتیاز قوی وضعیف ہر قسم کے راویوں سے حدیث روایت کرتا ہو

٤۔ کذاب راویوں کی تتبع

وضع حدیث کے فتنہ کا سدباب کرنے کے لئے محدثین نے کذاب اور وضاع راویوں کی خوب تتبع کی ہے۔ ان کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ کیا ہے اور ان کو جھوٹی روایات بیان کرنے سے روکنے کی پوری کوشش کی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات جھگڑے اور فساد تک نوبت پہنچی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وضاعین اپنے اس قبیح اور شنیع فعل سے رکنے پر مجبور ہو گئے۔ اس سلسلہ میں حضرت شعبہ کے کارنامے قابلِ قدر ہیں۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:۔

لولا شعبۃُ ما عُرِفَ الحدیث بالعراقِ وکان یجیءُ الرجل فیقولُ لا تحدّثْ والا استعدیت علیک السلطان[1]

عبدالملک بن ابراہیم فرماتے ہیں:۔ رأیتُ شعبۃَ مغضباً مبادراً فقلتُ مہ یا ابا بسطام فارانی طینۃً فی یدہٖ وقال استعدی علی جعفر ابن الزبیر یکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[2]

یعنی میں نے شعبہ کو غصہ کی حالت میں دوڑتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا۔ اے ابا بسطام (کنیت) ذرا ٹھہریئے۔ تو اس نے مجھے اینٹ دکھاتے ہوئے کہا کہ میں ابن زبیر کو روکنے جا رہا ہوں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا پردازی

نمبر (١) الجامع لاخلاق الراوی صہ ٩٩/١

Marfat.com

کا ارتکاب کرتا ہے۔

اندازہ فرمائیے۔ کسقدر صحابہ کرام کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے حدیث کی حفاظت کے لیے کذابین کی تتبع اور ان سے مقابلہ کرنے میں کوششیں کیں۔

سفیان ثوری کی کوششیں بھی اس سلسلہ کی اہم کڑی ہیں ان کے متعلق۔ منقول ہے۔ کہ وہ کذابین پر انتہائی سختی کرتے۔ ان کے عیوب ظاہر کرنے میں سستی اور کاہلی سے کام نہیں لیتے تھے

ابن ابی غنیہ فرماتے ہیں۔

ما رأیت احداً اصفق وجہا فی ذات اللہ من سفیان الثوری [1]

بعض محدثین ایسے بھی تھے جو قطعی طور پر کذابین کے کذب اور جھوٹ کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ جسکی وجہ سے ان کو قتل کی دھمکی دیتے چنانچہ امام مسلم نے صحیح سند کے ساتھ حمزہ زیات سے نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ مرۃ الھمدانی نے حارث اعور سے کچھ کذب بیانی اور جھوٹی بات سنی تو اسے کہنے لگے۔

(اقعد بالباب) یہاں دروازے کے پاس بیٹھیے) مرۃ اندر داخل ہوئے تاکہ تلوار سے اس کی گردن اڑا دیں لیکن اعور کذاب خطرہ محسوس کرکے وہاں سے بھاگ گیا۔ [2]

اس سختی اور جراءت مندی کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ کذاب کذب بیانی اور دروغ گوئی سے باز آنے لگے۔ حتیٰ کہ سفیان ثوری کے زمانہ میں لوگ کذب اور جھوٹ پر جراءت نہیں کرتے تھے۔

---

[1] الکامل لابن عدی۔ صہ۲۔ جلد۱ [2] صحیح مسلم بشرح نووی صہ۹۹ جلد۱

لانہ کان یحدثنا عن الکذابین یکشف عنہم ویبین عوارھم

یعنی سفیان بے باکی اور جرأت مندی سے کام لیتے ہوئے کذابوں اور دجالوں کے عیوب لوگوں کے سامنے بیان کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے متعلق قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں۔

لولا سفیان الثوری لمات الورع۔ لہ

اللہ تعالیٰ ان علماء سلف کو اپنی بے شمار بخششوں اور رحمتوں سے نوازے جنہوں نے اس قدر جانفشانی سے کام لیا ہے۔

موضوع حدیث اور اسکی علامات

جس طرح علماء نے حدیث صحیح، حسن و ضعیف کے درمیان فرق و امتیاز کرنے کے لیے قواعد و ضوابط مقرر کیے ہیں اسی طرح احادیث موضوعہ کی جانچ پرکھ کے لیے بھی فن حدیث کے اصول و ضوابط مقرر کیے اور ایسے علامات مقرر کیے ہیں جن سے کسی حدیث کا موضوع ہونا پہچانا جا سکتا ہے۔ ہم پچھلے صفحات میں واضعین کے اصناف و اقسام اور وضع حدیث کے اسباب و وجوہ بیان کر چکے ہیں۔ اب ہم ان علامات سے بحث کرتے ہیں جن سے موضوع حدیث کی معرفت ہو سکتی ہے۔ علماء نے سند و متن حدیث کے اعتبار سے ان علامات کو دو انواع پر تقسیم کیا ہے۔ ایک وہ جن کا تعلق راوی یا اسناد سے ہے اور دوسری وہ جن کا تعلق متن سے ہے۔

سند میں وضع کی علامات

یوں تو ایسی علامات بہت ہیں مگر ہم اہم علامات بیان کریں گے۔

لہ الکامل لابن عدی، مقدمہ

Marfat.com

(نمبر ۱) ۔ راوی کذاب اور معروف بالکذب ہو۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا راوی اس حدیث کو بیان نہ کرتا ہو۔

علمائے حدیث نے جھوٹے راویوں کی جانچ پڑتال اور تاریخ بیان کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ انہوں نے جھوٹے راویوں کی ایک ایک روایت کا کھوج لگایا ہے کہ کوئی کذاب راوی ان کی گرفت سے بچ نہیں سکا۔

(نمبر ۲) ۔ موضوع حدیث کی ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ واضع خود اپنے جرم کا اعتراف کرے۔ جس طرح ابو عصمہ نوح بن ابی مریم نے قرآنی سورتوں کے فضائل سے متعلق حدیثیں وضع کرنے کا خود ہی اعتراف کر لیا تھا۔ اسی طرح عبدالکریم بن ابی العوجاء نے بھی اقرار کیا تھا۔ کہ اس نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کے ضمن میں چار ہزار حدیثیں وضع کی ہیں۔ ؎

(نمبر ۳) ۔ موضوع حدیث کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے اس کی ملاقات ہی ثابت نہ ہو۔ یا اس کی وفات کے بعد پیدا ہوا ہو۔ یا جس مقام پر سماع کا دعوے کرتا ہو وہاں سرے سے گیا ہی نہ ہو۔ چند امثلہ سے ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں۔

(الف) ۔ جب مامون بن احمد ھروی نے دعوے کیا کہ اس نے ھشام بن عمار سے حدیثیں سنی ہیں تو محدث ابن حبان نے دریافت کیا۔ آپ ملک شام کب گئے تھے؟

مامون نے کہا ۲۵۰ھ میں۔ ابن حبان نے کہا۔ جس ھشام سے تم روایت کا دعوے کرتے ہو وہ تو ۲۴۵ھ میں فوت ہو گیا تھا۔

؎ قبول الاخبار صد ۹۶۔

Marfat.com

(ب) عبداللہ بن اسحاق کرمانی نے جب محمد بن ابی یعقوب سے حدیثیں روایت کرنے کا دعوٰے کیا۔ تو اس سے کہا گیا کہ محمد بن ابی یعقوب تو تمہاری پیدائش سے نو سال پہلے فوت ہو گیا تھا۔

(ج) جب محمد بن حاتم نے عبد بن حمید سے حدیث روایت کی۔ تو مشہور محدث حاکم ابو عبداللہ نے کہا۔ محمد بن حاتم نے عبد بن حمید کی وفات کے تیرہ سال بعد اس سے حدیث سنی۔

(د) مقدمہ صحیح مسلم میں مذکور ہے۔ کہ معلی بن عرفان نے کہا۔ ہمیں ابو وائل نے بتایا کہ جنگ صفین میں عبداللہ بن مسعودؓ ہمارے سامنے آئے۔ یہ سن کر معلی کے شاگرد فضل بن دکین نے کہا۔ تو پھر ابن مسعودؓ دوبارہ زندہ ہو کر آئے ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ باختلاف روایات ۳۲ھ یا ۳۳ھ ہجری میں حضرت عثمانؓ کا عہد خلافت ختم ہونے سے تین سال پہلے فوت ہو گئے تھے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ایسے امور کا دارومدار واخبار راویوں کی تاریخ ولادت و وفات ان کی رحلت واقامت اور ان کے شیوخ کے کوائف واحوال کے جاننے پر ہے۔

بنا بریں ائمہ نے۔ طبقات الرجال پر کتابیں تالیف کی ہیں۔

قاضی حفص بن غیاث فرماتے ہیں۔

جب تم حدیث کے کسی راوی پر دروغ گوئی کا الزام عائد کرو۔ تو اس کی اور اس کے شیخ کی عمر کا محاسبہ کر لو۔

Marfat.com

سفیان ثوری کا قول ہے۔

جب راویوں نے جھوٹ بولنا شروع کیا تو ہم نے تاریخ سے ذندہ رکھا یا

نمبر ۲: بعض اوقات راوی کے حالات اور اس کے نفسانی حرکات سے بھی وضع حدیث کا پتہ چل جاتا ہے۔ مثلاً امام حاکمؒ نے سیف بن عمر تیمی سے روایت کیا ہے کہ ہم سعد بن طریف کے پاس بیٹھے تھے۔ اس کا بیٹا مکتب سے روتا ہوا آیا۔ سعد نے رونے کی وجہ پوچھی لڑکے نے کہا کہ مجھے استاد نے پیٹا ہے۔ سعد نے کہا۔ آج میں ان کو ذلیل کر کے رکھ دوں گا۔ اس وقت یہ حدیث بیان کرنے لگا۔

مجھے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تمہارے بچوں کے استاد تم میں سب سے زیادہ شریر ہیں (وہ یتیموں) پر بہت کم رحم کرنے والے اور مسکینوں پر بہت زیادہ سختی کرنے والے ہیں۔ اسی طرح محمد بن حجاج نخعی دنیا فروش تھے تو انہوں نے اس کی فضیلت میں ایک حدیث وضع کر لی۔

الہریسۃ تشد الظہر کہ دلیا مقوی باہ ہے۔

متن میں وضع کی علامات

وضع فی المتن کے علامات و آثار بہت ہیں مگر ہم ان میں سے اہم ذکر کریں گے۔

نمبر ۱: رکاکت فی اللفظ: بعض اوقات موضوع حدیث ایسے رکیک الفاظ

پر مشتمل ہوتی ہے کہ عربی زبان وادب کا دقیقہ شناس فوراً
پہچان جاتا ہے کہ ایسے الفاظ ایک فصیح و بلیغ شخص سے
صادر نہیں ہو سکتے چہ جائیکہ سید الفصحاء صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایسے کلمات کا صدور ہو۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں یہ علامت
اس حدیث میں متصور ہو سکتی ہے جس میں اس امر کی صراحت
کردی گئی ہو کہ یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں
امام ابن دقیق العید فرماتے ہیں۔

بعض اوقات حدیث کے الفاظ کو پیش نظر رکھ کر اس کے
موضوع ہونے کا فیصلہ صادر کیا جاسکتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کثرت ممارست کی بنا پر محدثین میں
ایک ایسا ذوقی ملکہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی اساس پر وہ فوراً
پہچان لیتے ہیں کہ حدیث میں وارد شدہ الفاظ منقول نہیں
ہو سکتے۔ امام بلقینی اس کی تائید میں فرماتے ہیں

اس کی مثال یہ ہے کہ اگر عرصہ دراز تک ایک شخص کسی کی
خدمت کرتا رہے اور اس کی پسند و ناپسند سے آگاہ ہو
اور ایک شخص دعویٰ کرے کہ وہ فلاں چیز کو ناپسند کرتا ہے
حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چیز اس کو پسند تھی تو وہ فوراً اس کی
تردید کر دے گا۔

(۲) فساد معنی: فساد معنی سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث عقلی

Marfat.com

بدیہات کے خلاف ہو اور اس میں تاویل کا کوئی امکان نہ ہو مثلاً
حضرت نوح کی کشتی نے سات دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کیا
اور مقام ابراہیم کے نزدیک دو رکعت نماز ادا کی۔

۲۔ حکم و اخلاق کے قواعد عامہ کے منافی ہو۔ مثلاً
ترکوں کا ظلم بھی بہتر ہے اور عربوں کا عدل بھی برا ہے

۳۔ جو حدیث شہوت و فساد کی موجب ہو۔ مثلاً
خوبصورت چہرہ کی طرف دیکھنے سے نظر تیز ہو جاتی ہے

۴۔ حس و مشاہدہ کے خلاف ہو۔ جیسے
سنہ ہجری کے بعد کوئی بچہ ایسا پیدا نہ ہوگا جو خدا کو مطلوب ہو

۵۔ طب کے متفق علیہ قواعد کے خلاف ہو۔ مثلاً
بینگن ہر مرض سے شفا ہے

۶۔ جو حدیث خداوند تعالے کی تقدیس و تنزیہ کے خلاف ہو جیسے
اللہ تعالے نے گھوڑے کو پیدا کر کے بھگایا تو اسے پسینہ
آگیا۔ پھر اپنی ذات کو اس سے پیدا کیا۔

۷۔ جو حدیث تاریخی حقائق یا سنت اللہ کے مخالف ہو مثلاً
عوج بن عنق کا قد و قامت تین ہزار گز تھا جب نوح علیہ السلام
نے اسے طوفان سے ڈرایا تو اس نے کہا۔ مجھے اس اپنے پیالہ
(کشتی نوح) میں سوار کر لو۔ طوفان نوح اس کے ٹخنوں تک
پہنچا تھا وہ سمندر میں ہاتھ ڈال کر مچھلیاں پکڑ لیتا اور

Marfat.com

سورج کی گرمی میں بھون کر کھا لینا۔

پھر یہ حدیث بھی اسی قبیل سی ہے کہ "رتن ہندی" نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور وہ چھ سو سال تک بقید حیات رہا

۸۔ جو حدیث ایسی لغو باتوں پر مشتمل ہو جن سے عقلاً کا دامن پاک ہوتا ہے مثلاً۔

"سفید مرغ میرا دوست اور میرے محب جبریل کا دوست ہے"

نیز یہ حدیث۔

"دم بریدہ کبوتر پالا کرو۔ یہ تمہارے بچوں سے جنات کو دور کرتے ہیں۔

۹۔ عقل جس بات کو بداہتہً رد کرتی ہو۔ وہ باطل اور مردود ہے

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں

" قائل کا یہ قول کس قدر پسندیدہ ہے کہ جس حدیث کو دیکھو کہ وہ خلاف عقل ہے یا اصل و نقل سے ٹکراتی ہے تو جان لو کہ وہ موضوع ہے۔

المحصول میں ہے۔

جس حدیث سے باطل کا وہم پڑتا ہو اور اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو تو وہ جھوٹی ہے یا اس حدیث سے وہم کو زائل کرنے والا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔

Marfat.com

۳۔ صریح قرآن کیخلاف ہو۔

جو حدیث نص قرآنی کے خلاف ہو اور قابل تاویل نہ ہو وہ موضوع ہے مثلاً یہ حدیث

ولد الحرام سات پشتوں تک جنت میں نہیں جائے گا۔

یہ حدیث آیت قرآنی لا تزر وازرۃ وزر اخری (کوئی اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا) کے خلاف اور تورات سے ماخوذ ہے۔

۲۔ اسی طرح جو حدیث صریح سنت متواترہ کے خلاف ہو مثلاً جب میری طرف سے تمہیں کوئی حدیث سنائی جائے تو اسے لے لو۔ خواہ میں نے وہ بیان کی ہو یا نہ کی ہو۔ یہ موضوع حدیث ہے۔ کیونکہ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار سے متعارض ہے اور یہ متواتر ہے۔ کما مر

۳۔ وہ حدیث جو قرآن وسنت سے ماخوذ قواعد عامہ کے خلاف ہو جیسے

" جس کے یہاں بچہ تولد ہوا اور اس نے اس کا نام محمد رکھا تو والد و مولود دونوں جنت میں جائیں گے۔

نیز یہ حدیث

" میں نے قسم کھائی ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا۔ اس کو دوزخ میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ "

Marfat.com

مذکورہ بالا دونوں حدیثیں کتاب و سنت کے اس قطعی
و حتمی قاعدہ کے خلاف ہیں کہ فلاح و نجات کا مدار اعمال
صالحہ پر ہے۔ اسماء و القاب پر نہیں۔

۳۔ جو حدیث اجماع کے خلاف ہو وہ بھی موضوع ہے مثلاً
قضاء عمری سے متعلق مندرجہ حدیث۔

وہ جس نے رمضان کے آخری جمعہ میں چند فرض نمازیں قضاء
پڑھ لیں تو اس سے اس کی ستر سالوں کی فوت شدہ
نمازوں کی تلافی ہو جائے گی۔

یہ موضوع حدیث۔ اس اجماعی مسئلہ کے خلاف ہے کہ
کوئی عبادت فوت شدہ فرائض کی قائم مقام نہیں ہو سکتی

۴۔ جو حدیث عہد رسالت کے معروف تاریخی حقائق کے مخالف ہو

جو حدیث عہد رسالت کے معروف
تاریخی حقائق سے متصادم ہو وہ موضوع ہے۔ مثلاً یہ حدیث
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان
اور حضرت عمرو بن العاص کی خدمات کی بنا پر اہل ذمہ سے
جزیہ معاف کیا۔ اور ان سے بیگار معاف کر دیا۔
حالانکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ غزوہ خیبر کے سال تک جزیہ

Marfat.com

کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ حدیہ کے حکم پر مشتمل آیت غزوہ تبوک
والے سال ۹ھ نازل ہوئی

مزید برآں۔ حضرت سعد بن معاذؓ غزوہ خیبر سے قبل ۵ھ
غزوہ خندق میں فوت ہو گئے تھے۔ اور حضرت معاویہؓ
فتح مکہ کے موقعہ پر یعنی ۸ھ میں مشرف باسلام ہوئے تھے
بنا بریں تاریخی حقائق ببانگ دہل اس حدیث کی تردید
کرتے اور اس کے موضوع ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔
حضرت انسؓ سے مروی و منقول حدیث کو بھی اس کی مثال میں
پیش کر سکتے ہیں۔

"حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں حمام میں داخل ہوا تو
میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ چادر اوڑھے وہاں بیٹھے
ہیں۔ میں نے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا
اے انس: میں نے چادر کے بغیر حمام میں داخل ہونے سے
اسی لئے منع کیا ہے۔

حالانکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آنحضورؐ سرے سے
حمام میں داخل ہی نہیں ہوتے۔

اس لئے کہ عہد رسالت میں حجاز میں حمام میں نہانے کا رواج ہی

حدیث کا راوی کے مسلک سے مطابق ہونا:

Marfat.com

حدیث اس کے مسلک و مذہب سے ہم آہنگ ہو اور وہ اپنے مسلک میں غلو کی حد تک تعصب رکھتا ہو، تو اس کی روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا

مثلاً کوئی رافضی راوی اہل بیت کے فضائل میں حدیث روایت کرے یا راوی مثلاً فرقہ مرجیہ سے تعلق رکھتا ہو اور اپنے مسلک کی حمایت میں حدیث روایت کرے تو اسے تسلیم نہیں کریں گے

مثلاً حبہ بن جوین روایت کرتے ہیں کہ ہیں نے حضرت علی رضؓ سے سنا کہ فرماتے تھے۔ میں نے رسول اللہ کی رفاقت میں باقی لوگوں سے پانچ یا سات سال پہلے اللہ تعالےٰ کی عبادت کی حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا راوی ناقابلِ اعتماد اور بڑا غالی شیعہ تھا۔

۷ کسی مشہور واقعہ کو صرف ایک راوی کا روایت کرنا

جب حدیث کسی ایسے واقعہ پر مشتمل ہو جو بہت سے لوگوں کے سامنے وقوع پذیر ہوا ہو اور معلومات عامہ اس امر کی متقاضی ہو کہ بکثرت لوگ اسے نقل و روایت کرتے مگر یا ہمہ صرف ایک ہی راوی اسے روایت کرے تو ایسی حدیث ناقابل اعتماد ہو گی - اسی اصول کے پیش نظر علماء نے حدیث "غدیر خم"

کو جھوٹی اور موضوع قرار دیا ہے۔

علما کی رائے میں اس حدیث کے موضوع ہونے کی علامت یہ ہے کہ بقول شیعہ "غدیر خم" کا واقعہ صحابہؓ کی ایک کثیر جماعت کی موجودگی میں پیش آیا۔ پھر ہوا یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتخاب کے وقت سب صحابہ اس کے چھپانے پر متفق ہو گئے۔ اور کسی نے بھی اس کا اظہار نہ کیا۔

حالانکہ یہ بات عادۃً بعید و مستحیل ہے۔

روافض کا جمہور اہل اسلام کے خلاف اس حدیث کی نقل و روایت میں منفرد ہوتا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ روایت شیعہ کی ساختہ ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں

حضرت علیؓ کی خلافت سے متعلق شیعہ جو نص بیان کرتے ہیں وہ بھی اسی قبیل سے ہے ہم مختلف طریقوں سے جانتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ اس نص کو کسی ایک راوی نے باسند صحیح نقل نہیں کیا اس کا متواتر ہونا تو بڑی بات ہے۔ یہ بھی منقول نہیں کہ کسی راوی نے رازداری کے طور پر ہی اس کو نقل و روایت کیا ہو۔ حالانکہ خلافت کے بارے میں بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہوئے۔ سقیفہ بنی ساعدہ میں خلافت کا مسئلہ متنازع فیہ رہا۔ حضرت عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد یہ مسئلہ چھ

Marfat.com

اشخاص پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ کے سپرد کیا گیا۔ حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے بعد لوگ حضرت علی رضؓ کو خلیفہ منتخب کرنے کے سلسلہ میں بھی اختلافات کا اظہار کرتے لگے۔ ظاہر ہے کہ بقول شیعہ اگر حضرت علی کی خلافت سے متعلق کوئی جلی اور قاطع نص موجود ہوتی اور اہل اسلام کو اس کا علم بھی ہوتا۔ تو یہ ایک لازمی بات ہے کہ لوگ اس کو نقل و روایت کرتے۔ خصوصاً ایسے مواقع پر جب کہ لوگ ایسی روایات کو بڑے ذوق و شوق سے بیان کیا کرتے ہیں۔ جب صحابہ نے ایسے آڑے وقت پر یہ روایت بیان نہیں کی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یہ روایت سرے سے درست نہیں۔ بلکہ شیعہ کی من گھڑت ہے ؎۱

امام ابن حزم رحؒ فرماتے ہیں۔

شیعہ خلافت علی رضؓ سے متعلق جس نص کا دعوے کرتے ہیں وہ ہمیں کہیں نہیں ملی۔

البتہ ایک ضعیف روایت ہے جس کو ایک مجہول راوی دوسرے مجہول راوی ابو الحمراء نامی سے روایت کرتا ہے ہمیں معلوم نہیں ابو الحمراء کس مخلوق سے تعلق رکھتا ہے

مشہور شیعہ عالم ابن ابی الحدید رقمطراز ہے۔

؎۱ منہاج السنۃ ص ۱۱۸ ج ۴

معلوم ہونا چاہیئے کہ خلافت علی رضؓ کے بارے میں بکثرت اخبار و آثار پائے جاتے ہیں جو شخص عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق ان میں غور و فکر کرتا ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس ضمن میں ایک بھی صریح اور قطعی نص موجود نہیں جو شک و شبہ سے بالاتر ہو اور جس میں کسی دوسرے احتمال کی گنجائش نہ ہو جیسا کہ شیعہ کا دعوٰے ہے شیعہ اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ نبی کریمؐ نے بطریق عموم نہیں بلکہ واشگاف جلی اور صریح الفاظ میں حضرت علیؓ کی خلافت و امارت کی اطلاع دی اور مسلمانوں کو مامور فرمایا تھا کہ آپ کو سلام خلافت کریں۔

چنانچہ سب صحابہ نے تعمیل ارشاد کر دی۔ سرور کائناتؐ نے متعدد دفعہ صریح الفاظ میں فرمایا تھا کہ علی میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔ آپ نے حضرت علیؓ کی فرمانبرداری کا حکم دیا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایک منصف مزاج شخص جب ان واقعات پر غور کرتا ہے جو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد پیش آئے تو اسے قطعی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ ایسی کوئی نص سرے سے موجود ہی نہیں۔

۷۔ جو حدیث مبالغہ آمیز جزا و سزا پر مشتمل ہو۔ جب کوئی حدیث معمولی

کام کے صلہ میں مبالغہ آمیز اجر و ثواب پر مشتمل ہو یا اس میں معمولی کام کا مرتکب ہونے پر شدید وعید کی دھمکی دی گئی ہو۔ تو ایسی حدیث موضوع ہوتی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں رقت پیدا کرنے اور ان کو حیرت و استعجاب سے ہمکنار کرنے کے لئے پیشہ ور واعظ اکثر ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ مثلاً یہ حدیث :-

جس نے چاشت کی نماز کی اتنی اتنی رکعتیں پڑھیں تو اسے ستر نبیوں جتنا ثواب ملے گا۔

نیز یہ حدیث :-

جو شخص "لا الہ الا اللہ" پڑھتا ہے . . . . . . اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایک پرندہ پیدا کرتا ہے جس کی ستر ہزار زبانیں ہوتی ہیں۔ ہر زبان سے ستر ہزار بولیاں بولتا ہے جن سے وہ اس کے لئے بخشش طلب کرتا ہے۔ یہ ہیں وہ اساسی و اصولی قواعد و ضوابط جو محدثین نے حدیث کی چھان پھٹک کے لئے وضع کئے ہیں اس سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ انہوں نے صرف اسناد ہی کو ہدف نقد و جرح نہیں بنایا بلکہ متن کی جانچ پڑتال کی جانب بھی توجہ دی ہے۔

اس لئے مستشرقین اور ان کے کاسہ لیس نام نہاد

Marfat.com

محققین کا یہ الزام قطعاً بے بنیاد ہے کہ محدثین نے متن حدیث کی جانچ پڑتال کے لیے کوئی کوشش نہیں کی۔

علماء کی مساعی کے ثمرات ونتائج

علماء کی ان پرزور مساعی کے نتیجہ میں جن کا ذکر ہم نے مختصراً کیا ہے۔ شریعت کو استقامت حاصل ہوئی اور حدیث نبوی کے ستون مضبوط ہو گئے اہل اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے لازوال خزانہ کو پاکر سکون آشنا ہوتے۔ حدیث نبوی کے دامن کو اختلاط و آمیزش سے پاک وصاف کیا۔ حدیث صحیح وحسن وضعیف کے مابین فرق وامتیاز قائم ہوا اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی شریعت کو بازیچۂ فساد اور سازش کی آماجگاہ بننے سے بچا لیا۔ زنادقہ اور شعوبیہ اپنے عزائم قبیحہ میں خائب وخاسر ہوتے اور اہل اسلام ان مبارک ومسعود جہود ومساعی کے ثمرات ونتائج سے بہرہ اندوز ہوتے۔ ان مساعی کے اہم نتائج حسب ذیل ہیں

۱۔ تدوین حدیث - ۲۔ علم مصطلح الحدیث - ۳۔ علم الجرح والتعدیل - ۴۔ علوم الحدیث - ۵۔ احادیث موضوعہ

Marfat.com

پر مشتمل کتب۔

مندرجہ بالا علوم اپنے اندر متعدد علوم اور فنون کو لیئے ہوئے ہیں جو مستقل طور پر آج ہمارے سامنے کتابی شکل میں موجود ہیں علمائے سلف کی مساعی اور جہود کے اہم نتائج جو ہم نے ذکر کئے ہیں یہ مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ حیثیت رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ اگر خدا نے توفیق دی توان پر بھی ہم اپنی مساعی کو منظرِ عام پر لائیں گے۔

بلکہ ان میں سے صحاحِ ستہ اور کتابتِ حدیث تا عہد تابعین دو مقالے طبع ہو چکے ہیں۔ اب ہم اختصاراً ان کتب کا تذکرہ کریں گے جن میں محدثین نے تمام موضوعات کا اپنی بساط کے مطابق احاطہ کیا ہے تاکہ مقالہ تکمیلی پہلو سے محروم نہ رہ جائے

احادیثِ موضوعہ پر مشتمل کتب

جب حدیثِ نبوی میں دروغ گوئی کا ظہور و شیوع ہوا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء پردازی کرنے والوں کی چھان پھٹک کی جانے لگی تو علمائے سلف نے علانیہ مجالس میں ان کے تذکرے شروع کر دیئے اور واشگاف الفاظ میں "فلاں کذاب" وغیرہ کلماتِ جرح استعمال کئے اور کہا کہ زنادقہ اور قدریہ سے روایت نہ لی جائے

محدثین کے زمانہ میں جو لوگ دروغ گوئی میں رسوائے زمانہ تھے۔ ان میں سے اکثر کا ہم نے فہرست کی شکل میں ماقبل ذکر کر دیا ہے۔ امید ہے کہ حدیث سے لگاؤ رکھنے والے علماء اور طلباء کے لیے نفع مند ثابت ہو گا۔

اس کے بعد محدثین نے احادیث موضوعہ پر مشتمل جداگانہ کتب تصنیف کیں تاکہ عوام ان کے دام فریب میں نہ آسکیں اس ضمن میں مشہور ترین تصانیف حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کتاب الموضوعات

یہ حافظ ابوالفرج ابن الجوزی م ۵۹۷ھ کی مشہور ترین تصنیف ہے جو حال ہی میں تین جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں انہوں نے بعض احادیث کو تو موضوع کہا ہے اور بعض میں لایصح پر اکتفا کیا ہے۔

اس بارہ میں حافظ ابن الجوزی کا تشدد مشہور ہے کہ انہوں نے ایسی احادیث کو بھی موضوع کہہ دیا ہے جو دراصل صحیح یا حسن ہیں۔ غرضیکہ جن احادیث کو موضوع قرار دیا گیا ہے وہ تمام ابن الجوزی نے اس کتاب میں جمع کر دی ہیں خواہ وہ کتب صحاح میں ہی مندرج کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ صاحب السنۃ ومکانتہا نے ان صحیح احادیث کی تعداد کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ذکر کیا ہے جن کو ابن الجوزی نے موضوع قرار دیا ہے۔

بقول ابن الجوزی ۱۔ صحیح مسلم میں دو حدیثیں موضوع ہیں
۲۔ بخاری میں ایک موضوع حدیث موجود ہے۔
۳۔ مسند احمد میں ۳۸ موضوع احادیث ہیں
۴۔ سنن ابی داؤد میں ۹ اور جامع ترمذی میں ۳۰
۶۔ سنن نسائی میں ۱۰ : ۷، سنن ابن ماجہ میں ۳۰
۸۔ مستدرک حاکم میں ۶۰ اسی طرح دیگر کتب حدیث میں
حافظ ابن حجرؒ نے القول المسدد میں مسند احمد کا مدلل دفاع کیا ہے۔ علمائے ابن الجوزی کی ذکر کردہ اکثر موضوعات کو برقرار رکھا اور بہت کم احادیث میں ان کی مخالفت کی خصوصاً انہوں نے بخاری مسلم اور مسند احمد میں مندرج احادیث کے موضوع ہونے کی سختی سے تردید کی۔

(۲) المغنی عن الحفظ والکتاب :- یہ کتاب ابو عمر بن بدر موصلی متوفی ۶۲۳ھ کی تصنیف ہے اس کتاب میں صرف ان ابواب کا ذکر کیا گیا ہے جن سے متعلق کوئی صحیح حدیث روایت نہیں کی گئی۔

(۳) الدر الملتقط فی تبیین الغلط :- یہ کتاب علامہ رضی الدین ابو الفضل حسن بن محمد بن حسین متوفی ۶۵۰ھ کی تصنیف ہے علمائے اس کتاب کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے۔

(۴) - تذکرۃ الموضوعات: یہ حافظ ابن طاہر مقدسی کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اس میں وہ تمام حدیثیں جمع کردی ہیں جن کو کذاب، مجروح ضعیف اور متروک راویوں نے روایت کیا ہے۔

(۵) اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، یہ حافظ سیوطی کی تصنیف ہے یہ کتاب ابن الجوزی کی کتاب کی تلخیص پر مشتمل ہے ابن الجوزی نے جن احادیث کو موضوع قرار دیا تھا۔ علامہ سیوطیؒ نے ان میں سے بعض پر شدید تنقید کی ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے اس کتاب کا ضمیمہ بھی مرتب کیا تھا جس میں ان موضوعات کو جمع کیا ہے جن کو ابن الجوزی اپنی کتاب میں شامل نہ کرسکے۔

(۶) تذکرۃ الموضوعات محمد بن طاہر بن علی الفتنی (فتن یعنی پتن ساحلی علاقہ گجرات کے رہنے والے تھے) متوفی ۹۸۶ھ ہجری

اس کتاب کے ساتھ ایک رسالہ بھی شامل کیا گیا ہے جس میں وضاع اور ضعیف راویوں کا ذکر حروفِ تہجی کی ترتیب سے کیا گیا ہے۔

(۷) موضوعات ملا علی قاری حنفیؒ متوفی ۱۰۱۴ھ

(۸) الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعۃ :-
للامام الشوکانی متوفی سنہ ۱۲۵۰ھ

(۹) رسالہ از امام صنعانی :- اس رسالہ میں موصوف نے وہ تمام احادیث جمع کر دی ہیں جو ان کے عصر و عہد میں واعظ اور قصہ گو عام طور سے بیان کیا کرتے تھے۔ اس کے آخر میں مشہور ترین اور متروک راویوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے

(۱۰) اللولؤ المرصوع فی ما لا اصل لہٗ او باصلہ موضوع

یہ کتاب شیخ محمد بن ابی المحاسن ازھری کی تصنیف ہے آپ طرابلس میں پیدا ہوئے اور مصر میں سنہ ۱۳۰۵ھ وفات پائی یہ کتاب اور امام صنعانی کا سابق الذکر رسالہ مصر میں دونوں یکجا طبع ہوتے ہیں۔

۱۱- کتاب الاباطیل :- حافظ ابو عبداللہ حسین بن ابراہیم الجوزقانی متوفی ۵۴۳ھ نے اسے مرتب کیا ہے حافظ ذہبی نے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔
ھو محتوٍ علی احادیث موضوعۃ و واھیۃ - ۱؎

۱؎ تذکرۃ الحفاظ

۱۲۔ الآثار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ یہ ابوالحسنات مولانا عبدالحی لکھنوی کی

تصنیف ہے جس میں اکثر نماز سے متعلق موضوع روایات
جمع کی گئی ہیں

۱۳۔ تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ

محدث ابوالحسن علی بن محمد بن عراق کنانی المتوفی ۹۶۳ھ
کی موضوعات حدیث پر نہایت مبسوط اور جامع کتاب ہے
یہ ابن جوزی کی کتاب الموضوعات، سیوطی کی اللآلی المصنوعۃ
ذیل اللآلی اور نکت البدیعات وغیرہ کی نہایت کامیاب
تلخیص ہی نہیں بلکہ اس پر ابن عراق نے جا بجا استدراکات
اور اضافے بھی کئے ہیں۔ نیز ابتداء میں نہایت مفید مقدمہ
ہے جس میں موضوع حدیث کی تعریف، وضع حدیث
کے اسباب اور واضعین حدیث کے اقسام سے بحث کی
ہے اور پھر واضعین حدیث کے ناموں کی فہرست دی ہے

۱۴۔ الاحادیث الموضوعۃ التی یرویہا القصاص والعامۃ

یہ عبدالسلام بن عبداللہ (ابن تیمیہ) حرانی متوفی ۶۵۲ھ
کا ایک رسالہ ہے یہ عبدالسلام امام احمد کا دادا ہے۔ مولف

اور بھی دو کتابچے لکھے ہیں جن میں ابن جوزی کی طرح تشدد سے کام لیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی اس موضوع پر متعدد تصنیفات اور مولفات ہیں لیکن ہم طوالت کے پیشِ نظر یہاں ان کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ حقیقت میں ان چند کتب کا تذکرہ ہم نے کیا ہے (موضوع احادیث کے متعلق بنیادی حیثیت رکھتی ہیں) جن میں تقریباً تمام موضوعات کا ذخیرہ مل جاتا ہے۔

وآخر دعوانا اَنِ الحمد للہِ رب العالمین

Marfat.com

مصادر و مراجع

نمبر شمار	اسمائے کتب
۱	توضیح الافکار
۲	مقدمہ ابن الصلاح
۳	نووی شرح صحیح مسلم
۴-	فتح المغیث
۵	تدریب الراوی
۶	موضوعات ملا علی قاری
۷-	الصارم المسلول
۸-	تنقیح الانظار
۹-	قواعد التحدیث
۱۰-	تنزیہ الشریعۃ
۱۱-	موضوعات ابن الجوزی
۱۲-	تاریخ اسلام — ڈاکٹر حسن ابراہیم
۱۳-	تبصیر فی الدین

نمبر شمار	اسمائے کتب
۱۴	فجر الاسلام
۱۵	اللآلی المصنوعہ
۱۶-	المنتقی من منہاج الاعتدال
۱۷-	علوم الحدیث و مصطلحہ
۱۸-	منہاج السنۃ
۱۹-	الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع
۲۰-	الجرح والتعدیل
۲۱-	الباعث الحثیث
۲۲-	الکفایہ
۲۳-	تاریخ ابن عساکر
۲۴-	السنۃ ومکانتہا
۲۵-	ضحی الاسلام
۲۶-	طبقات ابن سعد

Marfat.com

۲۷ الفوائد المجموعہ
۲۸۔ شرح نہج البلاغۃ
۲۹۔ الفرق بین الفرق
۳۰۔ المدخل للحاکم
۳۱۔ السنۃ قبل التدوین
۳۲۔ تذکرۃ الموضوعات
از محمد طاہر پٹنی
۳۳۔ عون المعبود
۳۴۔ الکامل للمبرد
۳۵۔ مقدمۃ التمہید لابن عبد البر
۳۶۔ قبول الاخبار
۳۷۔ تاویل مختلف الحدیث
۳۸۔ تمییز المرفوع من الموضوع
۳۹۔ تحذیر الخواص من اکاذیب القصاص
۴۰۔ میزان الاعتدال
۴۱۔ المحدث الفاصل
۴۲۔ لسان المیزان
۴۳۔ تہذیب التہذیب
۴۴۔ التاریخ الکبیر
۴۵۔ رجال الکشی
۴۶۔ المغنی وذیلہ
۴۷۔ الکشف الحثیث
۴۸۔ حلیۃ الاولیاء
۴۹۔ تاریخ بغداد
۵۰۔ سنن الدارمی
۵۱۔ جامع بیان العلم وفضلہ
۵۲۔ الکامل لابن عدی
۵۳ تذکرۃ الحفاظ

Marfat.com

ادارہ علوم اثریہ

کی

دوسری پیش کش

کتابت حدیث تا عہد تابعین

آجکل کے مستشرق منکرین اور ان کے خوشہ چین منکرین حدیث کی طرف سے سرمایۂ حدیث کو مشکوک قرار دینے کے سلسلہ میں ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ حدیث کی کتابت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے دو تین صدی بعد شروع ہوئی لہٰذا یہ ناقابل اعتماد ہے ۔۔ اس کتاب میں ان کے اس اعتراض کا تسلی بخش بلکہ مسکت جواب دیا گیا ہے اور بیشمار امہات کتب سے لاتعداد ناقابل تردید دلائل کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے کہ کتابت حدیث کی داغ بیل عہد رسالت میں ہی پڑ چکی تھی ۔ عہد صحابہؓ میں یہ تحریک پروان چڑھی اور عہد تابعین میں پورے عروج پر پہنچ گئی تھی ۔۔ یہ کتاب اہل علم کیلئے بیش بہا تحفہ، متلاشیان حق کے لئے اہم دستاویز اور مستشرقین و منکرین حدیث کے لئے ایٹم بم ہے ۔۔ ملنے کا پتہ :- ادارہ علوم اثریہ لائل پور

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات نمبر ۶

حدیثِ موضوع
اور
اُس کے محرکات

DATA ENTERED

مرتبہ

محمد اکرم رحمانی

متخصص

ادارہ علوم اثریہ

ناشر

ادارہ علوم اثریہ۔ لائلپور

Marfat.com